

جامعہ حقانیہ کا ترجمان

سہ ماہیہ
سرگودھا

الحقانیہ

مجلد

رمضان المبارک، شوال المکرم ۱۴۳۷ھ جون جولائی ۲۰۱۶ء



بانی: فقیہ العصر حضرت مولانا مفتی عبدالشکور رندی قدس سرہ

فہرست

- 3 مکملہ احکام القرآن للتحفانوی کی اشاعت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم
- 8 درس حدیث حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ
- 10 ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تحفانوی قدس سرہ
- 12 ماہ رمضان المبارک کے فضائل و احکام فقیہ الامت مولانا مفتی عبدالکریم گمٹھلوی قدس سرہ
- 19 مکتوبات حضرت ترمذی قدس سرہ عبدالناصر ترمذی
- 48 سونے حرم مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم
- 74 مسجد نبوی اور روضہ اطہر کا تاریخی مطالعہ سید محمد فہیم ترمذی حفظہ اللہ
- 88 وہ چیل بسے جنہیں عادت تھی مسکرانے کی مولوی محمد نعمان حماد
- 90 تواریخ وفات ڈاکٹر قاری خلیل احمد تحفانوی مدظلہم
- 91 تعارف کتب ع-ن-ت
- 94 کارروائی سالانہ جلسہ تقسیم اسناد جامعہ حقانیہ سید عبدالقدوس ترمذی حفظہ اللہ

خط و کتابت کیلئے: دفتر ماہنامہ الحقانیہ جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا

web-www.alhaqqania.org

E-mail-alhaqqania@yahoo.com

048-6786002/6786899

پبلشر: مفتی سید عبدالقدوس ترمذی پرنٹر: جناب محمد منیر صاحب فاسٹر پرنٹنگ پریس سرگودھا

کمپوزر: جناب حافظ سید عبدالغفور صاحب ترمذی

نوٹ: رسالہ کے متعلق معلومات کے لیے رابطہ نمبر: 0301-4843429

رسالہ نہ ملنے کی صورت میں رابطہ نمبر: 0301-0331-6769897

کلمۃ الحق

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

تکملہ احکام القرآن للتحانوی کی اشاعت

تفسیر احکام القرآن للتحانوی کی تکمیل اور اشاعت کے عنوان سے اس تفسیر کا مکمل تعارف پس منظر بڑی بسط و تفصیل کے ساتھ احقر مجلہ ”الحقائق“ کے صفحات پر آج سے اڑھائی سال قبل لکھ چکا ہے، اس میں واضح کر دیا گیا تھا کہ حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ نے ۱۳۵۰ھ میں اس تفسیر کی تجویز دی اور دلائل القرآن علی مسائل النعمان کے نام سے حضرت نے یہ کام شروع کر دیا تھا۔

اصل مقصد چونکہ فقہ حنفی کے دلائل کا قرآنی آیات سے استنباط تھا اسی لیے یہ نام تجویز فرمایا گیا، لیکن کام شروع ہونے کے ساتھ جب بہت سے احکام سامنے آئے جن پر بلا تکلف آیات قرآنیہ کی دلالت ہو رہی تھی، تو حضرت کی رائے یہ ہوئی کہ اس تفسیر کا موضوع کسی قدر عام اور وسیع کر دیا جائے۔ یعنی صرف دلائل حنفیہ ہی نہیں بلکہ مطلق احکام، خواہ احکام فقہ ہوں یا عقائد و تصوف یا اخلاق و تمدن سے متعلق ہوں سب کو لکھا جائے، بالخصوص جن احکام میں مغربی تمدن اور نئی تعلیم کے اثرات سے شبہات پیدا کیے جاتے ہیں ان پر اہتمام سے کلام کیا جائے، نیز مغربی تہذیب کے اثرات سے پیدا ہونے والے شبہات کا ازالہ بھی کیا جائے۔

موضوع کی اس وسعت اور عموم کے پیش نظر پھر حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اس کا نام ”احکام القرآن“ تجویز فرمادیا۔

حضرت نے اولاً یہ کام حضرت مفتی اعظم مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کے سپرد کیا، پھر حضرت علامہ مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے ڈھا کہ جانے کے بعد قرآنی سات منزلوں کو یوں تقسیم فرمایا کہ: پہلی دو منزلیں حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے سپرد

فرمائیں اور دوسری دو منزلیں ثالث رابع حضرت مفتی جمیل احمد تھانوی رحمہ اللہ اور تیسری دو منزلیں خامس سادس حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ جبکہ آخری منزل حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ کے سپرد فرمائی۔

ان بزرگوں نے اپنے اپنے حصہ کا کام شروع کر دیا، اور پہلی، پانچویں، چھٹی، ساتویں یہ چار منزلیں مکمل ہو کر پانچ جلدوں میں شائع ہو گئیں، تیسری منزل بھی لکھی گئی تھی مگر شائع نہیں ہوئی، جبکہ دوسری اور چوتھی منزل لکھنے کی نوبت نہ آئی۔

دوسری منزل حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ کے ذمہ تھی۔ ذوالقعدہ ۱۳۹۴ھ بمطابق دسمبر ۱۹۷۷ء میں ان کا انتقال ہو گیا، اس طرح دوسری منزل تشنہ تکمیل رہ گئی۔ اس کی تکمیل کے لیے حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم نے حضرت والد ماجد فقیہ وقت مولانا مفتی عبدالشکور صاحب ترمذی رحمہ اللہ سے اصرار فرمایا، چنانچہ آپ نے چار سال کی محنت شاقہ کے بعد چار جلدوں میں اسے مکمل فرما دیا اور حضرت اقدس مفتی اعظم مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی رحمہ اللہ کے ذمہ چوتھی منزل باقی تھی آپ نے بھی پیرانہ سالی اور ہجوم امراض اور ضعف کے باوجود اسے چار جلدوں میں مکمل فرمایا اور منزل ثالث جسے آپ تھانہ بھون کے زمانہ میں تحریر کر چکے تھے اس کی تیض تین جلدوں میں مکمل ہوئی۔

ادارہ اشرف التحقیق والنجوٹ الاسلامیہ کامران بلاک لاہور نے ”احکام القرآن“ کی گیارہ اور ادارۃ القرآن کراچی نے پانچ جلدیں شائع کیں۔ اس طرح سولہ جلدوں میں احکام القرآن مکمل ہوا۔

حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ نے ساتویں منزل چونکہ نہایت اختصار کے ساتھ تحریر فرمائی تھی، ضرورت تھی کہ اس کا تکملہ لکھا جائے، حضرت مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم نے اس کے لیے بھی حضرت والد ماجد سے فرمایا۔ چنانچہ انہوں نے پونے دو سال کے عرصہ میں ساتویں منزل کا تکملہ تحریر فرمایا جو حال ہی میں تکملہ احکام القرآن کے

نام سے احکام القرآن کی سترہویں اور اٹھارویں جلد کے طور پر شائع ہوا۔ اب تکملہ سمیت اٹھارہ جلدوں میں تفسیر احکام القرآن ہر اعتبار سے مکمل ہے، فلله الحمد ولہ الشکر۔

ادارہ اشرف التحقیق نے کل تیرہ جلدیں اس کی شائع کی ہیں، ہر جلد میں فہرست اور مراجعت کا کام مولانا ڈاکٹر قاری خلیل احمد تھانوی نے انجام دیا، اور اب وہ ابواب فقہیہ کی ترتیب پر اس کی فہرست تیار کر رہے ہیں۔ تسوید، تبیض اور اور اشاعت کے یہ سارے مراحل چونکہ حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم کی سربراہی میں طے ہوئے اس لیے وہ اس کی اشاعت پر بلاشبہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

جن اکابر و مشائخ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی یہ علمی کاوش، محنت اور اصل کارنامہ ہے اس وقت اگرچہ وہ دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن بلاشبہ ان کے لیے یہ صدقہ جاریہ اور ان کے بقاء دوام کا ذریعہ ہے۔ حق تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے ان کی محنت کو قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے، آمین۔

”احکام القرآن“ کے عنوان سے اگرچہ پہلے بھی بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں لیکن ”احکام القرآن للتھانوی“ کا امتیاز دوسرے ”احکام القرآن“ سے یہ ہے کہ پہلے حضرات نے اولاً تو آیات قرآنیہ کا استیعاب نہیں فرمایا، دوسرے یہ کہ قرآنی آیات سے فقط فقہی احکام کا استنباط فرمایا دیگر مسائل سے تعرض نہیں فرمایا، جبکہ اس ”احکام القرآن“ میں عموماً بالاستیعاب آیات پر کلام کیا گیا ہے۔ اور فقہی احکام کے علاوہ عقائد، تصوف، اخلاق و تمدن وغیرہ سے متعلق احکام سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔ احکام القرآن کے نام سے لکھے گئے دوسرے احکام القرآن سے اس کا یہی امتیاز ہے جو کتاب دیکھنے سے واضح ہے۔

اس پورے ”احکام القرآن للتھانوی“ میں تقریباً چھ ہزار مسائل کا آیات قرآنی سے استنباط کیا گیا ہے، حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کا تجویز فرمودہ ”دلائل القرآن علی مسائل النعمان“ بھی اس میں شامل ہے۔ بوقت ضرورت صرف فقہی مسائل کے

انتخاب کے بعد اس نام سے اسے الگ بھی شائع کیا جاسکتا ہے۔

بہر حال اہل علم کے لیے یہ گرانقدر علمی تحفہ ہے، انہیں اس کی قدر کرنی چاہئے۔ چونکہ ”تکملہ احکام القرآن“ کی طباعت پر کتاب ”احکام القرآن“ مکمل ہوئی اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تکملہ کے آخر میں حضرت والد ماجد رحمہ اللہ نے جو عبارت تحریر فرمائی ہے وہ انہی کے الفاظ میں نقل کر دی جائے، اس میں تکملہ کا تعارف اور تالیف کی تاریخ اختتام کے ساتھ ساتھ حق تعالیٰ سے مانگی گئی جامع دعا بھی شامل ہے۔

”تکملہ احکام القرآن“ میں حضرت والد ماجد رحمہ اللہ کی تحریر فرمودہ عبارت یہ ہے:

وقد تم هنالك ماتم ايراده في المجلد الخامس من احكام القرآن من
الاضافات والافادات والحمد لله الذي بنعمته وجلاله تتم الصالحات
وعلى سيدنا ونبينا خير الخلائق محمد وآله واصحابه افضل الصلاة
وازكى التحيات وليكن هذا اخر الكلام في الجمع واستنباط الاحكام
من القرآن الكريم والذكر الحكيم اعني من الحزب الاخير من سورة
”ق“ الى سورة ”الناس“ تميما لما افاده شيخنا المحدث المفسر الشيخ
محمد ادریس الكاندهلوی وتكميلاً لما تركه الشيخ الاستاذ في تالیف
احكام الحزب السابع من القرآن على مسائل النعمان۔

ولكنی اکتفیت علی القدر الضروري فی هذا الباب ولم ارد
الاستيعاب لقلّة بضاعتی وقصور باعی ولم استطع القيام بخدمة
هذا الكتاب حق الخدمة ولكن اشكر الله تعالى على ما وفقني الله
تعالى لهذا العمل فان كان صواباً فمن الله وان كان خطأً فمني ومن
الشیطان وما توفیقی الا بالله علیه توكلت والیه انیب۔

وقد وقع الفراغ من هذا ضحوة يوم الخميس للثامن والعشرين من

شہر جمادی الاولیٰ سنۃ خمس عشرۃ واربعمائۃ والف من ہجرۃ
 سید المرسلین وخاتم النبیین صلوة اللہ وسلامہ علیہ وعلى آلہ واصحابہ
 اجمعین فی الجامعۃ الحقانیۃ بساہیوال من مضافات سرگودھا۔
 اللہم احشرنا بركة القرآن المبین ووسيلة شفیع المذنبین فی زمرة
 المحدثین الفقہاء الحکماء والمفسرین واجعل اخرتی خیرا من الاولی
 وادخلنی من الجنة فی الدرجات العلی اللہم اجعل القرآن العظیم ربیع
 قلوبنا وجلاء ابصارنا واسماعنا ونزہۃ ارواحنا۔ (احکام القرآن ج ۱۸ ص ۳۷۲)
 فقط احقر عبد القدوس ترمذی غفرلہ ولوالدیہ
 ۱۱ شعبان المعظم ۱۴۳۷ھ

اعلان داخلہ

برائے شعبہ قرآن کریم، درجہ کتب

جامعہ حقانیہ ساہیوال سرگودھا میں تمام درجات حفظ، ناظرہ، درس
 نظامی درجہ کتب شعبہ بنین و بنات کا داخلہ ۱۵ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ سے
 شروع ہوگا اور ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔

۱۵ شوال المکرم ۱۴۳۷ھ تک ان شاء اللہ تعالیٰ تمام شعبوں میں
 باقاعدہ تعلیم کا آغاز کر دیا جائے گا۔

برائے رابطہ: 048-6786002/6786899/6786999

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمہ اللہ تعالیٰ

درس حدیث

عن عائشة قالت جاء رجل فقعد بين يدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله ان لي مملوكين يكذبونني ويخونونني ويعصونني واشتمهم واضربهم فكيف انا منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يوم القيامة يحسب ماخوناك وعصوك وكذبوك وعقابك اياهم فان كان عقابك اياهم بقدر ذنوبهم كان كفافاً لك ولا عليك وان كان عقابك اياهم دون ذنوبهم كان فضلاً لك وان كان عقابك اياهم فوق ذنوبهم اقتص لهم منك الفضل فتحنى الرجل وجعل يهتف ويبكى فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تقرأ قول الله تعالى ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئاً وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسين فقال الرجل ما جدلى ولهؤلاء شيئاً خيراً من مفارقتهم اشهدك انهم كلهم احرار - (رواه الترمذی)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور آپ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس کچھ غلام ہیں (جن کی حالت یہ ہے کہ بسا اوقات) وہ مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، میری چیزوں میں خیانتیں بھی کرتے ہیں، میری نافرمانی بھی کرتے ہیں اور میں (اُن کی ان حرکتوں پر) کبھی انہیں گالیاں دیتا ہوں اور کبھی مارتا بھی ہوں، پس کیا حال ہوگا میرا قیامت کے دن ان کی وجہ سے (یعنی اللہ تعالیٰ میرا اور ان کا فیصلہ کس طرح فرمائے گا) رسول اللہ ﷺ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تمہارے ان غلاموں نے تمہاری جو خیانت اور نافرمانی کی ہوگی

اور تم سے جو جھوٹ بولے ہوں گے اور پھر تم نے ان کو جو سزائیں دی ہوں گی، قیامت کے دن ان سب کا پورا پورا حساب کیا جائے گا، پس اگر تمہاری سزا ان کے قصوروں کے بقدر ہی ہوگی، تو معاملہ برابر پر ختم ہو جائے گا، نہ تم کو کچھ ملے گا اور نہ تمہیں کچھ دینا پڑے گا، اور اگر تمہاری سزا ان کے قصوروں سے کم ثابت ہوگی تو تمہارا فضل حق تمہیں وہاں ملے گا، اور اگر تمہاری سزا ان کے قصوروں سے زیادہ ثابت ہوگی تو تم سے اس کا بدلہ اور قصاص ان کو دلویا جائے گا (جب اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کا یہ جواب سنا) تو آپ کے پاس سے ایک طرف کو ہٹ کر رونے اور چلانے لگا (یعنی قیامت کے اس محاسبہ اور پھر وہاں کے عذاب کے خوف سے جب اس پر گریہ غالب ہوا، تو وہ ادب کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے اٹھ گیا اور ایک طرف کو ہٹ کر بے اختیار رونے اور چلانے لگا) رسول اللہ ﷺ نے پھر اس سے فرمایا، کیا تم قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں پڑھتے:

ونضع الموازين القسط ليوم القيمة فلا تظلم نفس شيئا وان كان مثقال حبة من خردل اتينا بها وكفى بنا حاسبين۔ اور ہم قائم کریں گے قیامت کے دن انصاف کی میزانیں، پس نہیں ظلم ہوگا کسی نفس پر کچھ بھی، اور اگر ہوگا کسی کا عمل یا حق رائی کے ایک دانہ کے برابر حاضر کریں گے ہم اس کو بھی، اور کافی ہیں ہم حساب کرنے والے۔ اس شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ (یہ سب کچھ سننے کے بعد) میں اپنے لیے اور ان کے لیے اس سے بہتر کچھ نہیں سمجھتا، کہ (لوجہ اللہ آزاد کر کے) ان کو اپنے سے الگ کر دوں، میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میں نے ان کو آزاد کر دیا، اور اب وہ آزاد ہیں۔

تشریح: ایمان کی یہی شان ہے اور سچے ایمان والوں کا طرز عمل یہی ہونا چاہئے کہ جس چیز میں آخرت کا خطرہ نظر آئے اس سے بچا جائے، اگرچہ دنیوی نقطہ نظر سے اس میں اپنا کتنا ہی نقصان ہو۔

(معارف الحدیث)

مرسلہ: بندہ محمد صدیق عفا اللہ عنہ

ملفوظات حکیم الامت رحمہ اللہ تعالیٰ

از جمیل الکلام بقلم: فقیہ الامۃ حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہ

خواجہ صاحب نے کہا میرا جی چاہتا ہے کہ مختصر نویسی سیکھ لوں اور ملفوظات ضبط کیا کروں مگر بڑھا طوطا کیا پڑھے، فرمایا بڑھے طوطے پر یاد آ یا ایک صاحب نے اپنی بیوی کے پڑنے کو لکھا تھا کہ شوق تو بہت ہے مگر بڑھا طوطا کیا پڑھے، میں نے لکھا کہ وہ تو بڑھی مینا ہیں، بڑھا طوطا نہیں پڑھتا نہ سہی بڑھی مینا تو پڑھ لے گی۔

فرمایا ایک دفعہ سکندر فوج کا معائنہ کرنے لگا تو دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی دو آدمیوں کے سہارے سے گھوڑے پر سوار ہو رہا ہے، سکندر نے کہا کہ بڑے میاں ایسا کیا شوق ہے فوج میں بھرتی ہونے کا دو آدمیوں کے سہارے سے تو سوار ہوتے ہو، بوڑھے نے عرض کیا حضور سوار کرنے کو تو دو بھی کافی ہیں مگر اتارنے کو سو بھی ناکافی ہیں۔

عورتوں کے ایثار پر فرمایا کہ میرے خسر صاحب لکھے پڑھے نہ تھے مگر خوش مزاج تھے، ایک دفعہ رات کو ان کی آنکھ کھلی تو خوشدامن صاحبہ کو کروٹیں بدلتے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے؟ انہوں نے کہا پیاس لگ رہی ہے، فرمایا اٹھ کر پیو تو بولیں بس اب کون اٹھے، آدمی بہت ذہین تھے تھوڑی دیر میں خود کروٹیں بدلنے لگے اور کہا کہ تم نے بھی کس چیز کا نام لے دیا اب مجھے بھی پیاس لگنے لگی، وہ یہ سن کر فوراً اٹھیں اور پانی لائیں، جب پانی لے آئیں تو انہوں نے کہا بس پیو، اس ترکیب سے تمہیں پانی پلوانا تھا، بہت بگڑیں اور لگیں خود کو کو سنے دینے۔

آداب مجلس کے ذکر میں فرمایا کہ خاموشی کا میرے یہاں یہ حال ہے کہ جہاں دو آدمیوں نے کانا پھوسی کی تو میں کہتا ہوں کہ باہر جا کر باتیں کرو یہاں تو میری سنو یا مجھے سناؤ اور آپس میں گفتگو کرنے کی اگر کوئی ضرورت ہی ہو تو باہر جا کر کرو، ایک شخص جلال آباد کے

رہیں آئے تھے مجلس کارنگ دیکھ کر ایک شخص سے کہا کہ میں اور جگہوں پر بھی گیا ہوں سب جگہ ڈپٹیوں کا اجلاس ہوتا ہے اور یہاں حج کا اجلاس ہے یعنی ڈپٹی کے اجلاس میں تو مدعی مدعا علیہ گواہ وکیل وغیرہ وغیرہ کا شور ہوتا رہتا ہے اور حج کا اجلاس سکون محض ہوتا ہے۔

فرمایا ایک شخص نے یہ حدیث سنی ان اللہ يستحي من ذی الشیبة المسلم وہ بے چارہ اپنے کو عمل سے خالی سمجھتا تھا اس حدیث سے امید ہوئی کہ شاید بوڑھا ہو کر مروں اور حق جل و علا شانہ بڑھاپے کی وجہ سے بخش دیں، اتفاق سے ان کا جوانی ہی میں انتقال ہو گیا مرنے کے وقت اپنے ایک خاص دوست کو وصیت کی کہ جب میرا انتقال ہو جائے تو ذرا سا آٹا لے کر میری ڈاڑھی اور سر پر چھڑک دینا، اس نے کہا میاں یہ کیا تمسخر کرتے ہو، اس نے کہا تم کو کیا یہ میری وصیت ہے تم کر دینا کیسے دوست ہو ذرا سا کام بھی نہیں ہوتا، اس نے کہا اچھا، جب انتقال ہو گیا وصیت پوری کر دی گئی، کسی کو خواب میں مکشوف ہوا اس نے پوچھا کیا حال ہے اس نے جواب دیا کہ مجھ سے یہ بھی سوال کیا کہ آٹا کیوں چھڑکا؟ میں نے عرض کیا کہ ذی الشیبة تو نہ تھا مگر ذی الشیبة سے مشابہت پیدا کرنے کیلئے ایسا کیا، ارشاد ہوا جاؤ بخش دیا۔ وہاں تو چھوٹی چھوٹی بات پر بھی فضل ہو جاتا ہے اور گرفت اور قہر چھوٹی بات پر نہیں ہوتا سبقت رحمتی علی غضبی مگر یہ جہل ہے اس کا جو بڑی بات کو چھوٹی سمجھے البتہ مقربین پر چھوٹی بات پر بھی مواخذہ ہوتا ہے مگر وہ بھی چھوٹی بات نہیں ہوتی ان کے اعتبار سے وہ بڑی ہی ہے اس لئے وہ کلیہ محفوظ رہا، اس پر فرمایا حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا آپ کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا مجھ سے سوال ہوا کہ تم دنیا سے کیا لائے، عرض کیا کچھ نہیں صرف توحید، فرمایا اما تذکر لیلة اللین یہ تو حید تھی کہ غیر کو مؤثر کہا، عرض کیا حضور کچھ بھی نہیں لایا سوائے امید رحمت کے، اس پر مغفرت ہو گئی۔

حضرت مولانا مفتی سید عبدالکریم گمستولی قدس سرہ

ماہ رمضان المبارک کے فضائل و احکام

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شعبان کے آخری روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا (غالباً) اخیر تاریخ کو جمعہ واقع ہوا ہوگا یا جمعہ نہ ہوگا تو ویسے ہی وعظ فرمایا ہوگا) اے لوگو! تحقیق سایہ ڈالائےم پر ایک بڑے مہینے نے، برکت والے مہینے نے، وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں ایک رات ایسی (آتی) ہے جو کہ ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے (یعنی لیلۃ القدر) اللہ تعالیٰ نے اس (ماہ) کے روزے فرض کئے اور رات کا قیام تطوع قرار دیا (تطوع کا لفظ کبھی سنت مؤکدہ پر بھی بولا جاتا ہے چنانچہ یہاں سنت مؤکدہ ہی مراد ہے کیونکہ تراویح کا سنت مؤکدہ ہونا ثابت ہے جیسا کہ تراویح کے بیان میں آئے گا) جس نے اس (ماہ) میں کوئی نیک خصلت (از قبیل نوافل) ادا کی وہ اس کے مانند ہوتا ہے جس نے رمضان کے سوا (کسی دوسرے ماہ) میں فرض ادا کیا ہو اور جس نے اس ماہ میں فرض ادا کیا وہ ایسا ہوتا ہے جیسا کہ اور دنوں میں ستر فرض ادا کئے ہوں اور وہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر ایسی چیز ہے کہ اس کا بدلہ جنت ہے اور غمخواری کا مہینہ ہے (کہ اس میں فقراء کی زیادہ غمخواری کی جاتی ہے) اور ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے جس میں اس نے روزہ دار کو افطار کرایا اس کو گناہوں سے بخشش اور دوزخ کی آگ سے نجات حاصل ہوتی ہے اور اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے، بدوں اس کے کہ روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی کی جاوے۔

ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں ہر شخص ایسا نہیں جو روزہ دار کو افطار کرانے کی مقدور رکھتا ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس کو عطا فرماتا ہے جو کہ روزہ دار کو دودھ کی ایک گھونٹ یا ایک کھجور یا ایک پانی کا

گھونٹ (وغیرہ) سے افطار کرادے اور جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے اس کو اللہ تعالیٰ میرے حوض (یعنی حوض کوثر) سے سیراب کرے گا کہ پھر اس کو جنت میں داخل ہونے تک پیاس ہی نہ لگے گی (اور یہ معلوم ہی ہے کہ جنت میں پیاس نہیں وانك لا تظمأ فیہا) پس پیاس سے ہمیشہ کیلئے بے فکری ہو جاتی ہے، حق تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت لازوال نصیب فرماوے، آمین ثم آمین۔ اور وہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول (حصہ) یعنی عشرہ اولیٰ رحمت ہے اور درمیان اس کا مغفرت ہے اور اخیر حصہ اس کا آگ سے آزادی ہے اور جس نے اپنے باندی غلام سے بوجھ ہلکا کیا اس ماہ میں اس کو اللہ تعالیٰ بخش دیتا ہے اور (دوزخ کی) آگ سے آزاد کر دیتا ہے۔ (بیہقی)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس رمضان آ گیا ہے، مبارک مہینہ، اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے تم پر فرض کئے ہیں، اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو طوق پہنائے جاتے ہیں، اللہ کی (بنائی ہوئی) اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو شخص اس رات کی خیر (وبرکت) سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب کہ رمضان شروع ہو چکا تھا) بے شک یہ مہینہ آیا تمہارے پاس اور اس میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس سے محروم رہا پس وہ سب بھلائیوں سے محروم رہا اور نہیں محروم ہوتا اس سے کوئی مگر ہر بے نصیب (ابن ماجہ) ۱۲۔

ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اے مومنو! فرض کئے گئے تم پر روزے جیسا کہ فرض کئے گئے تھے تم سے پہلے لوگوں پر تا کہ تم بچو (گناہوں سے اور دوزخ کی آگ سے)۔

روزے کے فضائل و آداب

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے توقید کر دیے جاتے ہیں، شیطان اور سرکش جنات اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں،

پس نہیں کھولا جاتا ان میں سے کوئی دروازہ (پورے مہینہ تک) اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، پس ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور پکارتا ہے پکارنے والا، اے خیر کے طلبگار آگے بڑھ اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے رک جا اور خدا کے ہاں بہت سے لوگ (برکت ماہ رمضان) دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہیں اور یہ (ندا اور پکار) ہر رات ہوتی ہے۔ (ترمذی وابن ماجہ و احمد)

اور ارشاد فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی آدم کا ہر عمل بڑھایا جاتا ہے (اس طرح کہ) ایک نیکی دس گنا ہوتی ہے سات سو گنا تک، فرمایا اللہ تعالیٰ نے مگر روزہ کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا چھوڑتا ہے (روزہ دار) اپنی خواہش کو اور اپنے کھانے (پینے) کو میری وجہ سے روزہ دار کے واسطے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی افطار کے وقت ہوتی ہے اور ایک خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت ہوگی اور بالضرور روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ اچھی ہے (اس سے یہ خیال نہ کیا جائے کہ پھر مسواک کرنا اچھا نہ ہوگا کیونکہ مسواک کے بعد بھی وہ بوجوہ خلومعدہ کے باعث آتی ہے زائل نہیں ہوتی مسواک سے تو فقط دانتوں کی بدبودور ہو جاتی ہے) اور روزہ ڈھال ہے (دوزخ سے) اور جب تم میں سے کسی کے روزے کا دن ہو تو اس کو چاہئے کہ نہ فحش بات کہے اور نہ بے ہودہ چلائے، پس اگر کوئی اس کو برا کہے یا اس سے کوئی جھگڑا کرنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (متفق علیہ) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس شخص نے (روزہ رکھ کر بھی) بے جا بات کہنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو اس کے کھانے اور پینے کو چھوڑنے کی حاجت نہیں ہے (یعنی اس روزہ کو قبول نہیں کرتا) (بخاری) نیز ارشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے (متفق علیہ) اور نیز ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی افطار کرے تو اس کو چاہئے کہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ وہ برکت (کا سبب) ہے، پس اگر کسی شخص کو کھجور نہ ملے تو اس کو چاہئے کہ پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے (ترمذی)

افطار کے وقت کی دعا

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے: ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى یعنی پیاس گئی اور رگیں تر ہوئیں اور اجر ثابت ہو گیا اگر خدا نے چاہا (ابوداؤد) تراویح اور تلاوت قرآن شریف

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے رمضان کا روزہ فرض کیا ہے اور میں نے اس (کی راتوں) کا جاگنا (یعنی تراویح پڑھنا) مسنون کیا ہے، پس جس شخص نے صرف ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے اس کے روزے رکھے اور اس (کی راتوں) میں (تراویح کے واسطے) قیام کیا وہ گناہوں سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جنا تھا (عین ترغیب عن النسائی) اور نیز ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے رکھے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخش دیے گئے اس کے گزشتہ گناہ اور جس نے رمضان میں قیام کیا (یعنی تراویح پڑھی) ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے اس کے (بھی) گزشتہ گناہ بخش دیے گئے اور جس شخص نے ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے لیلۃ القدر کو شب بیداری کی اس کے (بھی) گزشتہ گناہ بخش دیے گئے (متفق علیہ)

اور ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا اے میرے رب! میں نے اس کو کھانے سے اور خواہشوں سے دن بھر روکا پس اس کیلئے میری شفاعت قبول فرما اور قرآن شریف کہے گا میں نے اس کو رات میں سونے سے روکا پس اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، پس دونوں کی شفاعت قبول

ہو جائے گی۔ (بیہقی)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزے سے پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں اور بہت شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو بے خوابی کے سوا کچھ حاصل نہیں (دارمی) جو لوگ روزہ کے اور شب بیداری کے حقوق ادا نہیں کرتے اس حدیث شریف سے ان کو سبق حاصل کرنا چاہئے۔ اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی نمازی نہیں مگر ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور ایک بائیں ہے پس اگر وہ شخص نماز کو پورا کر دیتا ہے تو وہ دونوں اس کو لے کر (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں اور اگر اس کو پورا نہ کیا تو اس نماز کو اس کے منہ پر مارتے ہیں (روزہ وغیرہ کا بھی اسی طرح حال ہوتا ہوگا) (ترغیب عن الاصبہانی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قول خداوندی ورتل القرآن ترتیلا کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو خوب صاف صاف پڑھو اور کھجوروں کی طرح اس کو منتشر نہ کرو اور نہ شعر کی طرح جلدی پڑھو، اس کے عجائب میں ٹھہر کر غور کرو اور اس کے ساتھ دلوں کو متاثر کرو اور تم میں سے کوئی شخص (بلا سوچے سمجھے) آخر سورت (تک پہنچنے) کا ارادہ نہ کرے (الدر المنثور)

اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے (اے کپڑوں میں لپٹنے والے نبی) رات کو کھڑے رہا کرو مگر تھوڑی سی رات یعنی آدھی رات یا اس سے کچھ کم کر دیجئے یا کچھ زیادہ کر دیجئے اور قرآن خوب صاف صاف پڑھا کرو (اس حدیث شریف اور آیت مبارک پر ان لوگوں کو خاص طور سے خیال کرنا چاہئے جو تراویح میں قرآن شریف بے حد تیزی سے پڑھنے کو فخر سمجھتے ہیں)۔

شب قدر اور اعتکاف

ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے اور نہ مباشرت کرو (یعنی بدن بھی نہ ملنے دو) عورتوں سے جس زمانہ میں کہ تم معتکف ہو مسجد میں (اعتکاف کرنا بھی سنت ہے) خاص

کر عشرہ اخیرہ میں تو ہر بستی میں (خواہ وہ شہر ہو یا گاؤں) کم از کم ایک شخص کا اعتکاف میں بیٹھنا سنت مؤکدہ ہے، اگر بستی بھر میں کوئی بھی نہ بیٹھے تو سب کو ترک سنت کا گناہ ہوگا، جس طرح جنازہ کی نماز ان مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے جن کو اطلاع ہو اسی طرح ہر شہر اور گاؤں پر عشرہ اخیرہ کا اعتکاف سنت کفایہ ہے۔ نیز ارشاد فرمایا حق تعالیٰ شانہ نے کہ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار ماہ سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے قیام کیا شب قدر میں ایمان اور طلب ثواب کی وجہ سے بخش دیے گئے اس کے گزشتہ گناہ (متفق علیہ) و نیز ارشاد فرمایا کہ رمضان میں ایک رات ہے جو ہزار ماہ سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ بالکل ہی محروم رہا۔ (احمد و نسائی)

اور سعید بن المسیب نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر کو عشاء کی جماعت میں حاضر ہو گیا اس نے اس میں سے حصہ پالیا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث شریف میں محروم ہونے والے سے وہ مراد ہے جو اس روز جماعت میں بھی شامل نہ ہوا ہو) اس سے بڑھ کر کیا آسانی ہوگی۔ (موطا امام مالک)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت سمیت نازل ہوتے ہیں اور ہر اس شخص کیلئے دعا کرتے ہیں جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو اور امام مالکؒ نے کسی معتبر عالم سے روایت کی ہے کہ وہ یوں فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے لوگوں کی عمریں یا ان میں سے جتنی خدا نے چاہا دکھائی گئیں، پس گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو اتنے اعمال سے قاصر خیال فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ایک رات یعنی لیلۃ القدر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمادی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ (ترغیب عن الموطا)

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا معتکف کے بارے میں کہ وہ گناہوں سے بچتا ہے اور اس کیلئے نیک عمل (یعنی جن سے اعتکاف مانع ہو مثل عیادت

وغیرہ) جاری کئے جاتے ہیں جیسا کہ ان اعمال کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے (ایسا ہی معتکف کو بھی ملتا ہے) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے رمضان میں دس روز کا اعتکاف کیا وہ اعتکاف دو حج اور دو عمرے کے مانند ہے (ترغیب عن البیہقی) اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تلاش کرو تم شب قدر کو اخیر عشرہ میں رمضان کے۔ (بخاری)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک تھی کہ جب عشرہ اخیرہ داخل ہوتا تو کمر مضبوط باندھ لیتے (یعنی عبادت کا بہت زیادہ اہتمام کرتے) اور شب بیداری کرتے اور اپنے گھر والوں (یعنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صاحبزادیوں کو جگاتے) (متفق علیہ) اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر مجھے (کسی طرح) ^(۱) شب قدر معلوم ہو جائے کہ فلاں رات میں ہے تو میں اس میں کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ کہو، یعنی اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معاف کرنے کو پسند رکھتا ہے پس میرے گناہ معاف فرمادے۔ (احمد وابن ماجہ و ترمذی)

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا لیلۃ القدر کے بارے میں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے (ابوداؤد) اور حق تعالیٰ شانہ نے ارشاد فرمایا ہے قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ چلے۔

فائدہ: یہاں دس راتوں سے مراد عشرہ اخیرہ کی دس راتیں ہیں (کما فسرہ ابن عباس کذا فی الدر المنثور) (پس ان کی قسم کھانے سے بڑی فضیلت معلوم ہوئی)۔

(۱) یعنی کسی نشانی سے یا کشف وغیرہ سے معلوم ہو جاوے

مرتبہ: عبدالناصر ترمذی

مکتوبات حضرت ترمذی قدس سرہ (قسط ۲)

بنام: مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

ماہنامہ ”الحقائق“ میں حضرت فقیہ العصر یادگار سلف حضرت مولانا مفتی عبدالشکور ترمذی نور اللہ مرقدہ کے مکتوبات کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ جن حضرات کے پاس حضرت کے خطوط ہوں وہ ادارہ کو بھجوادیں تاکہ ان کو بھی افادہ عام کے لیے شائع کر دیا جائے، شکریہ۔ (ادارہ)

مکتوب (۴)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل بعد ظہر تمہارا خط ملا، حالات معلوم ہو کر سب کو تسلی اور خوشی ہوئی، بحمد اللہ یہاں پر سب خیریت سے ہیں۔ عبدالصبور سلمہ کو بھی اب آرام ہے علاج جاری ہے۔ بھکرشادی پر مع بچوں کے گئے تھے، عبدالودود سلمہ بھی ہمراہ گیا تھا، جمعہ کو وہاں سے واپس ساہیوال ہی آگئے تھے، سب اہل و عیال ابھی تک یہاں ساہیوال ہیں خط کے منتظر تھے سب کو خط آنے سے خوشی ہوئی۔ تمہاری والدہ کی ڈاڑھ سول ہسپتال سرگودھا میں نکلوا دی تھی وہاں عورت نے ٹیکہ لگا کر نکال دی ہے، تکلیف نہیں ہوئی، زخم کی کچھ تکلیف رہی اب زخم بالکل اچھا ہے، فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میری طبیعت بہت اچھی ہے مگر کام نہیں کر سکتا آنکھ میں پانی آجاتا ہے، اور اس سال کام ہے بھی کچھ نہیں، کوئی فتویٰ آگیا تو لکھنا پڑتا ہے پڑھانے کا کام ذمے نہیں رکھا۔

کل ۴ محرم کے ”جنگ“ میں ”اسلام زمین کو بٹائی پردینے اور مکان کرایہ پر چڑھانے کو سو قرار دیتا ہے“ رفیع اللہ شہاب کے نام سے مضمون شائع ہوا ہے، مولانا عبدالرحمن سے اس کا ذکر سلام مسنون کے بعد کر لیں، اگر کوئی صاحب اس کا جواب لکھیں

تو بہتر ہے ورنہ یہ احقر کچھ کوشش کرے گا، اگرچہ آنکھ کی وجہ سے لکھنا مشکل ہوگا۔

مشکوٰۃ شریف کے شروع کرنے سے خوشی ہوئی، عصر کی نماز وحدت کالونی جا کر پڑھنا مناسب ہے، مغرب تک سبق ہو پھر مغرب پڑھ کر واپسی ہو تو بہتر ہے ایک گھنٹہ سبق ہو جائے گا۔ اب دن چھوٹے ہیں گرمی میں دن بڑے ہوتے ہیں تو عصر کے بعد زیادہ وقت باقی رہتا ہے، سڑک عبور کرتے وقت احتیاط اور سبز نشان کو ضرور دیکھ لیا کریں، جلدی عبور کرنے میں بالکل نہیں کرنی چاہئے۔

”مقدمہ مشکوٰۃ“، للشیخ عبدالحق دہلوی کو کسی وقت خود دیکھ لیں، بلکہ حدیث کی اقسام حفظ کر لیں نہایت مفید ہے۔ ”نخبۃ الفکر“ کسی وقت ان شاء اللہ ہو جائے گا۔ اس کے بغیر حدیث سے مناسبت بطور فن نہیں ہوتی۔ ”مشکوٰۃ“ میں ترجمہ حدیث اور تطبیق و ترجیح پر زیادہ نظر رکھنی چاہئے، اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائیں آمین ثم آمین۔ ”جلالین“ کے ساتھ ”فوز الکبیر“ کا مطالعہ مفید ہے۔

آج صبح ۷ بجے پھر ۹ بجے پاکستان ریڈیو سے یہ خبر سن کر بڑی تشویش ہوئی کہ دارالعلوم دیوبند کو طلبہ میں تصادم کی وجہ سے غیر معین عرصہ کے لیے بند کر دیا گیا اور تصادم میں کم سے کم بیس آدمی زخمی ہوئے۔ مولانا ممتاز احمد صاحب کے ذریعہ قاری نثار احمد صاحب سے شاید مزید حالات معلوم ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کو تمام آفات سے محفوظ رکھے اور اس کا فیض تاقیات جاری رہے، آمین۔

مجلس شوریٰ خیر المدارس میں مولوی محمد حنیف سلمہ کو مہتمم اور حاجی محمد شریف مدظلہ کو سرپرست بنادیا ہے۔ اور سب کے اتفاق سے یہ فیصلہ ہوا، خدا تعالیٰ برکت فرمائے۔ جاتے ہوئے کبیر والا اتر گیا تھا، حاجی عبدالعزیز میرے ساتھ تھے، عصر سے مغرب تک دارالعلوم کبیر والا کی مسجد میں طلبہ سے خطاب ہوا، مغرب پڑھا کر سفر شروع کیا۔ عشاء خیر المدارس میں جماعت کے ساتھ ادا کی، اگلے روز صبح واپسی بعد ظہر ہوئی اور عشاء کے

وقت ۹ بجے کے قریب ساہیوال مدرسہ میں پہنچ گئے۔ فقط والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۵/محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز شنبہ

مکتوب (۵)

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سید عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا رسالہ لفافہ جس میں حضرت مفتی صاحب مدظلہم کا مضمون تھا۔ جمعرات کو ملا تھا ڈاک خانہ کی چھٹی بھی تھی اور میں ”جنگ“ کے مضمون کے جواب میں لگا ہوا تھا، آج وہ مضمون بھیج رہا ہوں، اس کو حضرت مفتی صاحب کو سنا دیا جائے، تاکہ اس کو اپنے رسوخ کی وجہ سے شائع کروادیں، میری طرف سے شاید وہ شائع نہ کریں۔ اس لیے مولانا کو واسطہ بنانا مناسب معلوم ہوا۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے مضمون کو استفادہ کی غرض سے دیکھوں گا۔ اس میں کسی مشورہ کی کیا گنجائش ہے، البتہ یہ خیال ہے کہ ہمت ہوئی تو اپنی طرف سے کچھ تائیدی مضمون کا اضافہ ہو جائے گا گو اس طرح بھیجنے میں تاخیر ہو جائے گی۔

الحمد للہ یہاں پر ہر طرح سے خیریت ہے اور تمہاری خیریت سب کو مطلوب ہے، سب دعا گو ہیں خط لکھتے رہا کرو۔ عبدالصبور یہاں ہے مع اہل و عیال کے، طبیعت اچھی ہے، دوا ہو رہی ہے۔

کسی آنے جانے والے کے ہاتھ خرچ کے لیے رقم بھیج دوں گا، اگر جلدی ضرورت ہو تو منی آرڈر کے ذریعہ بھیج دوں، بے فکر ہو کر اپنی ضروریات میں خرچ کرتے رہا کریں، اللہ تعالیٰ نے بندوبست کیا ہوا ہے خرچ کا فکر بالکل نہ کریں۔ دودھ، بادام، کشمش کا استعمال زیادہ رکھیں تاکہ دماغ میں طاقت حاصل ہو اور تعلیم میں آسانی ہو، اللہ تعالیٰ صحت و عافیت

کے ساتھ رکھے، عمل و علم کو آسان فرمائیں سب کی طرف سے سلام دعا پہنچے۔

مولانا محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جب شوریٰ ملتان میں تھے تو پوچھ رہے تھے کہ صاحبزادہ بقرہ عید کے بعد نہیں دیکھا، تو کبھی کبھی مولانا صاحب سے سلام کر کے دعا لیا کرو۔ میرا سلام مسنون بھی کہہ دیں اور پوچھیں کہ ملتان کی ملاقات میں آپ کی صحت اچھی نہیں تھی اب کیسی ہے؟ ان سے زبانی پوچھ کر مجھے لکھیں۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہ مولانا ممتاز احمد وغیرہ سب کو سلام مسنون پہنچے۔ مدرسہ حقانیہ کے مینوں زیر تعمیر کمروں کی چھت بجز اللہ مکمل ہو چکی ہے، اب سیمنٹ کی لپائی ہونے والی ہے، سیمنٹ کا انتظار ہے۔ فقط والسلام مع الدعاء

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۱۱ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ دوشنبہ

مکتوب (۶)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ تم خیر و عافیت کے ساتھ ہوں گے، یہاں ہر طرح سے خیریت ہے، گزشتہ پیر کے دن ایک خط لکھا تھا، جس میں روزنامہ جنگ کے ایک مضمون کا جواب تھا ملا ہوگا؟

۷ محرم جمعرات کو تمہارا خط ملا تھا جس میں حضرت مفتی صاحب مدظلہ العالی کا مضمون ”البلاغ“ کے جواب میں تھا میں نے پڑھ لیا ہے۔ کل شام مفتی عبدالقادر صاحب کبیر والا سے آگئے انہوں نے بھی اس کو دیکھا وہ کہتے تھے کہ مضمون کی کچھ تفصیل ہونی چاہئے، اگر تفصیل کی جائے تو بہت وقت لگے گا۔ خیر زیادہ نہیں کچھ تو تفصیل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

مفتی صاحب موصوف نے جھنگ کے قریب حویلی بہادر شاہ میں جمعہ پڑھانا تھا، اس لیے وہ ۹ بجے واپس چلے گئے، صبح مسجد حقائق میں ان کا درس ہوا تھا۔
حامل رقعہ ہذا کے ذریعہ مبلغ دو صد روپے تمہارے خرچ کے لیے بھیج رہا ہوں، ملنے پر اطلاع دی جائے۔

باقی سب حالات بدستور ہیں، عبدالصبور سلمہ اپنے بچوں کو لے کر چک میں چلے گئے ہیں، اب آرام ہے۔ فقط

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۱۵ / محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز جمعہ

مکتوب (۷)

باسمہ تعالیٰ

عزیزم سلمہ علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا مرسلہ بک پوسٹ ابھی ساڑھے گیارہ بجے دن ملا، عین حالت انتظار تھی کیونکہ کئی روز سے خط کا انتظار تھا، الحمد للہ انتظار رفع ہوا۔ مختصر اطلاع کے طور پر یہ خط ارسال ہے۔
میں نے ”البلاغ“ رمضان و شوال ۱۴۰۱ھ کے مضمون کا جواب ذرا کسی قدر تفصیل سے لکھنا شروع کر دیا تھا۔ اس لیے ”جنگ“ کے مضمون کا جواب زیادہ تحقیقی نہیں لکھا اور جو لکھا وہی کافی معلوم ہوتا ہے، اخبار میں اسی قدر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصل مقصود یہ تھا کہ زمین کی بٹائی اور بیوت مکہ وغیرہ کا کرایہ جائز ہے، گو کراہت ہی ہو۔

میرے مضمون کے آخر میں تصریح ہے کہ مکہ شریف کے مالک مکانات کو اپنے مکانات کی بیع و شراء جائز ہے اور حسب قواعد شرعیہ ان کو شفعہ کا حق بھی حاصل ہے، تو ایسی صورت میں ان کے لیے اپنے مکانات کو کرایہ پر دینا کیسے ممنوع ہو سکتا ہے، اب یہ نیا سوال ہے کہ پھر اس کے خلاف عمل کیوں ہے؟

میرے خیال میں جواز مع الکراہت پر عمل ہوگا۔ اس کی مزید تحقیق کروں گا اور ”البلاغ“ کے مضمون کے بعد اس کا موقع ملے گا اور اس میں وقت لگے گا۔ مولانا ممتاز احمد صاحب کے خیال کے موافق اگر اسی مضمون کو جلدی شائع کر دیا جائے تو یہی شوشلسٹ نظریات کا جواب کافی ہے اور مزید تحقیق کے بعد کسی ماہنامہ میں بھی شائع کر دیا جائے۔

باقی اس وقت سفر کا موقع میسر نہیں مدرسہ میں سیمنٹ کا کام ہونے والا ہے، سیمنٹ آچکا ہے مستری کا انتظار ہے۔ تمہارے سہ ماہی امتحان کب ہیں؟ اگر امتحان کے بعد ہو سکے تو دو چار یوم کے لیے چکر لگا لویا پھر صفر کے مہینہ میں میں خود لاہور کا چکر لگاؤں گا۔

مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہم کے تشریف لانے کا اگر علم ہو جائے تو اس موقع پر حاضری کو پروگرام بنالیا جائے، حضرت مفتی صاحب مدظلہم وغیرہ سب کی خدمت میں سلام مسنون ہو اور تم کو سب کی طرف سے درجہ بدرجہ سلام دعا پہنچے۔ گھی کے پہنچانے کا انتظام بھی کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام مع الدعاء

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۱۹ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ بروز منگل

(۸)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارے خط اور مضمون کے بارہ میں مختصر خط پرسوں منگل کی ڈاک میں ڈال چکا ہوں شاید آج ملا ہوگا۔ خیال تو یہی رہا کہ ”البلاغ“ کے جوابی مضمون کے بعد کرایہ مکانات مکہ کے متعلق غور کروں گا مگر بعد میں اسی مسئلہ کی اہمیت خیال سابق پر غالب آگئی اس لیے محض کتب کی نقول مسئلہ ہذا کے متعلق ایک کاغذ پر بھیج رہا ہوں، حضرت مفتی صاحب مدظلہ کی خدمت میں برائے غور پیش کردی جائیں بلکہ سنادی جائیں تاکہ حضرت کو زیادہ

تعب پڑھنے میں نہ ہو،^(۱) پھر جوابات ہو اس سے مطلع کریں۔

تمہارا صاف کیا ہوا مضمون بھی واپس کر رہا ہوں اس کے صفحہ ۷ کی عبارت بدل دی ہے، دوسرے کا غلط جو عبارت لکھی ہے اس کی جگہ وہ نقل کر لی جائے۔ صفحہ ۷ پورا ہی دوبارہ لکھ لیں، اگلی عبارت یہ بھی خیال میں رکھنے کی بات الخ۔ آخر تک درست ہے وہ بھی نقل کر لی جائے، صرف خطوط ہلالیہ کی عبارت چھوڑ دی جائے۔

میرے خیال میں اس کی اشاعت جلد اخبار کے ذریعہ ہو جائے^(۲) اور دوسرے مسئلہ کی تنقیح بھی ہوتی رہے کیونکہ اخبار میں جو مضمون ہے تمام مکانات کے کرایہ کا عدم جواز ہے اور یہ بات یقیناً غلط ہے اس کی تردید و تغلیط فوری ضروری ہے۔ خیال ہے کہ میرا یہ مضمون ہفتہ کے دن ان شاء اللہ تمہیں مل جائے گا۔ مولانا مشرف علی سلمہ کے ذریعہ اگر جلدی شائع ہو جائے تو بھی مقصود حاصل ہے۔ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب مدظلہم تشریف لا کر چلے گئے ہوں گے، سفر کا موقع نہیں تھا ملاقات کو دل تو چاہتا تھا۔

دارالعلوم کے حالات بہت خراب ہیں، مدرسہ بند ہے شوری توڑ دی گئی ہے، داستان درد و الم پڑھ کر بہت صدمہ ہو، دعا حفاظت کے سوا اور کیا کر سکتے ہیں۔

(۱) حضرت والد ماجد قدس سرہ کے منشاء کے مطابق اس مضمون کی اشاعت اخبار میں ہو گئی تھی۔ احقر نے حضرت مفتی جمیل احمد صاحب قدس سرہ کو یہ مضمون دکھا دیا تھا اسی طرح حضرت مفتی ممتاز احمد صاحب تھانوی کو بھی پیش کیا، نیز اعلیٰ السن کی سترہویں جلد سے یہ بحث نکال کر دیکھی اور سب حضرات کو سنائی۔ مفتی ممتاز احمد صاحب کی رائے یہی ہوئی کہ مسئلہ بالکل واضح ہے اس کی اشاعت جلد ہونی چاہئے، حضرت مفتی جمیل احمد صاحب نے بھی اس پر رضا کا اظہار فرمایا اس لیے یہ مضمون اخبار میں شائع ہو گیا جس سے پہلے مضمون کی تردید بھی عوام کے سامنے آگئی، فللہ الحمد۔ اگرچہ اس مضمون کا جواب شعیب عادل نے لکھا جو ۷ جنوری کے جنگ میں چھپا، حضرت والد صاحب کا خیال تھا کہ اس کا جواب بھی لکھ دیا جائے لیکن اس کا موقع نہیں ہوا، ویسے بھی مجیب نے اپنے مضمون میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی تھی جو قابل جواب ہو بلکہ اس نے جواب میں بعض ایسے حوالے بھی لکھ دیے جنہیں وہ خود بھی نہ سمجھ سکے اس لیے جواب نہ لکھنا ہی بہتر تھا۔ فقط احقر عبد القدوس ترمذی

(۲) حضرت والد ماجد قدس سرہ کے منشاء کے مطابق اس مضمون کی اشاعت اخبار میں ہو گئی تھی۔

اب دارالعلوم ماہنامہ محرم ۱۴۰۲ھ میں بھی داستان درد و الم کا پس منظر کا ذکر مختصر طور پر آیا ہے شاید وہاں آتا ہوگا۔ باقی ”البلاغ“ کے جوابی مضمون کا مسودہ پورا ہو گیا ہے، نظر ثانی رہ گئی ہے شاید ہفتہ لگ جائے بعض کتابوں کے حوالوں کی تلاش جاری ہے، ایسی محنت پر حضرت مولانا ظفر احمد رحمہ اللہ کی مسرت اور خوشنودی مطلوب ہوا کرتی تھی۔ اب حضرت مفتی صاحب مدظلہم سے اظہار مسرت کی توقع ہوتی ہے اور کوئی نہیں رہا جس کو دکھلا کر یا سنا کر خوش ہونے کی امید ہو۔ سب حضرات سے سلام مسنون اور درخواست دعا ہے۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۱ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ جمعرات

مکتوب (۹)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار سید عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
تمہارا اتوار کا مسلسل خط بدھ کو ۳ بجے شام ۱۲ بجے دن ڈاک خانہ میں لڑکا بھیجا مگر
ڈاک اس وقت ڈاک خانہ نہیں آئی تھی اس وجہ سے انتظار رہا، ظہر کے بعد ڈاک میں تمہارا
لفافہ ملا انتظار رفع ہوا، دعا ہے اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ مقاصد حسنہ میں کامیاب
فرمائے، آمین۔

یہاں پر الحمد للہ خیریت ہے منگل کے دن محمد رمضان صاحب مسجد حقائقہ آئے
چک ۳۴ گئے تھے سید عبدالصبور مع اہل و عیال بخیریت ہے، ہمارے مدرسہ کا امتحان منگل کو
ہو گیا تھا، آج جمعرات کو جھنگ کے مدرسہ کا امتحان بھی ہو گیا، میں صبح گیا تھا اب وہاں سے
واپس آکر بعد مغرب یہ خط لکھ رہا ہوں۔

۱۰، ۱۲ روز سے تمہارے لیے گھی رکھا ہے، پہلے ماسٹر صدیق صاحب کا ارادہ ہفتہ

کے روز لاہور جانے کا تھا پھر منگل کا ہو گیا، کل کسی کام کی وجہ سے بدل گیا، اب معلوم ہوا ہے کہ صبح جمعہ کو جا رہے ہیں ان کے ذریعہ کبھی بھیج رہا ہوں اور یکصد روپے بھی دستی بھیج رہا ہوں۔ جیسے حالات ہوں اس کی اطلاع دیتے رہا کریں۔ حضرت مولانا مسیح اللہ خان مدظلہم العالی کی تشریف آوری پر حاضری کا ارادہ تو کیا ہوا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا ہو جائے گا، سفر سے طبیعت تھک جاتی ہے آج بھی جھنگ جا کر تھک گیا۔ جھنگ جا کر معلوم ہوا کہ مولانا زاہد الراشدی کا مضمون ”جنگ“ اخبار میں عقیقہ کے بارہ میں آیا ہے مگر پڑھا نہیں، مولانا مشرف علی صاحب سلمہ اگر لکھیں تو ان شاء اللہ مفید ہوگا، خاص کر جبکہ ”اعلاء السنن“ سے استفادہ کیا گیا ہوگا، میری رائے یہ ہے کہ آں عزیز عقیقہ کے مسئلہ کو تفصیل سے لکھیں اور صرف اخبار میں ہی نہیں بلکہ کسی ماہنامہ میں بھی دلا دیں تاکہ محفوظ رہے، اگر حضرت مولانا ظفر احمد قدس سرہ کے رسالہ کی تلخیص اور با محاورہ ترجمہ ہو جائے تو بہت بہتر ہوگا۔ خصوصیت سے ”بدائع“ کی عبارت پر توجہ دی جائے۔

”جنگ“ میں جو عقیقہ کی حقیقت شائع ہوئی جس کا عکس تم نے پہلے بھی بھیجا ہے وہ نفس عقیقہ کے اثبات کے لیے تو کافی ہے مگر فقہی عبارات کی تحقیق کی بھی ضرورت ہے۔ یہ تشکی اس مضمون میں باقی ہے اس کو مولوی مشرف علی سلمہ ان شاء اللہ مکمل کر دیں گے۔ باقی مولانا..... صاحب اس کو الجھانہ دیں یہ خطرہ ہے کیونکہ ان کا مضمون طویل ہوتا ہے۔ ضرورت تحقیقی بات کی ہے محض تفصیل کی نہیں۔

مولانا محمد منظور نعمانی صاحب کا جو مضمون ”الفرقان“ میں شائع ہوا ہے ماسٹر منظور صاحب اس کا عکس چکوال سے لائے ہیں میرے پاس ہے میں نے پڑھا ہے، مولانا موصوف نے بالکل جانبدارانہ مضمون لکھا ہے اور حضرت قاری صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے بارہ میں یہ تاثر دینا چاہا ہے کہ وہ دوسرے لوگوں کے کہنے سننے سے کام کرتے ہیں اور مدرسہ کے حالات کے بگاڑنے میں اس طرز عمل کا بڑا دخل ہے، اور حضرت قاری

صاحب کی شدید خواہش بلکہ اصرار ہے کہ مولوی محمد سالم صاحب کو نائب مہتمم بنایا جائے۔
بس تمام مضمون اسی طرح کا ہے، دراصل کانگریس اور مسلم لیگ کے اختلافات
نے عرصہ سے دارالعلوم میں گروہ بندی کی شکل پیدا کر دی تھی، اب وہ ابھر کر سامنے آگئی
ہے۔ مولانا محمد منظور نعمانی وغیرہ کا زیادہ تر کانگریسی خیالات کی تائید کرنے والا گروہ ہے۔
حضرت قاری صاحب کو یہ حضرات بالکل بے دست و پا بنا کر رکھنا چاہتے ہیں اس لیے
مددگار مہتمم کے راستہ سے گویا مہتمم صاحب کو معزول ہی کر دیا ہے، سوائے دعا کے اور کیا
کیا جاسکتا ہے۔ لیکن حضرت مہتمم صاحب کا شوریٰ کی برطرفی کا اقدام بہت ہی اہم ہے
اس کے اثرات بہت زیادہ وسیع ہو سکتے ہیں۔

والباقی عند التلاقی ان شاء اللہ۔ تمہاری والدہ کی طرف سے بہت بہت
دعائیں اور بہن بھائیوں کی طرف سے سلام مسنون پہنچے۔ والسلام
سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ
۶ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ شب جمعہ

مکتوب (۱۰)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا مسرت نامہ کل ملا سب کو اطمینان حاصل ہوا۔

نتیجہ امتحان الحمد للہ حوصلہ افزا اور لائق شکر ہے۔ کہ شکر سے نعمت میں اضافہ کا وعدہ
ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات اور علم و عمل میں رسوخ و استقامت عطا فرمائیں، آمین۔ اس
موقع پر مجھے بھی اپنے امتحان کا واقعہ یاد آگیا، اسی طرح سہ ماہی امتحان کے بعد جب میں
دیوبند پہنچا تو ”شرح عقائد“ اور ”ممیزی“ کی جماعت جس کے شرکاء کی تعداد ستر تھی
میرے اور ایک طالب علم کے نمبر سب سے زیادہ تھے۔ زیادہ سے زیادہ نمبر ۵۰ ہی تھے مگر

یاد پڑتا ہے کہ دو نمبر بطور انعام کے حاصل ہوئے تھے۔

دل چاہتا ہے کہ رسالہ ”قطبیہ“ کے مضامین کو ذہن نشین کر لیا جائے اور ختم ہونے کے بعد بھی اس کا مطالعہ جاری رکھا جائے۔ فنون اور معقول کے ساتھ مناسبت کے لیے اس فن کے متعدد رسائل کا مطالعہ ضروری ہوتا ہے بعد میں پھر چاہے کسی اور دوسرے فن کے ساتھ بوجہ طبعی مناسبت کے زیادہ اشغال رہے مگر معقولات میں محنت دوسرے تمام علوم میں مفید اور مددگار ہے، ”حمد اللہ“ کا بھی اگر سماع ہو سکے تو مفید ترین کتاب ہے۔

”جلالین شریف“ اور ”ہدایہ“ تو مقصودی کتابیں ہیں اور ”مشکوٰۃ شریف“ دورہ حدیث شریف کے لیے بنیادی کتاب ہے، اللہ تعالیٰ ہمت و توفیق سے نوازیں اور ہر فن و کتاب کا حق ادا کرنے کی صورت پیدا کر دیں، آمین۔

۲۴ دسمبر سے پہلے صفیہ اور محمود عمرہ کے لیے جارہے ہیں ان کو مل کر آنا، اگر موقع پر میرا خط مل جائے تو چوبرجی تک اونی بس جاتی ہے وہاں سے سمن آباد کے لیے یا بوہڑ چوک کے لیے سواری ملتی رہتی ہے، ان کا کل فون آیا تھا، اس سے عمرہ پر جانے کی اطلاع ملی تھی۔

۸ دسمبر ”جنگ میگزین“ ص ۳۶ پر ”اسلامی حکومت کے مالیاتی نظام“ پر تبصرہ آیا ہے۔ مگر شہاب کے جواب میں جو مضمون تھا وہ نہیں آیا۔ اس کی ایک نقل ”نوائے وقت“ کو بھیج دی جائے، شاید وہ شائع کر دیں۔

۷ دسمبر ”جنگ“ میں عقیقہ کے بارہ میں دو تین مضمون نظر سے گزرے کسی قدر جواب ہو گیا مگر کافی جواب نہیں ہوا، اور مولانا مشرف علی سلمہ کا مضمون ان مضامین میں شامل نہیں ہوا۔ اختر کاشمیری کے مضمون میں شہاب کے اس نقطہ نظر کو صحیح تسلیم کر لیا کہ:

”لڑکے اور لڑکی کے معاملہ میں اسلام نے امتیاز روا نہیں رکھا“ (جنگ ۷ دسمبر)

حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب مدظلہم کی تشریف آوری از کراچی پر ان شاء اللہ لاہور کا ارادہ کیا ہوا ہے، مگر سردی بہت ہوتی جا رہی ہے۔ دیوبند کے مدرسہ کے کھلنے کی

مسرت ہوئی۔ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی صحت کے لیے دل سے دعا ہے، اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوضات عالیہ کو تادیر قائم رکھے، آمین۔

عبدالغفور سلمہ کو ابھی تک کھانسی ہے بخار میں آرام ہے، اب عبدالحمید کی دوائی شروع کی ہے انگریزی دوا موافق نہیں۔ عبدالصبور کی صحت اچھی ہے جمعرات کو دورہ پر گیا ہے۔

باقی حالات بدستور ہیں ہر طرح خیریت ہے، تمہاری والدہ اور سب کی طرف سے سلام و دعا پہنچے والسلام مع الدعاء۔ حضرت مفتی جمیل احمد صاحب مدظلہم وغیرہ سب پر سان حال کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیا جائے۔

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۲ صفر المظفر ۱۴۰۲ھ

مکتوب (۱۱)

باسمہ سبحانہ

برخوردار سید عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

والپسی لاہور کے بعد عبدالغفور سلمہ نے خط جمعرات ہی کو لکھ دیا تھا ملا ہوگا۔ الحمد للہ یہاں پر ہر طرح خیریت ہے، عبدالغفور کی صحت طبیعت بھی روبصحت ہے۔ عبدالصبور سلمہ بھی پرسوں خبر لینے آیا تھا، اس کی صحت اب اچھی ہے، دوا علاج دونوں کا مسلسل جاری ہے، دعاء صحت کرتے رہیں تمہاری صحت وعافیت کے لیے ہم سب دست بدعا ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحت وعافیت کے ساتھ علم و عمل کی دولت سے سرفراز فرمائیں، آمین۔ عبدالخالق سلمہ کو بھی سلام دعا پہنچے۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی طرف سے طبیعت فکر مند ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کا سایہ عاطفت دراز فرمائے اور صحت وعافیت کے ساتھ رکھے، آمین ثم آمین۔ حضرت موصوف کی طبیعت کا حال اب کیسا ہے؟

استفتاء کا جواب لکھ کر آج مولوی صاحب نے نقل کیا ہے وہ بھی گھر سے پرسوں شام ہی آئے ہیں۔ باقی مدرسہ کے تینوں کمرے مکمل ہو گئے ہیں، کواڑ وغیرہ لکڑی کا کام رہ گیا ہے۔ وہ پھر کسی وقت ہوگا، اب کام بند کر دیا گیا۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۸ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ سنہ شنبہ

مکتوب (۱۲)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار سلمہ وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل تمہارا خط ملا حالات معلوم ہو کر اطمینان ہوا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب دام فیوضہم کو جلد صحت عطا فرمائیں، آمین۔

”جنگ“ اخبار میں جو مضمون دینے کے لیے دے کر آیا تھا وہ امید ہے کہ دے دیا ہوگا، مگر یہ اخبار والے ہمارے مضامین کو بہت دیر سے شائع کرتے ہیں۔ رفیع اللہ کا مضمون ہمیشہ آتا رہتا ہے اب اس نے اعضاء انسانی کی پیوند کاری پر مضمون لکھ دیا ہے کل کے اخبار میں آیا ہے، حالانکہ اس مسئلہ پر حضرت اقدس مفتی صاحب قدس سرہ کا رسالہ موجود ہے مگر ان سوشلسٹوں کو کون سمجھائے، کوئی نہ کوئی مسئلہ انہوں نے لوگوں میں ضرور پھیلاتے رہنا ہے، بڑا فتنہ کا زمانہ ہے۔

ہمارے حضرات کے پاس کوئی سامان نہیں ہے کہ ایسے مضامین کا جواب تیار کیا جائے، اگر جواب لکھا جائے تو شائع کرانے کا سامان نہیں ہے، مکانوں کے کرایہ اور مزارعت کے مسئلہ پر رفیع اللہ کا جواب ”بینات“ میں مولانا محمد یوسف صاحب نے بہت عمدہ تفصیل کے ساتھ لکھا ہے صفر ۱۴۰۲ھ کے ”بینات“ میں شائع ہوا ہے۔

”اصلاح امت کا طریق کار“ کاتب کو دے دیا گیا اچھا ہو گیا، جب موقع ہوگا

شائع ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ نافع بنائیں۔ جناب حاجی عبدالمجید صاحب کے سلام محبت سے بہت مسرت ہوئی، میرا سلام عبدالحق سلمہ کے ذریعہ لکھوادیا جائے۔

حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہم کے قیام میں اضافہ لاہور والوں کے لیے خوش قسمتی ہے، اللہ تعالیٰ استفادہ کی توفیق عطا فرمائیں۔ اسباق مسلسل ہو رہے ہیں خوشی کی بات۔ ”مشکوٰۃ شریف“ پر بھی اب تو محنت اور وقت کی ضرورت ہے، اللہ تعالیٰ آسان فرمائیں آمین۔ رسالہ ”قطبیہ“ کے گھٹنے میں شاید ”جلالین“ ہونے لگی ہو؟

یہاں پر الحمد للہ ہر طرح خیریت ہے۔ عبدالغفور سلمہ کا علاج باقاعدہ ہو رہا ہے اور بہت آرام ہے۔ جمعہ کو ڈاکٹر مطیع الرحمن صاحب سلمہ ساہیوال آئے تھے تمہاری والدہ اور تمہاری خالہ سلمیٰ کے لیے بھی دوا تجویز کر گئے ہیں، جمعہ کی شام کو عبدالصبور مع اہل و عیال کے آگئے، ان کی دوا کے بارہ میں بھی مشورہ ہو گیا تھا، ہفتہ کو لاہور واپسی تھی، ان کے ہاتھ تمہارے لیے سوئیٹر بھیجا تھا تمہارے خط لکھنے بعد ملا ہوگا۔ یہ سوئیٹر تمہاری بھابھی نے تمہارے لیے بنایا ہے، ابھی عبدالصبور مع بچوں کے یہاں ہی ہے، ہر طرح سے خیریت ہے۔

سب کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم، اور ملاقات ہو تو حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحب مدظلہم کی خدمت میں بھی سلام مسنون عرض کر دیں۔ والسلام مع الدعاء

مولوی محمود اشرف سلمہ کو بھی یہی جواب لکھ دیا ہے۔

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۱۵ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ

مکتوب (۱۳)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط بدھ کو لگیا تھا، حالات معلوم ہوئے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی صحت کا حال معلوم ہوا بہت اطمینان ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید صحت و قوت عطا فرمائیں، آمین۔ میرا سلام مسنون حضرت کی خدمت میں پہنچایا جائے۔ مولانا عبدالرحمن صاحب سلمہ کی یاد آوری کے شکریہ کے ساتھ سلام مسنون عرض ہے۔

کئی روز سے خیال آ رہا تھا کہ کوئی لاہور جانے والا مل جائے تو تمہارے لیے گئی بھیج دوں، آج صبح عزیزہ صفیہ سلمہا سمن آباد لاہور سے آئی ہیں، وہ عمرہ کر کے آئی ہیں بدھ کو غالباً واپس لاہور جائیں گی ان کے ہاتھ گھی اور دو صد روپے بھیج دوں گا فون کے ذریعہ سمن آباد سے معلوم کر کے وصول کر لیں، یا وہ کسی ذریعہ سے جامعہ پہنچا دیں گے۔ عبدالصبور مع بچوں کے چک میں ہے۔ ذاکرہ، شاکرہ ساہیوال ہی ہیں، ہر طرح سے خیریت ہے میرے خیال میں اب عبدالصبور کی صحت اچھی ہے۔

عبدالغفور کے علاج کو ایک ماہ ہو گیا ہے جو دوا لاہور سے لائے تھے وہ اب ختم ہے کل کو سرگودھا سے ایک مہینہ کی دوا لانے کا ارادہ ہے۔ ایک مہینہ استعمال کرتے ہوئے ہو گیا ہے کافی آرام ہے، دو مہینہ استعمال کر کے یعنی ایک مہینہ اور استعمال کرنے کے بعد پھر لاہور دکھلایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائیں آمین ثم آمین۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی خدمت میں بھی عبدالغفور کی صحت کے لیے دعا کی درخواست کی جائے۔ میرے مضمون پر رفیع اللہ شہاب نے تو اب تک کچھ شائع نہیں کیا مگر رجنوری کے ”جنگ“ میں شعیب عادل کے نام پر ”سودا اور مضاربہ“ کے عنوان سے میرے مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی ہے، میرا خیال ہے کہ شہاب بھی کچھ لکھ لیں پھر دونوں کا اکٹھا جواب دیا جائے۔ باقی سب حالات الحمد للہ درست ہیں کسی قسم کا فکر نہ کریں۔ سب کی طرف سے درجہ بدرجہ سلام و دعا پہنچے۔

آنکھوں کے عطیہ کے بارے میں بھی دل چاہتا ہے کہ مضمون لکھوں مگر ہمت نہیں

ہو رہی، کوئی موقع ملا تو لکھوں گا، ان شاء اللہ۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۷ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ بروز اتوار

مکتوب (۱۴)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمہارا خط جمعرات کو مل گیا تھا، میں حافظ محمد اکبر شاہ بخاری کی فرمائش پر ایک مضمون کی تیاری میں تھا جو آج نقل کرا کر ان کو بھیج رہا ہوں اور اس کا مسودہ تمہارے دیکھنے کے لیے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔

باقی ہر طرح سے خیریت ہے، اللہ تعالیٰ تم کو بھی صحت و عافیت کے ساتھ عمل و علم میں ترقی مواقع اور اسباب مہیا فرماتے رہیں، آمین۔

مارچ کے شروع میں عبدالغفور سلمہ کالاہور کا سفر ہوگا، دو ماہ کا کورس مکمل ہو جائے گا۔ صحت میں اب کافی فرق ہے سانس کی تکلیف عارضی تھی بغیر کسی دوا کے خود بخود ٹھیک ہو گئی، الحمد للہ ذلک۔

باقی حالات بدستور ہیں، سب کی طرف سے سلام مسنون اور دعا پہنچے۔ اپنی خیریت سے مطلع کرتے رہیں، اگر موقع مل جائے تو یہ مضمون مولوی مشرف کو بھی دکھلا دیں۔ اب میرا ارادہ آنکھوں کے عطیہ کے بارے میں لکھنے کا ہو رہا ہے، دعا کریں وہ پورا ہو جائے۔ سب حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض کر دیا جائے۔ خصوصیت سے حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی خدمت میں سلام کے ساتھ دعاء کی درخواست ہے۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ بروز اتوار

مکتوب (۱۵)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 امید ہے کہ تم ہر طرح سے بخیریت ہو گے۔ تمہارا خط کل نذیر احمد طالب علم کے
 پاس آیا تھا، خیریت، امتحان اور مجلس کے اجلاس کی تاریخ کا علم ہو کر اطمینان ہوا۔
 عبدالغفور سلمہ کی طبیعت بالکل ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ ۲۷ فروری یا ایک آدھ روز
 آگے پیچھے اس کے لاہور جانے کا پروگرام بن رہا ہے۔ میں لاہور ساتھ جاتا مگر یہاں یکم
 مارچ کو سعید احمد کلڑھٹہ والے کے ساتھ مفتی احمد سعید صاحب سرگودھوی کا مناظرہ ہو رہا
 ہے۔ اور یکم اور ۲ مارچ کو ہرنولی مدرسہ کا جلسہ بھی ہے، شاید میرا آنا مشکل ہوگا۔ سب
 حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔

عبدالصبور مع اہل و عیال کے جمعرات سے ساہیوال میں بالکل خیریت سے
 ہیں، باقی سب دعا کرتے ہیں۔ مناظرہ کی ثالثی میں شاید میرا نام بھی آجائے میں تو اس
 سے بچنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہم سے خصوصیت کے ساتھ حق کی
 فتح کے لیے دعا کی درخواست ہے۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ بروز بدھ ۱۱ بجے دن

مکتوب (۱۶)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
 تمہارا دستی خط مع دو کتابوں کے جمعہ کے بعد مل گیا تھا، حالات و خیریت سے
 اطمینان ہوا۔ ۷ ربیع الثانی کے تمہارے خط کے بعد جس میں پیسوں کی ادائیگی اور گھی ملنے

کی اطلاع تھی تمہارا یہی پرچہ مجھے ملا ہے دوسرا کوئی خط ملنا مجھے یا نہیں۔ میں نے تمہارے ۷ ربیع الثانی کے خط کے بعد غالباً ۱۲ ربیع الثانی بروز اتوار کو ایک خط لکھا اور اس میں اس مضمون کا مسودہ رکھ دیا، جو حافظ اکبر شاہ صاحب کی فرمائش پر حضرت مولانا خیر محمد صاحب اور مولانا محمد شریف صاحب کے تذکرہ کے طور پر میں نے ان کو بھیج دیا تھا، تمہارے پاس مسودہ بھیج دیا تھا کہ اسے تم بھی پڑھ لو گے۔ اب حافظ صاحب کا خط آیا تھا کہ ”ذکر خیر اور یاد شریف“ کے نام سے جو کتاب شائع ہوگی جس کی کتابت ہو رہی ہے اس میں میرا مضمون شامل ہو جائے گا۔

معلوم نہیں میرا وہ خط ملا ہے یا نہیں سرگودھا سے پتہ چلا کہ مفتی احمد سعید صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہم راو پلنڈی تشریف لائے ہوئے ہیں، معلوم نہیں یہ خبر صحیح ہے یا غلط ہے۔

وفاق المدارس والے تو ۳۳ علماء کا ایک وفد دارالعلوم دیوبند مصالحت کے لیے تشکیل دے رہے ہیں۔ اس میں میرا نام بھی شامل ہے اور مولانا محمد مالک صاحب، مولانا مشرف علی اور مولوی اسعد تھانوی کا نام بھی شامل ہے۔ مولوی مشرف صاحب کے پاس بھی وہ تمام نام آگئے ہوں گے، ان سے معلوم ہو سکتے ہیں، معلوم نہیں ان حضرات نے اس وفد میں شمولیت کی منظوری دے دی ہے یا نہیں۔ اگر منظوری دے دی ہو تو پاسپورٹ میں انڈیا کے اندراج اور ویزا کے حاصل کرنے کی کیا صورت ہے، ان حالات کا مولوی مشرف علی صاحب سے پتہ لے کر جلدی اطلاع دیں۔

اور حضرت مفتی صاحب زاد مجاہد ہم سے سلام مسنون کے بعد مشورہ حاصل کر لیں کہ وفد میں شرکت کے بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے اپنی شرکت پر آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ اگرچہ نفع کی کوئی خاص امید نہیں ہے مگر اصلاح کی کوشش کر لینی چاہئے۔ محمد اسماعیل ”صاحبہ“ والے کے ذریعہ پرچہ میں لکھنا خیال نہ رہا ”دعوت و تبلیغ کی شرعی حیثیت“ ۲۵ نسخے ”اسلامی حکومت کا مالیاتی نظام“ ۲۵ نسخے۔ مفتی صاحب کا رسالہ ”دولت کا اسلامی

نظام‘ کی ضرورت ہے۔ اگر خط وقت پر پہنچ جائے تو ان کتابوں کو بذریعہ ڈاک بھیج دیں تاکہ ۲۸/۲ فروری تک مجھے مل سکیں ورنہ تو پھر عبدالغفور سلمہ ۲۸/۲ کو لاہور آئے گا اور تمہارا بھی امتحان کے بعد دو چار یوم کے لیے ساہیوال چکر لگے گا اس وقت لیتے آنا۔ یہ کتابیں اگر پہلے آجائیں تو ہرنولی کے جلسہ پر جو کیم ۲ مارچ کو ہو رہا ہے ان کی ضرورت ہے وہ پوری ہو جائے گی۔ باقی جیسے اللہ کو منظور ہوگا ہو جائے گا، زیادہ تردد نہ کریں آسانی سے ہو سکے تو پہلے بھیج دیں، بل ان کا پھر ادا کر دیا جائے گا۔

عبدالصبور سلمہ کل بھلوال گئے ہیں، سب بچے یہیں ہیں اور سب خیریت سے ہیں۔ میری طبیعت بھی بہت اچھی ہے، بس آنکھوں میں پانی کی شکایت ہے۔ عبدالغفور، عبداللہ، میمونہ ذاکرہ شاکرہ تمہاری والدہ سب خیریت سے ہیں۔ تمہاری بھابھی خیریت سے ہیں، سب درجہ بدرجہ سلام و دعا کہتے ہیں اور ملنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مدرسہ کاشش ماہی امتحان حسب سابق جھنگ والے ہی جمعرات کو لینے آئیں گے اور اس سے آئندہ جمعرات کو جھنگ مدرسہ کا امتحان کی تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

سرگودھا کے مناظرہ کی تاریخ مقرر ہو چکی تھی مگر ثالثوں کے تقرر کا مسئلہ ابھی تک طے نہیں ہو سکا، سیاسی لوگ آئے ہوئے ہیں وہ مفتی احمد سعید صاحب کو مناظرے سے روکتے ہیں، ان کا جواب یہ ہے کہ کلڑ ہٹنے والے اپنا چیلنج واپس لے کر خریدے دیں تو ٹھیک ہے ورنہ میں مناظرہ کے لیے تیار ہوں۔ دیکھئے ایک ہفتہ باقی ہے کیا حالات پیش آتے ہیں۔ بظاہر مناظرہ نہ ہوگا اور حیلہ بہانہ سے اس کو ٹال دیا^(۱) جائے گا۔ عزیز عبدالحق کو بھی سلام و دعا پہنچے۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ

(۱) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہ مناظرہ نہ ہو سکا۔ عبدالقدوس ترمذی

مکتوب (۱۷)

باسمہ تعالیٰ

برخور در عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ ہر طرح خیریت ہے، تمہاری خیریت نیک مطلوب ہے۔

پہلے ہفتہ اتوار تک عبدالغفور کے لاہور کا سفر کا ارادہ تھا مگر اب یکم مارچ کا حال
مناظرہ دیکھنے کے بعد ۲ مارچ کو ان شاء اللہ سفر ہوگا۔ عبدالغفور کے ساتھ عبدالصبور ہوگا،
یہ کارڈ اس لیے لکھ دیا تا کہ انتظار کی تمہیں تکلیف نہ ہو۔

بظاہر مناظرہ ہوتا نہیں دکھتا، کچھ گفتگو مصالحت کی ہو رہی ہے۔ کل سرگودھا مفتی
احمد سعید صاحب سے میری فون پر تفصیلی گفتگو ہوئی ہے، ایسا ہی فرما رہے تھے۔ بعض لوگ
صلح کے لیے کوشش میں ہیں۔ انہوں نے ایک تحریر مصالحت کی لکھی ہے، مفتی صاحب نے
اس کو قبول کر لیا ہے مگر شرط یہ لگا دی کہ پہلے سعید کلٹر ہٹے والا اس پر دستخط کرے پھر میں کروں
گا۔ اللہ تعالیٰ بہتر فرمائیں، سب کو سلام دعا پہنچے۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲ ج ۱/ ۱۴۰۲ھ بروز ہفتہ

مکتوب (۱۸)

باسمہ تعالیٰ

برخور در سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک کارڈ تمہارے نام ابھی ڈاک میں ڈلوا یا تھا اس کے بعد تمہارا خط مل گیا، اس
لیے دوسرا کارڈ لکھ رہا ہوں۔ کتابیں پہنچ گئی ہیں۔

وفد دارالعلوم کے لیے جو تجویز ہوا ہے اس کے بارہ میں میں نے لکھ دیا ہے کہ
اجتماعی کوششیں اگر اندراج ویزا وغیرہ کی ہوسکیں تو میں خرچ برداشت کر لوں گا۔ دیکھئے

کیا جواب آتا ہے۔

حضرت مولانا محمد متین الخطیب اور حضرت مولانا عزیز الرحمن ابیٹ آبادی کے انتقال سے بہت ہی صدمہ ہوا، اللہ تعالیٰ اپنے جوار میں بلند مقام عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

میری طرف سے مولوی محمود اشرف سلمہ کو سلام مسنون کے بعد بہت بہت تعزیت کریں اور مولانا مرحوم کا مکان کا پتہ کراچی کا لکھ بھیجیں، مجھے اس سے پہلے حضرت مولانا مرحوم کے انتقال کی خبر نہیں ملی، میرے بہت شفیق استاذ تھے، ان کا مجھ پر بہت ہی احسان تھا۔ مجھ سے ہمیشہ ان کے حق ادا کرنے میں کوتاہی ہوتی رہی۔ تمہارا وہ خط نہیں ملا۔ والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲ ج ۱/ ۱۲۰۲ھ

مکتوب (۱۹)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

رات ۸ بجے حافظ تصور سلمہ کے ذریعہ تمہارا پرچہ ملا۔ لاہور کا سفر بخیریت ہونے سے اطمینان ہوا، صحت کے لیے ہم سب دست بدعا ہیں، اللہ جلد صحت کاملہ اور قوت تامہ عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

ہر روز چار پڑیہ دوا کی ہر حال میں استعمال کرتے رہیں، کھانے سے پہلے ہو یا بعد میں کچھ خیال نہ کریں۔ آرام زیادہ کریں لیٹے رہیں، مطالعہ نہ کریں، سبق میں شرکت کو کافی سمجھیں سفر نہ کریں، ان تدبیروں سے ان شاء اللہ تعالیٰ بہت فائدہ ہوگا۔ کچھ دنوں تک ان تدبیروں پر ضرور عمل کیا جائے اور کھانے میں ثقیل غذا نہ کھائیں بھوک سے کم کھائیں۔

حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں عرض کر کے پانی پڑھوا لیا کریں اور کئی مرتبہ پی لیا کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ شفا ئے کلی ہوگی۔ اگر اس دوا سے

خاطر خواہ فائدہ نہ ہو رہا ہو تو مطیع الرحمن سے مشورہ کر لیں، ٹیلی فون کے ذریعہ بھی رابطہ قائم ہو سکتا ہے، ایک مرتبہ وہ دیکھ لیں گے میں نے ان کو بھی آج ہی لکھ دیا ہے۔ پھر ٹیلی فون پر کیفیت بتلائی جاسکتی ہے۔

میرا یہ خط بدھ یا جمعرات تک ان شاء اللہ کل مل جائے گا، جو حال بھی ہو جمعہ کے دن ۹ بجے کے بعد ٹیلی فون کے ذریعہ مجھے بتلا دیا جائے۔ جمعہ کو ۹ بجے مدرسہ میں آجاتا ہوں ابجے کے بعد جاتا ہوں۔

جھنگ کا فتویٰ سنا کر حضرت مفتی صاحب مدظلہم سے تصدیق حاصل کر لیں، جلدی نہیں ہے صحت کا خیال رکھ کر کام کریں، مولانا شیر محمد صاحب نے ”دفاع صحابہ“ سنایا تھا۔ اس میں قابل تصدیق کوئی بات نہیں، سب امور متفقہ ہی ہیں، اگر خواہ مخواہ دستخط شماری منظور ہے تو پھر اس کی صورت یہ ہے حضرت مفتی صاحب مدظلہم کے دستخط حاصل کر لیے جائیں بعد میں دستخط شماری کے لیے ناکارہ بھی دستخط کر دے گا۔

”العقیدۃ المرضیۃ فی الحیات البرزخیۃ“ نام بھی اچھا ہے۔ دوسرا تجویز ہو تو اس پر غور کر لیا جائے گا۔ مخالف جماعت نے ”الاتوال المرضیۃ“ کے نام پر رسالہ لکھا تھا۔

حضرت استاذ مکرم مولانا متین صاحب کے عنوان پر مختصر مضمون شروع کر دیا ہے، جلدی بھیج دوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ اس کا نام ”ذکر متین“ تجویز کیا ہے، صاف کر کے بھیجوں گا۔ عزیز مولوی محمود اشرف سلمہ کی خواہش سے لکھنے کی تحریک ہوئی، مولانا مرحوم کا خط بھی مل گیا تھا، وہ بھی اسی مضمون میں آ گیا ہے۔ تمہاری والدہ سب بھائی بہنوں کی طرف سے سلام و دعا پہنچے، سب دعا صحت کرتے ہیں اور دوا کے استعمال کی تاکید کرتے ہیں۔ والسلام مع الدعاء

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۲ھ سہ شنبہ

مکتوب (۲۰)

باسمہ تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل فون کے ذریعہ خیریت معلوم ہو کر اطمینان ہوا، اللہ تعالیٰ صحت کاملہ اور قوت عطا فرمائیں، آمین۔ مطیع الرحمن سے مشورہ اگر ہو گیا ہو تو اس کی اطلاع دیں اور اگر حکیم عبدالحمید کی دو موافق ہو تو لکھ دیں وہ بھیج دی جائے گی۔

بخار کا بہت خیال رکھو بے پروائی نہ کریں، علاج بہت ضروری ہے۔ تمام حالات سے تفصیلی اطلاع جلد دیں۔ جمعہ کے بعد اکوڑہ خٹک جانے کا ارادہ کر لیا ہے، پرسوں حاجی ظفر علی صاحب راولپنڈی سے مع اپنے بھتیجے کے آئے تھے، کل صبح دس بجے واپس گئے ہیں ان سے بھی وعدہ کر لیا ہے۔ ہفتہ کی صبح کوریل گاڑی پر سرگودھا سے سوار ہو کر سفر شروع ہوگا، پھر راولپنڈی سے ان شاء اللہ ویکین پر سفر ہوگا، حاجی عبدالعزیز امید ہے کہ ہمراہ ہوں گے۔ پرسوں ہی مولانا نذر محمد شاہ اور قاسم شاہ صاحبان جام پور سے آئے تھے۔ وہ حافظ اکبر شاہ کی شادی میں واں پھر اس ضلع میانوالی میں آئے تھے واپسی میں سب ملنے آئے تھے۔ مولانا شیر محمد صاحب سے کہہ دیں کہ ڈاک کے ذریعہ دو چار سطریں لکھ کر بھیجوں گا۔ ”دفاع صحابہ“ سامنے رکھ لیا ہے اب دعا بھی کریں، اب تحریر سے دل رک گیا ہے، لکھنے کو دل نہیں چاہتا بس حکم کی تعمیل ہوگی۔

حضرت مفتی صاحب مدظلہم کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے، سب خیریت ہے، سب کی طرف سے سلام و دعا پہنچے۔ والسلام
خط فوراً لکھ دیا جائے۔

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۲۶/ج ۱/۱۴۰۲ھ بروز منگل بوقت ساڑھے دس بجے دن

مکتوب (۲۱)

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ

برخوردار عبدالقدوس سلمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں اکوڑہ خٹک کے سفر سے صبح ۷ بجے پہنچا تو تمہارا ۲۸ مارچ بروز اتوار کا لکھا ہوا خط مل گیا، حالات سے اطلاع ہوئی، الحمد للہ تعالیٰ سفر اچھا رہا۔ مولوی عبدالصبور سلمہ ہمراہ تھا، جمعہ پڑھا کر ساہیوال آ گیا تھا۔ مغرب کے بعد سرگودھا ہم دونوں مع عبدالودود سلمہ پہنچے۔ صبح ہفتہ کو ۵ بجے ریل میں سوار ہو گئے، عبدالودود سوار کرا کے گھر واپس آ گیا۔ ریل پونے ۲ بجے راولپنڈی پہنچ گئی، اسٹیشن پر حاجی ظفر علی لینے آئے ہوئے تھے۔ وہ ایک ہفتہ پہلے مع اپنے بھتیجے کے ساہیوال ملنے آئے تھے۔ مولوی نذر محمد شاہ صاحب اور قاسم شاہ بھی میانوالی کے قریب واں پھراں حافظ محمد اکبر شاہ کی شادی میں آئے تھے، واپسی میں اسی روز ملنے کے لیے ساہیوال آئے تھے۔

حاجی صاحب گھر لے گئے، ظہر کی نماز مسجد میں ادا کی پھر کھانا کھایا اور سواری میں پشاور کے اڈہ پر لے آئے وہاں ویگن میں سوار ہو کر مغرب سے کچھ پہلے اکوڑہ خٹک پہنچ گئے، راستے میں ایک جگہ ویگن والوں نے چائے پی ہم نے نماز عصر ادا کی۔ الحمد للہ راحت و آرام کے ساتھ سفر ہوا، وہاں پہنچے تو سڑک کے بالکل روبرو دارالعلوم حقانیہ کی عمارت تھی، پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔

دارالعلوم کے دروازہ پر کمپ لگا ہوا تھا، طلبہ اور علماء کی جماعت مقرر تھی جولاری آتی وہ آنے والے کو وصول کر لیتے تھے بہت ہی عمدہ انتظام تھا۔ رجسٹر میں نام اور پتہ لکھ دیا رکن مجلس شوریٰ کابلہ (بیج) مل گیا۔ دفتر مدرسہ میں پہنچے چائے پیش کی گئی جائے قیام پر پہنچانے کے لیے طالب علم ہمراہ تھا۔ دفتر کے دروازہ پر مولانا سمیع الحق صاحب مل گئے، نام بتلایا تو بہت محبت کے ساتھ بغل گیر ہو گئے اور اس طالب علم کو پشتوں میں کچھ سمجھایا وہ ہمیں

اس احاطہ میں لے گیا جس میں وفاق المدارس کے صدر اور دیگر عاملہ کے اراکین مقیم تھے۔ ایک کمرہ میں پہنچا جس میں چھ چار پائیاں بچھی ہوئی تھیں مع بستروں کے، ہم دونوں اس میں ٹھہر گئے، پھر مغرب کی نماز دارالعلوم کی مسجد میں جماعت کے ساتھ پڑھی، بہت وسیع مسجد ہے، صحن ہماری مسجد حقانیہ جتنا ہے اور چھاپا ہوا بھی اتنا ہی ہے البتہ شمال جنوب میں عرض ہماری مسجد سے کسی قدر کم معلوم ہوتا ہے، امام مسجد نے قرأت عمدہ پڑھی۔ مدینۃ العلوم سرگودھا سے قاری جلیل احمد کی نیابت میں مولوی محمد رمضان بھی بعد میں پہنچ گئے، پھر بھی دو چار پائیاں خالی رہیں بہت فراخ جگہ تھی۔

رات کو صرف مجلس عاملہ کا اجلاس تھا جو بجے شب تک جاری رہا مگر اس میں میرا نام نہیں تھا، ویسے مغرب کے بعد کمرہ میں مولانا سلیم اللہ خان صاحب اور مفتی رفیع عثمانی صاحب ملنے آ گئے تھے اور بہت دیر تک بیٹھے رہے۔

مولوی اسعد تھانوی بھی میرے کمرہ میں اس وقت ملنے آ گئے تھے بہت لطف رہا۔ صبح کو نو بجے جلسہ شوریٰ مسجد میں ہوا، میری طبیعت میں کچھ انقباض تھا کہ مجلسوں میں ہر قسم کی باتیں ہوتی ہیں، مسجد میں جلسہ نہ ہوتا تو اچھا تھا۔ مگر خیر خاموشی سے جلسہ شروع ہو گیا اور تلاوت وغیرہ کے بعد حضرت مولانا عبدالحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ تشریف لائے دو آدمیوں کے سہارے، بہت ہی ضعیف ہیں، حضرت کی طرف سے صاحبزادہ مولانا سمیع الحق صاحب نے خطبہ استقبالیہ دیا بہت عمدہ نصائح پر مشتمل تھا۔

اس کے جواب میں مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب تائیدی تقریر کی بہت اچھا انداز تھا، پھر بعض دوسرے علماء نے بھی تائیدی تقریریں کیں، اسی اثناء میں حضرت مولانا عزیز گل صاحب اسیر مالٹا تشریف لائے بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئی اس ذیل میں میرا نام پکارا گیا، بزرگوں کی موجودگی میں چار پانچ منٹ چند کلمات احقر نے بھی عرض کیں میرے بعد ایک دوا شخص نے اور بھی تائیدی تقریر کی اور ایسا اچھا ماحول پیدا ہوا کہ شروع

کا انقباض انشراح سے بدل گیا، طبیعت بہت خوش ہوئی۔

یہ جلسہ نورانی محفل معلوم ہونے لگا، آخر میں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہم نے بہت عمدہ کلمات سے دعا فرمائی اور آنے والے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اپنی مہمان نوازی میں قصور کے اعترافی کلمات فرمائے۔

حضرت مولانا عزیز گل صاحب نے دعا کرانے کی درخواست منظور نہیں فرمائی۔ دوسری درخواست مولانا عبدالمجید صاحب کہروڑ پکا نے سب کی طرف سے پیش کی کہ حدیث کی سند حاضرین کو دی جائے کیونکہ حضرت مولانا عزیز گل صاحب کی سند حضرت اقدس شیخ الہند سے ہے تو اس طرح علوسند کا حصول ہو جائے، مگر حضرت مولانا نے اس کو بھی قبول نہیں فرمایا یہ جلسہ کھانے کے وقت تک رہا، کھانے کے بعد ظہر کی نماز پڑھی پھر مولانا سلیم اللہ صاحب نے ضروری باتوں پر روشنی تفصیل کے ساتھ ڈالی، ڈاکٹر عبدالرزاق صاحب نے نصاب کے معاملہ اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے سلسلہ میں نصاب میں بعض ترامیم اور مجوزہ نصاب کے بارہ میں تعارف کرایا۔

شب کو جلسہ شوریٰ میں احقر نہیں گیا کیونکہ مولانا سلیم اللہ وغیرہ بعض حضرات کے ساتھ مل کر دیوبند کے وفد کے بارہ میں مشورہ کرنا تھا، بارہ بجے شب تک میں اس چھوٹی مجلس میں شریک رہا، اور وفد کے متعلق کچھ ضروری باتیں طے ہو گئیں اور کچھ باتوں کے بارہ میں عزیز مولوی اسعد تھانوی سلمہ تفصیلات طے کریں گے۔ بہر حال یہ طے ہو گیا کہ وفد جانا چاہئے اور بعض اراکین کا بھی تعین ہو گیا اور بعض کے لیے مزید کوششیں کرنے طے ہوا۔

پیر کے دن صبح کی نماز کے بعد ایک استفتاء آگرہ سے مفتی عبدالقدوس صاحب کا مولانا سلیم اللہ صاحب نے شب میں ہی پیش کیا تھا۔ مختصر سا اس کے بارے میں مشورہ ہوا، بعد میں مفتی محمد رفیع صاحب سے بھی مشورہ ہوا تو ان کی رائے میں اس کا جواب سکوت سے

دینا احوط تھا۔ مفتی عبدالقدوس صاحب رومی نے پانچ نقلیں ارسال کی ہیں۔ ایک حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب تھانوی مدظلہم کی خدمت میں اور ایک مولانا محمد اسحاق سندیلوی کراچی کے لیے۔ اب معلوم نہیں ان حضرات نے جواب لکھا ہے یا نہیں، حضرت مفتی صاحب مدظلہم سے معلوم کر لیا جائے اور پھر مجھے بھی مطلع کیا جائے۔

۹ بجے پیر کے اکوڑہ سے لاری میں نوشہرہ پہنچے وہاں حضرت قاضی عبدالسلام صاحب مدظلہم کی زیارت ہوئی مگر ضعف اور بیماری کے آثار ظاہر تھے۔ حضرت والا کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لاہور مجلس صیانتہ المسلمین کے اجتماع تشریف لانے کے متعلق کیا رائے گرامی ہے؟ فرمایا دعوت نامہ تو نہیں آیا، احقر نے عرض کیا وہ بھی آجائے گا۔ ۲۳، ۲۴، ۲۵ اپریل کی تاریخیں ہیں۔ فرمایا کہ یہاں سے اکوڑہ صرف آٹھ میل ہے مگر ڈاکٹروں نے سفر سے منع کیا ہے، اس لیے دوستوں سے ملنے کو دل چاہتا تھا مگر نہیں گیا۔ میں نے عرض کیا ان شاء اللہ اس وقت صحت ہو جائے گی جو علاج جاری ہے ان شاء اللہ مفید ہوگا۔ ڈاکٹر کا آدمی قارورہ لینے کے لیے آیا ہوا تھا اس کو ٹیسٹ کرانا تھا، اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت و قوت عطا فرمائیں، آمین ثم آمین

بہت روحانی بزرگ ہیں مسجد میں بغیر کسی تکیہ وغیرہ کے بیٹھ گئے اور بہت دعائیں دیں، خود بھی روتے رہے اور حاضرین کو بھی رلایا۔ پندرہ بیس منٹ عجیب منظر رہا۔ فرمایا تم تو مجاہدین میں شمار ہو یہ سفر اللہ کے لیے کیا ہے، دعا کی درخواست پر فرمایا کہ: ”امت مرحومہ کے لیے دعا کرنا موجب رحمت حق ہے۔ ہر شخص کو نماز کے بعد تمام امت مرحومہ کے لیے دعا کرنی چاہئے، وہ دعا اپنے لیے بھی ہوگی۔“

پھر ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی:

اللهم انی اسئلك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك ومنجیات امرک

والغنیمۃ من کل بر والسلاۃ من کل اثم والفوز بالجنة والنجاة من النار۔

اثنائے دعاروتے رہے۔ میں نے عرض کیا یہ میرا لڑکا ہے عبدالصبور نام ہے، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر علم و عمل کی دعائیں دیں۔ میرے ساتھ محمد افضل حکیم شریف الدین کرنا لی کالڑکا بھی تھا وہ اپنے سلاوالی کے مدرسہ کی طرف سے آیا تھا اس کو بھی پوچھا کہ یہ کون نوجوان ہے؟ اس کے لیے بھی دعا فرمائی۔ وہاں سے رخصت ہو کر ابجے لاری میں بیٹھے اور ڈیڑھ بجے ظہر کے وقت راولپنڈی اڈہ پر پہنچے وہاں چائے وغیرہ پی صبح ناشتہ دارالعلوم حقانیہ میں کر چکے تھے۔

ریل گاڑی میں وقت تنگ تھا اڈا سے چار میل کے قریب اسٹیشن تھا اس لیے ٹیکسی کو زیادہ کرایہ دیا، پندرہ روپے اس نے لیے مگر دو بجے سے پانچ منٹ پہلے اس نے اسٹیشن پر پہنچا دیا، ٹکٹ خریدا ۳۵ روپے فی ٹکٹ راولپنڈی تا سرگودھا فرسٹ کلاس میں کرایہ تھا۔ خیر جگہ بیٹھنے کو مل گئی تھی، ظہر، عصر، مغرب کی نماز ریل میں پڑھی، سوا دس بجے سرگودھا اسٹیشن پر پہنچے، تانگہ والے نے کرایہ زیادہ طلب کیا، ہم پیدل چل کر مسلم اڈا تک آ گئے، اب جلدی تو کچھ تھی نہیں یہاں لاہور ویگن چلتی ہیں وہاں رکشہ مل گیا ۵ روپے میں ہم تینوں کو مدینۃ العلوم پہنچا دیا۔ مولوی رمضان صاحب تیسرے ہمارے ہمراہ تھے۔ محمد افضل نوشہرہ سے آگے پشاور چلا گیا تھا، اس کے بھائی محمد اکرم کی شادی وہاں ہوئی ہے، میں نے مدینۃ العلوم کی مسجد میں نماز عشاء ادا کی اتنے میں مولوی رمضان صاحب نے دروازہ کھلوا یا، بسترہ کیا، چائے منگائی، چائے پی کر لیٹ گئے صبح ۵ بجے نماز فجر ادا کر کے اڈا پر آئے اور ۷ بجے مدرسہ حقانیہ ساہیوال میں پہنچ گئے۔ یہ ہے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ سے مدرسہ حقانیہ ساہیوال تک کے سفر کے مختصر حالات۔

الحمد للہ یہاں پر ہر طرح سے خیریت ہے۔ عزیز ڈاکٹر مطیع الرحمن سلمہ کے مشورہ کے مطابق ایکسرے کروایا جائے اور پابندی سے علاج بھی کروایا جائے۔ ایکسرے سے مرض کی تشخیص میں مدد ملتی ہے، اس میں کیا حرج ہے، اب میرے خط ملنے تک امید ہے کہ

نتیجہ ایکسرے کا آجائے گا، دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ قوت تامہ عطا فرمائیں، آمین۔

تعلیم میں محنت بقدر ضرورت پر ہی اکتفاء کیا جائے، پھر تلافی مافات بعد صحت کے ان شاء اللہ ہو جائے گی۔ تعلیم کا فکر نہ کریں صحت بڑی نعمت ہے اس کی ہم قدر نہیں کرتے، اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا، حضرت قاضی عبدالسلام صاحب نے بھی فرمایا تھا کہ صحت بڑی نعمت ہے اس کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کچھ بھی ہے وہ کچھ نہیں ہے۔

اس کتاب کے بارہ میں گنجائش ہونے پر قیمت روانہ کر دی جائے گی۔ مدرسہ خیر المدارس اور جہلم کے جلسوں کے درمیان میں حیات طیبہ کانفرنس سرگودھا میں ہو رہی ہے، وہ ۳، ۴، ۵ اپریل کی تاریخیں ہیں اس میں شرکت شاید کرنی ہوگی۔ اور ملتان کے قریب میں بھی کئی جگہ وعدہ ہے اسی شرط پر کہ ملتان آیا تو آؤں گا، جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوگا ہو جائے گا۔ حالات سے اطلاع دیتے رہیں۔ فقط والسلام

سید عبدالشکور ترمذی عفی عنہ

۴ ج ۲۲/۱۴۰۲ھ 30-3-82 بروز منگل صبح ۱۱ بجے

مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم

سوئے حرم سفر حرمین شریفین ۱۴۳۷ھ کی روئیداد بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى، اما بعد:

تقریباً تین ہفتہ قبل عزیز محترم مولانا محمد حبیب اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ نے خوش خبری سنائی کہ جنوری ۲۰۱۶ء کے وسط میں عمرہ کا ارادہ بلکہ سفر کا غلبہ ہو رہا ہے احقر نے فوراً تائید کی اور حسب سابق اس گروپ میں ساتھ جانے کا عزم ظاہر کیا اس وقت اگرچہ ظاہری طور پر سفر کے اسباب نظر نہیں آرہے تھے لیکن آنا فانا بفضلہ تعالیٰ تمام مراحل بڑی سہولت اور آسانی سے طے ہو گئے، احقر کا پاسپورٹ ختم تھا وہ فوری طور پر برادر محترم قاری شرافت اللہ صاحب پانی پتی مدظلہم مہتمم جامعہ امدادیہ فتحیہ سلانوالی کے توسط اور خصوصی دلچسپی سے بن گیا اور پھر ”کاروان الصمد“ کی معرفت ویزا بھی لگ کر آگیا ٹکٹ پہلے ۱۸ جنوری پھر ۱۹ جنوری کا بنا، البتہ وقت میں آخر تک رد و بدل ہوتا رہا بالآخر ۱۹ جنوری ۲۰۱۶ء بروز منگل بمطابق ۸ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۵۵:۱ کا وقت طے ہو گیا۔

احقر کا خیال تھا کہ سوموار کو سفر پر روانہ ہونے سے ایک دن پہلے لاہور حاضر ہو کر اپنے اکابر اور احباب سے ملاقات کر کے منگل کو سفر پر روانہ ہو جائے گا اسی پروگرام کے مطابق جامعہ اور دیگر معاملات کا نظم بھی بنا لیا و لکن واللہ غالب علی امرہ، وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے، اتوار صبح سات بجے لاہور سے حضرت الشیخ مولانا مشرف علی صاحب تھانوی دامت برکاتہم نے فون پر یہ دلخراش اطلاع دی کہ حضرت مولانا وکیل احمد صاحب شیروانی انتقال کر گئے، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ بعد میں حضرت دامت برکاتہم اور دیگر حضرات نے بتایا کہ ان کا جنازہ ظہر کے بعد جامعہ اشرفیہ لاہور میں ہوگا، احقر نے

اگرچہ سوموار کو لاہور جانے کا پروگرام بنایا تھا لیکن حضرت مولانا شیروانی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں شرکت کی وجہ سے اتوار کے روز کا پروگرام بنالیا اور یہی طے ہوا کہ اتوار سوموار دو دن لاہور ٹھہر کر منگل کو وہیں سے جدہ روانگی ہوگی چنانچہ احقر اتوار کو صبح سب حضرات اور اہل خانہ چھوٹے بڑوں کو مل کر جامعہ حاضر ہوا اور یہاں اساتذہ کرام اور طلبہ نیز برادران و بر خور داران سے مل کر عزیز مولوی محمد صدیق اور عزیز عبدالناصر سلمہما کے ہمراہ نوبے صبح لاہور روانہ ہو گیا، ساڑھے بارہ بجے ہم لاہور پہنچے ایک بجے جامعہ اشرفیہ حاضری ہوئی حضرت مولانا مرحوم کے احباب متعلقین حضرات علماء کرام سب کو سوگوار پایا اور حضرت مولانا کے جسد خاکی کی آخری زیارت کی، ان کے متعلقین اور بیٹوں سے ہمدردی کا اظہار کیا، جامع مسجد حسن پور نے دو بجے حضرت مولانا فضل الرحیم مدظلہم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرض کے بعد مختصر خطاب میں حضرت مرحوم اور ان کے والد ماجد قدس سرہ کا تعارف کرایا پھر حضرت الشیخ مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم نے جنازہ کی نماز پڑھائی ہزاروں افراد علماء و طلباء نے شرکت کی اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور سب کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

احقر تدفین میں بھی شریک ہونا چاہتا تھا چنانچہ برادر مکرم جناب حافظ عبدالوحید ثنا زید مجدہم کے ساتھ اچھرہ قرستان پہنچا تدفین اور بعد کی دعائیں شرکت کی، حضرت پیارے میاں مولانا جلیل احمد شیروانی حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی حضرت مولانا محمد مالک کاندھلوی حضرت مولانا عبدالرحمن اشرفی رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر بھی حاضری دی، بعدہ عبدالعظیم سلمہ کے ہمراہ ان کے گھر کھانا ہوا اور پھر عصر کے بعد ہم دارالعلوم الاسلامیہ حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مدظلہم کے مدرسہ میں حاضر ہوئے درس کا آخری حصہ سنا اور حضرت سے ملاقات کی، مغرب سے عشا تک حضرت مدظلہم کے مکان پر مجلس رہی عشا پڑھ کر احقر برادر م قاری خلیل احمد تھانوی زید مجدہم کے ہمراہ ماڈل ٹاؤن A بلاک

بیت الاشرف میں حضرت مولانا کے صاحبزادگان سے تعزیت کیلئے حاضر ہوا، بڑے مٹھلے اور سب سے چھوٹے بیٹے سے تعزیت کی۔ حضرت مولانا اور ان کے والد صاحب احقر کے والد ماجد اور حضرت دادا جان رحمۃ اللہ علیہم کے مابین دیرینہ تعلقات کا ذکر آیا اور احقر نے اسی نسبت سے آئندہ تعلقات قائم رکھنے کی خواہش کی ان حضرات نے بھی اس کا وعدہ کیا بعدہ جناب قاری خلیل احمد تھانوی کے ہمراہ ان کے مکان پر حاضری ہوئی رات کا کھانا اور قیام انہیں کے ہاں ہوا۔

صبح سوموار کو ناشتہ سے فارغ ہو کر پہلے دارالعلوم الاسلامیہ گئے حضرت مولانا مشرف علی صاحب مدظلہم سے کچھ دیر نشست ہوئی پھر کرم آباد میں حضرت مولانا مفتی شیر محمد علوی مدظلہم کے ہاں حاضر ہوئے کچھ دیر بعد حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب مدظلہم مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان تشریف لے آئے کافی دیر مجلس رہی پھر نماز ظہر ادا کی گئی اور اس کے بعد سب نے مل کر کھانا کھایا عصر کی نماز چونکہ احقر نے دارالعلوم الاسلامیہ میں ادا کرنی تھی اس لئے عزیز مکرم مولوی محمد ابوبکر علوی سلمہ اللہ کے ہمراہ احقر دارالعلوم حاضر ہوا اور عشا سے کچھ دیر پہلے تک یہیں رہا برادر م عبد الوحید صاحب احقر کو لینے کیلئے مغرب کی نماز میں دارالعلوم پہنچ گئے تھے نماز کے بعد حضرت کے ہاں سب نے چائے پی آس اکیڈمی لاہور کے سربراہ جناب شاہد صاحب بھی تشریف لے آئے کچھ دیر ان سے گفتگو رہی اور چائے کا دور چلا، پھر حضرت سبق کیلئے تشریف لے گئے اور احقر برادر مکرم جناب عبد الوحید ثنا کے ہمراہ ان کے گھر آ گیا رات کا قیام و طعام یہیں ہوا، انہوں نے حسب سابق ہر طرح کی راحت کا خیال رکھا احقر کورات کے وقت اور صبح فجر کے بعد خوب آرام ملا اگلے سفر کیلئے طبیعت بحال ہو گئی۔

بروز منگل نو بجے صبح احقر نے سفر کی تیاری کی اور پھر ناشتہ کیا عبد العظیم سلمہ بھی پہنچ گئے دس بجے کے بعد انر پورٹ کیلئے روانہ ہوئے ٹھیک گیا رہ بجے انر پورٹ پہنچے، وہاں تمام

احباب سے ملاقات کر کے دل خوش ہوا سا ہیوال سے آنے والے حضرات کے ہمراہ برخوردار عبدالباسط سلمہ بھی تھے، عزیز مکرم مولوی حبیب اللہ سلمہ کی قیادت میں سرگودھا سے آنے والے گروپ کے ساتھ اتر پورٹ تک آنے والے حضرات سے مل کر ہم اندر داخل ہوئے بورڈنگ کارڈ حاصل کیا اور سامان جمع کرایا معلوم ہوا کہ جہاز لیٹ ہے، ۵۵:۳ پر روانہ ہوگا ہم نے آرام سے ظہر کی نماز ادا کی اور پھر عمرہ کی نیت کر لی اور تبلیہ پڑھ لیا ادھر اس خوف سے کہ نماز قضا نہ ہو عصر کا اول وقت شروع ہوتے ہی عصر بھی ادا کر لی، جہاز مزید لیٹ تھا پانچ بج کر تقریباً دس منٹ پر اس نے زمین کو چھوڑا سب نے دعا اور تبلیہ پڑھا اور بخیریت سفر سعادت کی تکمیل مع تسہیل کی دعا کرتے رہے، جہاز پر سوار ہونے بلکہ چلنے تک احباب کا برابر رابطہ رہا سب نے دعاؤں کیلئے کہا احقر بھی سب سے دعا کی درخواست کرتا رہا، برادر م عبدود و سلمہ اور برخوردار عبدالناصر، عبدالملک، عبدالباسط، عبدالقدیر سلمہ سب کی فون پر بات ہوئی سب نے دعاؤں کیلئے کہا اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس سفر کو مبارک اور آسان فرماویں اور سب کی نیک اور جائز خواہش اور تمناؤں کو پورا فرماویں۔

اب حرمین شریفین کا سفر نامہ پیش خدمت ہے۔

۹ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۱۹ جنوری ۲۰۱۶ء منگل

بجاء اللہ تعالیٰ طیارہ نے ۸:۱۸ پر سعودیہ کے ٹائم کے مطابق جدہ اتر پورٹ پر لینڈ کیا جہاز سے اترنے میں کچھ دیر لگی پھر بس کے ذریعہ ٹرمینل پہنچے پہلے وضو کیا پھر پاسپورٹ پر دخول کی مہر لگوائی، اس کے بعد سامان وصول کیا بجاء اللہ تعالیٰ تمام مراحل بخیر و خوبی طے ہوئے ہاں سامان لینے سے قبل نماز عشا باجماعت ادا کی، تمام سامان باسانی مل گیا لیکن ہینڈ کیری نہیں ملی تمام گروپ اس کی وجہ سے رکا رہا، ساڑھے گیارہ بجے طلاع ملی کہ ہمارے جہاز کے ہینڈ کیری آگئے ہیں، اعلان کے مطابق ہینڈ کیری مل گئے اور ہم سب وہ لے کر باہر نکلے ایک سیارہ میں سب بیٹھ گئے معلوم ہوا کہ گروپ کے پانچ افراد ابھی نہیں آئے ان کی

وجہ سے کافی تاخیر ہوئی بالآخر ان کی آمد پر بس سب کو لے کر مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئی اس وقت ۱۲:۵۰ کا ٹائم تھا ڈرائیور سرگودھا سلا نوالی کے علاقہ سے تعلق رکھتا تھا بہت ہی نیک اور بااخلاق، سفر بخیر طے ہوتا رہا۔ ڈھائی بجے بحمد اللہ تعالیٰ سب مکہ معظمہ برج المشاہد پہنچ گئے سامان اتار اور جبہ کے مطابق رہائش کے کمرے لئے اور سب اپنے اپنے کمروں میں پہنچ گئے انتہائی خوشی ہوئی لیٹتے لیٹتے چار بج گئے تاہم یہی طے پایا کہ فجر کے بعد ناشتہ کر کے آٹھ بجے تک آرام کر لیا جائے اور پھر ان شاء اللہ تعالیٰ عمرہ کریں گے اس لئے سب کچھ دیر کیلئے محو آرام ہو گئے۔

۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ بدھ ۲۰ جنوری ۲۰۱۶ء

آج اذان فجر ہوتے ہی صبح کی نماز جماعت سے ادا کر کے ہم لیٹ گئے سات بجے مختصر سناشتہ کیا پھر تیاری کی اور حرم میں حاضری ہوئی پورا گروپ ساتھ تھا اس لئے مولوی حبیب اللہ سلمہ نے انہیں ہدایات دیں اور نوپانچ پر باب فہد سے بیت اللہ کے اندر داخلہ ہوا، بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے ہی خوب دعاؤں کی توفیق ہوئی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں آمین۔ پھر مطاف میں حجر اسود کے محاذات میں آئے اور سب مرد حضرات نے اضطباع کیا طواف کی نیت کی اور استلام کے بعد طواف شروع کر دیا پہلے تین چکروں میں رمل کیا بعد کے چار چکر پورے کر کے طواف مکمل کر لیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اور زمزم پیاسی کا مرحلہ باقی تھا اس لئے نواں استلام کر کے سب مسعی کی طرف بڑھے، وہاں صفا سے چکر کا آغاز بعد از نیت و دعا کیا بحمد اللہ آدھ گھنٹے میں بلا کسی توقف کے سعی بھی مکمل ہوئی اس کی تکمیل پر بطور شکرانہ سب نے دو رکعتیں ادا کیں پھر باب فہد کی دائیں طرف نماز ظہر کے انتظار میں بیٹھ گئے، ۱۲:۳۲ پر اذان ہوئی سب نے سنتیں ادا کیں اور پھر جماعت سے حرم میں ظہر کی نماز ادا کی اس کے بعد ہم نے کھانا کھایا اور پھر حلق کر لیا اس طرح بفضلہ تعالیٰ عمرہ کے مناسک مکمل ہوئے، بلڈنگ پر آ کے سب نے غسل کے بعد

لباس تبدیل کیا اور پھر محو استراحت ہوئے، اٹھ کر عصر ادا کی اور پھر بعد میں مغرب، عشا، فدیق کے قریب مسجد میں ادا کی نماز کے بعد امام صاحب سے تعارف ہوا حضرت قاری محمد طاہر رحیمی رحمہ اللہ کے داماد ہیں ان کے بھائی بھی موجود تھے تعارف ہوا اور سب نے بہت محبت اور خوشی کا اظہار کیا اور ایک وقت کے کھانے کیلئے بھی اصرار کیا۔

آج مختلف حضرات نے فون پر رابطہ کیا اور خیریت معلوم کی، جناب قاری شرافت اللہ صاحب پانی پتی نے سلانوالی سے رابطہ کیا، عبدالناصر سلمہ سے بھی بات ہوئی گھر سے سب نے بات کی برخوردار عبدالواسع سلمہ نے بھی دعا کیلئے کہا، قاری عبید اللہ ساجد صاحب نے فروکہ سے فون کیا ان کے بیٹے عزیز حماد سلمہ نے بھی بات کی۔

۱۱ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ جمعرات ۲۱ جنوری ۲۰۱۶ء

صبح حرم میں حاضر ہو کر نوافل ادا کئے اذان فجر کے بعد سنتیں پڑھیں پھر امام صاحب نے نماز فجر کی امامت کی اور طویل قراءت سے نماز پڑھائی، اشراق تک ہم حرم میں رہے اس کے بعد بلڈنگ پر آ کر ناشتہ کیا اور سب ساتھی محو استراحت ہوئے، ظہر قریبی مسجد میں ادا کی عصر سے کافی پہلے حرم پہنچے اور عشا کے بعد وہاں سے واپسی ہوئی، محترم جناب قاری محمد رفیق صاحب مدظلہم سے جدہ فون پر رابطہ ہوا ان کو اپنی خیریت اور آدکا بتایا بہت خوش ہوئے عزیز مولوی محمد فاروق علوی سلمہ سے بھی رابطہ ہوا عشا کے بعد انہوں نے خود فون کر کے بتایا کہ کل ان شاء اللہ تعالیٰ بعد عشا ملاقات ہوگی، مغرب کے بعد مدرس حرم نے ”زاد المعاد“ سے حدیث: افشوا السلام پر تفصیلی گفتگو کی شرح حدیث کے ضمن میں سلام کے آداب بھی انہوں نے تفصیلاً بتائے بعد میں سوالات کے جواب دئے، چہرے کے پردہ پر زور دینے کے ساتھ انہوں نے یہ قاعدہ بھی ذکر کیا کہ جس مسئلہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین یا ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اختلاف ہو اس میں تشدد نہیں کرنا چاہیے اور یہ کہ ہر کسی کے اختلاف سے مسئلہ مختلف فیہ نہیں بنتا بلکہ مجتہدین کے اختلاف سے ہی مختلف فیہ بنے

گا، اس میں جس جانب کو بھی اختیار کیا جائے اس کی گنجائش ہے کسی کو اس پر تکلیف نہیں کرنی چاہیے۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ جمعۃ المبارک ۲۲ جنوری ۲۰۱۶ء

صبح اذان فجر سے قبل حرم میں پہنچے نماز کے بعد اشراق تک وہیں ٹھہرے سات بجے سے قبل رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان طواف کرنے والوں کا نظارہ یہیں پل پر کھڑے ہو کر دیکھنے لگے کافی دیر تک کھڑے رہے اچانک مولوی حبیب اللہ سلمہ کہنے لگے کہ آپ اس مقام پر اجازت بیعت کی تجدید کر دیں احقرنا کارہ نے ان کی فرمائش پر توکل علی اللہ ۱۰ جنوری ۲۰۱۶ء کو انہیں چاروں سلاسل میں اجازت دی تھی اور یہ طے ہوا تھا کہ حرم میں تجدید ہوگی انہوں نے اس مقام پر تجدید کیلئے کہا احقر نے بھی اس مقام مبارک کی برکت کے حصول کیلئے تجدید کا اعلان کر دیا ساتھ ہی موصوف نے مولوی سجاد حسین سلمہ کیلئے کہا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ انہیں بھی اجازت دے دیں عزیز موصوف سلمہ چونکہ پہلے سے برادر مولانا حبیب اللہ سلمہ کے اجازت یافتہ ہیں اس لئے احقر نے ان پر اعتماد کرتے ہوئے توکل علی اللہ انہیں بھی اجازت دے دی اللہ تعالیٰ اس کو جانیں کیلئے مبارک فرمائیں، آمین۔ آخر میں مولوی حبیب اللہ سلمہ نے دعا کرائی یہ ساری کارروائی مولوی سجاد حسین سلمہ نے ریکارڈ بھی کر لی ہے۔ ہم یہاں سے فارغ ہوئے اور اشراق پڑھے اتنے میں حضرت مولانا مولوی محمد رفیق صاحب مدظلہ کا فون آگیا وہ دارالتوحید کے سامنے ہمارا انتظار کر رہے تھے ہم وہاں پہنچے تو وہ دارالعلوم وقف دیوبند کے استاذ جناب مولانا مفتی محمد رؤف صاحب مدظلہ سے محو گفتگو تھے جانیں سے تعارف ہوا اور بڑی خوشی ہوئی کہ حضرت مولانا موصوف حضرت مولانا خورشید عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند ارجمند اور دارالعلوم وقف کے استاذ ہیں قاری رفیق صاحب کے ساتھ عزیز اسامہ رفیق بھی تھے، کچھ دیر ہم اکٹھے بیٹھے رہے پھر مولانا موصوف صاحب اجازت لے کر رخصت ہوئے وہ دو دن بعد مدینہ منورہ

جار ہے ہیں، احقر نے ان سے رابطہ نمبر لے لیا ہے اس کے بعد ہم بلڈنگ پر آگئے ناشتہ تیار تھا ہم نے ناشتہ کیا آج چونکہ جمعۃ المبارک ہے اس لئے ہم نے تیاری کی اور حرم میں پہنچ گئے رش کی وجہ سے باب عبد اللہ میں جگہ ملی تلاوت اور مناجات مقبول مکمل پڑھی درود شریف کا ورد بھی رہا اذان اول کے بعد آج تقریباً پچیس منٹ کا وقفہ رہا پھر دوسری اذان ہوئی اور جناب خطیب محترم مدظلہ نے فصیح و بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز پڑھائی۔

جمعہ سے قبل جناب خالد حسین قدوائی صاحب نے جدہ سے فون کر کے بتایا کہ جناب عدنان صاحب فون پر رابطہ کریں گے اور جمعہ کے بعد وہ حضرت حکیم محمد مظہر صاحب مدظلہ سے ملاقات بھی کرائیں گے، چنانچہ انہوں نے فون کیا اور ہم جمعہ کے بعد مکہ ٹاور نمبر ۲ کمرہ ۱۵۰۴ میں حاضر ہوئے تو وہ بڑے پرتپاک انداز سے ملے اور احقر کو اپنے پاس بٹھایا خوشبو کا تحفہ بھی دیا، چونکہ جدہ جار ہے تھے اس لئے مختصر گفتگو ہوئی، ہم ان سے مل کر منزل پر آگئے، دوپہر کا کھانا کھایا ساہیوال کے احباب عزیزان عبدالحی اور آصف ملنے کیلئے آگئے ان سے ملاقات کا سلسلہ رہا عصر کے بعد ہم حرم حاضر ہوئے اور عشا کے بعد وہاں سے واپسی ہوئی۔

آج جمعہ پر جاتے ہوئے مولوی حبیب اللہ سلمہ نے ذکر کیا کہ میرے دل پر بار بار بار تقاضا ہو رہا ہے کہ مولوی محمد صدیق سلمہ مدرس جامعہ حقانیہ کو اجازت دیدوں آپ کی کیا رائے ہے احقر نے کہا کہ بہت موزوں ہے انہیں طریق سے مناسبت ہے اس لئے میں اس کی تائید کرتا ہوں، مولوی صاحب سلمہ کا کہنا تھا کہ یہ اجازت ان کے قبول کرنے پر موقوف ہے ان سے معلوم کر لیا جائے کہ اگر وہ اسے قبول کریں تو اجازت ہے ورنہ نہیں، احقر نے اس کی بھی تائید کی طے پایا کہ احقر خود ہی ان سے بات کرے اس کے بعد انہیں رد و قبول کا اختیار ہوگا، دراصل یہ معاملہ اس لئے زیر بحث آیا کہ احقر نے کل مولوی حبیب اللہ سلمہ سے ایک عزیز کے متعلق مشورہ کیا تھا کہ انہیں اجازت دی جائے یا نہیں انہوں نے فوراً کہا کہ

آپ مولوی محمد صدیق کو اجازت دے دیں، احقر ابھی غور و فکر میں تھا کہ ادھر ان کے دل پر خود ہی انہیں جازت دینے کا ورد ہوا اور پھر فون کا مشورہ طے ہوا۔ آج شام کی دعوت لے کر مولوی عمر فاروق علوی سلمہ نے آنا تھا اس لئے عشا کے بعد ہم سب منزل پر آ گئے۔ جدہ میں جناب اصغر علی صاحب جو بھائی شاہد صاحب اسلام آباد والوں کے ماموں ہیں وہ اور جناب محمد اکرم صاحب کے خالہ زاد ملنے کیلئے آ گئے کافی دیر کے بعد وہ واپس ہوئے ان سے پرانے حرم کے بارہ میں تاریخی باتیں ہوتی رہیں پھر مولوی عمر فاروق ساتھیوں کا کھانا لے کر آئے سب نے مل کر کھانا کھایا ان کا بیٹا محمد عبداللہ سلمہ بھی ہمراہ تھارات کے ایک بجے تک وہ بیٹھے رہے اور مختلف امور پر باتیں ہوتی رہیں۔

۱۳ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ہفتہ ۲۳ جنوری ۲۰۱۶ء

رات چونکہ دیر سے لیٹے تھے اس لئے فجر کی نماز پڑھ کر پھر آرام کیا آٹھ بجے ناشتہ کیا اور تیاری کر کے حرم پہنچے، ظہر کے بعد پاکستان مولوی محمد صدیق سلمہ سے رابطہ ہوا اور انہیں مولوی حبیب اللہ سلمہ کا پیغام پہنچایا اور خیریت دریافت کی۔ اس کے بعد سب نے دوپہر کا کھانا کھایا یہ دعوت ہمارے گروپ کے ساتھی جناب ملک عصمت اللہ صاحب کی طرف سے تھی، کھانے سے فارغ ہو کر ہم منزل پر آئے عصر تک وہاں رہے مغرب کے بعد مولوی سجاد حسین اور احقر نے طواف کیارش کی وجہ سے اس میں پورا پون گھنٹہ لگا پھر اپنی جگہ آ کر رگعتیں ادا کیں، اتنے میں عشا کی اذان ہو گئی پھر سنتوں اور فرائض وغیرہ سے فارغ ہوئے آدھ گھنٹہ لگ گیا احقر حرم میں تھا کہ گھر سے فون آ گیا سب نے بات کی پھر قاری شرافت اللہ صاحب نے تفصیلی فون کیا پاکستان کے حالات اور امریکہ کے احوال سے مطلع کیا اور دعاؤں کیلئے کہا، دن میں قاری عبید اللہ ساجد سلمہ نے فاروقہ سے فون کیا اور حضرت مولانا رشید احمد شاہ جمالی مدظلہم کا سلام پہنچایا پھر شام کے وقت انہوں نے مسیح کے ذریعہ دعاؤں کا کہا۔

۱۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ بروز اتوار ۲۴ جنوری ۲۰۱۶ء

گذشتہ رات ”الصمدکاروان“ کے سربراہ جناب عبدالصمد صاحب سے مدینہ منورہ فون کر کے مولوی حبیب اللہ سلمہ نے آج کا پروگرام طے کر لیا تھا کہ صبح نماز فجر کے بعد ہمارا قافلہ مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگا، صبح سب نے فجر کی نماز ادا کی ہلکا سناشتہ بھی کیا پھر سامان اتارا اور بس میں رکھا گیا تمام حضرات و خواتین بس میں بیٹھ گئے پھر سفر کی دعا پڑھی اور بحمد اللہ تعالیٰ یہ قافلہ ساڑھے سات بجے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا، راستہ میں مولوی حبیب اللہ صاحب نے مسافروں کو سفر کیلئے ہدایات دیں اور مقام سرف سے گذرتے ہوئے حضرت ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے مزار کی نشاندہی بھی کی اور پورے راستہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کی تاکید کی، بحمد اللہ تمام احباب نہایت عقیدت و احترام کے جذبات سے سرشار ہو کر درود پاک پڑھتے ہوئے محو سفر رہے، راستہ میں دو مرتبہ بس رکی ایک مرتبہ دس منٹ کیلئے اور دوسری مرتبہ آدھ گھنٹہ کے لگ بھگ سب نے اتر کر کھانا کھایا چائے پی اور پھر تیاری کر کے سفر شروع کر دیا پونے ایک بجے سے قبل حدود حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم داخل ہوئے سب نے اس پر بڑا شکر ادا کیا، ٹھیک ایک بجے بس مرکز الیاس رکی اور سامان اتار لیا گیا پھر سب حرم پہنچے وضو کے بعد سنتیں ادا کیں اور باب فہد سے مسجد شریف میں داخل ہو کر اپنی جماعت کے ساتھ ظہر کے دو فرض ادا کئے سنتوں سے فارغ ہو کر واپس منزل آئے، عبدالصمد صاحب کی معرفت تیرہویں منزل میں رہائش ملی احقر اپنے احباب مولوی سجاد حسین، مولوی محمد امجد، محمد گلزار اور حاجی عبدالستار صاحب کے ساتھ جس کمرہ میں رہائش پذیر ہے اس کا نمبر ۱۳۳۹ ہے، بہت اعلیٰ جگہ حرم سے قریب ہے اور تمام سہولتیں اس میں موجود ہیں، فللہ الحمد۔

حق تعالیٰ ہمیں یہاں کے آداب کے مطابق قیام کی توفیق دیں اور محرومی سے بچائیں آمین، اب عصر کا وقت قریب ہے احقر نے نماز کی تیاری کر لی ہے تھوڑی دیر میں ان

شاء اللہ تعالیٰ حرم نبوی میں حاضری ہوگی۔

عصر کی نماز حرم میں ادا کی اور پھر اپنے اصلی مقصد بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری کیلئے اٹھے تمام تر نااہلی کے باوجود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بصد احترام اور آداب حاضری کی سعادت حاصل کی صلاۃ و سلام عرض کرنے کے ساتھ استشفاع کی درخواست بھی عرض کی اور ساتھ ہی جن حضرات نے سلام عرض کرنے کیلئے کہا تھا ان کی طرف سے بھی سلام عرض کیا پھر شیخین مکرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں بھی سلام عرض کیا باہر آ کر روئے قبلہ ہو کر دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماوے۔

عصر کے بعد سب احباب نے کھانا کھایا مسجد میں حاضر ہوئے تو مغرب کی اذان ہو گئی مغرب سے پہلے برخوردار عبدالقدیر سلمہ سے فون پر بات ہوئی نماز کے بعد مولوی محمد عثمان سلمہ اور منزل سلمہ سے ملاقات ہوئی خانپور کے ایک عالم نے احقر کو پہچان لیا وہ بڑے تپاک سے ملے تعارف کرایا وہ اپنے اہل خانہ کے ساتھ عمرہ کیلئے آئے ہوئے ہیں انہوں نے عمرہ سے متعلق کئی مسائل پوچھے احقر نے ان کو بتادئے عشا تک مجلس رہی عشا کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کر کے واپس آ رہے تھے کہ عزیز حذیفہ قاری رفیق نے پہچان لیا ان کے ساتھ عزیز عبداللہ الحسنی بھی تھے دونوں سے مل کر بہت خوشی ہوئی، پھر ہم منزل پر آ گئے رش کی وجہ سے دس بجے کمرہ میں پہنچے، کھانا کھا کر چائے پی بخار کی حرارت کی وجہ سے دوا بھی لی اور پھر احقر لیٹ گیا۔

۱۵ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۲۵ جنوری ۲۰۱۶ء سوموار

گذشتہ رات بخار کی وجہ سے جسم میں حرارت رہی اس لئے حرم کی بجائے منزل پر ہی فجر ادا کی ناشتہ کے بعد دوا لے کر آرام کیا اور ظہر سے قبل حرم پہنچا، ظہر کے بعد کھانا ہوا کچھ دیر کیلئے منزل پر آئے اور پھر عصر میں حرم واپسی ہوئی۔

صبح گھر سے برخوردار عبدالملک سلمہ نے فون کیا اور خیریت معلوم کی، ظہر کے بعد

قاری عبید اللہ ساجد صاحب کا بھی فون آیا انہوں نے حضرت مولانا رشید احمد صاحب شاہجمالی کے حوالے سے بات کی اور ڈاکٹر عبدالشکور عظیم صاحب کا سلام پہنچایا۔ ظہر کے بعد حرم میں عبداللہ الحسنی سلمہ مل گئے، ان کا خیال ہے کہ عصر کے بعد شیخ تکی الغوثانی کے ہاں حاضری دی جائے ہم نے کہا عصر پڑھ کر حالات کے مطابق فیصلہ کریں گے، عصر کی نماز کیلئے حرم میں حاضری ہوئی عصر کی نماز کے فوراً بعد عزیز عبداللہ نے رابطہ کیا اور وہ احقر کو شیخ تکی الغوثانی کے ہاں لے گئے عزیز حذیفہ اور عزیز فائز سلمہ بھی ساتھ تھے، شیخ تکی سے کافی پرانا تعارف ہے اسی حوالہ سے بات ہوئی وہ مل کر بہت خوش ہوئے احقر سے حضرت والد صاحب اور دادا جان رحمۃ اللہ علیہما کا تعارف پوچھ کر نوٹ کیا ان کی سند حدیث اور سند قراءت پر بھی گفتگو کی اور پرانی یادوں کا بھی ذکر کیا احقر نے بھی تفصیلاً بات کی اور انہیں ”التحفة الترمذیہ“ دکھائی تو وہ بہت ہی خوش ہوئے، احقر سے حدیث مسلسل بالاولیہ سنی اور اپنے لئے اور دیگر رفقا کیلئے اجازت لی احقر کو بھی اپنی سند لکھ کر پیش کی، پھر حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”بدایۃ الہدایہ“ کی عبارت عزیز فائز سلمہ نے پڑھی اور فصل آداب النوم سے قسم اول کے ختم تک عبارت پڑھی گئی، شیخ کہیں کہیں مختصر کلام کرتے رہے بعض مقامات پر احقر سے استفسار کیا گیا احقر نے جواب دیا، یہ مجلس اذان مغرب سے قبل ختم ہوئی اور ہم شیخ سے مل کر حرم پہنچے مغرب جماعت سے ادا کی، عشا کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور عزیزان عبداللہ و حذیفہ سے ملاقات ہوئی مولانا عبدالرحمن الکوثر زید مجدہم کے بیٹے بھی مل گئے انہوں نے دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرت عاشق محمود صاحب مدظلہم اور دیگر حضرات سے بھی ملوایا تعارف ہونے پر بڑے خوش ہوئے ہم نے ان سے دعا کی درخواست کی اور پھر وہاں سے کھانے کیلئے چلے بعدہ منزل پر آ گئے، عشا کے بعد برخوردار عبدالباسط سلمہ نے فون کیا منزل پر پہنچنے کے بعد قاری شرافت اللہ صاحب نے بھی فون پر بات کی۔

۱۶ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۲۶ جنوری ۲۰۱۶ء منگل

صبح بحمد اللہ تعالیٰ نماز سے قبل حرم پہنچا سنتیں وہیں ادا کیں نماز کے بعد اشراق تک وہیں رہے اشراق کے نوافل سے قبل روضہ اقدس پر حاضری دی نوافل کے بعد منزل پر آ کر ناشتہ کیا اور احباب سے مذاکرہ وغیرہ کے بعد لیٹ گئے طبیعت قدرے ناساز تھی لیکن دوا اور آرام سے راحت ملی اور ظہر حرم میں ادا کی عصر سے قبل منزل پر آ گئے عصر سے عشا تک حرم میں رہے البتہ عصر کے بعد حضرت مولانا طلحہ کاندھلوی مدظلہم کی خدمت میں حاضری دی مولوی حبیب اللہ ہمراہ تھے عزیز حماد سلمہ ہمیں لے گئے کافی عرصہ کے بعد ان کی زیارت ہوئی اب کافی ضعف ہو چکا ہے وہاں پہلے سے کچھ طلبہ جمع تھے انہوں نے حضرت کو ”معانی الاحبار“ کا خطبہ اور پیش لفظ پڑھ کر سنایا پھر ”الدر الثمین“ سے چالیس مکاشفات ایک ساتھی نے پڑھے پورا رسالہ مکمل سنایا جو ہم نے بھی سنا بعدہ مغرب کی اذان کا وقت قریب تھا ہم نے اجازت لی حضرت شیخ مدظلہم سے ”الدر الثمین“ کی اجازت کیلئے عرض کیا فرمایا اجازت ہے بڑے شوق سے۔

پھر ہم مصافحہ کر کے حرم پہنچے، نماز مغرب ادا کی نماز کے بعد آج حرم میں شیخ عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ تعالیٰ کا درس تھا انہوں نے ”زاد المعاد“ کا درس دیا تجاویز میقات بدون الاحرام کے مسئلہ پر تفصیل سے روشنی ڈالی کچھ دیر ہم نے بھی درس میں شرکت کی پھر اپنے معمولات پورے کئے عشا کے بعد عزیزان عبداللہ الحسنی اور حذیفہ سلمہما سے ملاقات ہوئی مسجد سے باہر آئے تو مولانا جمیل الرحمن صاحب اختر لاہور والوں نے احقر کو پہچان لیا ان سے ملا اور خیریت دریافت کی، عصر کے بعد آج عزیز عبداللہ سلمہ نے ”منار“ کا کچھ حصہ پڑھا اور کچھ حصہ قدوری کی شرح ”الکتب“ کا پڑھا کل سے ”نور الانوار“ کا خیال ہے، پاکستان سے فون اور میسج پر رابطہ ہوا خیریت جانبین کی معلوم ہوئی بحمد اللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔

۷ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۲۷ جنوری ۲۰۱۶ء

صبح بوقت حرم میں حاضری ہوئی اشراق سے فارغ ہو کر روضہ اقدس پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل کی آج تمام حضرات کا پروگرام زیارات پر جانے کا تھا اس لئے منزل پر پہنچے تو سب تیار تھے مولوی حبیب اللہ کو بھی وہ سب حضرات اصرار کر کے اپنے ساتھ لے گئے احقر نہیں گیا، مولوی محمد فاروق سلمہ کوٹ ادو کا فون آیا کہ میں مرکز الیاس پہنچ رہا ہوں چنانچہ وہ فوراً آگئے کافی دیر ان سے گفتگو رہی پھر وہ چلے گئے اور احقر لیٹ گیا، ظہر سے قبل سب حضرات واپس آگئے مل کر ظہر حرم میں ادا کی پھر کھانا ہوا اور منزل پر آگئے۔ عصر میں پھر حرم پہنچ گئے عصر کے بعد بھی صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کا موقع مل گیا خیال تھا کہ بقیع الغرقہ میں حاضر ہوں لیکن تاخیر کی وجہ سے دروازے بند تھے اس لئے واپس آگئے اور پھر عشا تک حرم میں ہی رہے۔ عصر کے بعد کتاب ”نور الانوار“ کا آغاز ہوا، عزیز مولوی عبد اللہ سلمہ نے عبارت پڑھی عشا تک اس کا درس ہوا، عشا کے بعد ہم واپس آ رہے تھے کہ عزیز حماد کوثر سلمہ ایک عالم صہیب المرزوقی کو لے کر پہنچ گئے انہوں نے احقر کو ”التحفة الترمذیہ“ اور ”التحفة العثمانیہ“ دونوں رسائل پڑھ کر سنائے اور اجازت بھی لی دونوں حضرات کو نام لکھ کر احقر نے اجازت دے دی اور پھر منزل پر آگیا۔

۸ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۲۸ جنوری ۲۰۱۶ء

نماز فجر سے قبل حرم پہنچے سنتیں ادا کیں آج بھی امامت جناب قاری عبدالرحمن حذیفی مدظلہم نے کرائی نماز سے فارغ ہو کر ہم بقیع الغرقہ چلے گئے، حضرات اہل بیت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مزارات پر حاضری دی ایصال ثواب کیا، حضرت ابراہیم اور حضرت حلیمہ سعدیہ، ازواج مطہرات، بنات طاہرات اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے مزارات پر خصوصیت سے حاضری دی۔ حضرت امام مالک، امام نافع، حضرت سہارنپوری، حضرت شیخ زکریا، حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب، حضرت ڈاکٹر حفیظ اللہ

صاحب رحمۃ اللہ علیہم کو بھی ایصالِ ثواب کیا گیا دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کے مزارات کی نشاندہی نہ ہو سکی حاضری کا شرف ان کے مزارات پر بھی ہوا جو ہمارے لئے کسی سعادت سے کم نہیں ہر ایک کے مزار پر ایک سے ایک بڑھ کر کیفیت ہوتی ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم جنتیوں میں گھوم رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان حضرات کی برکات ہم کو بھی نصیب فرماویں بسہولت ایمان پر خاتمہ اور آخرت میں صالحین کے ساتھ الحاق فرماویں آمین۔ وہاں سے واپسی پر صلوٰۃ و سلام عرض کیا شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کو سلام عقیدت پیش کیا اور پھر مسجد میں نوافل ادا کر کے کھانا کھاتے ہوئے احقر منزل پر آ گیا اور کچھ دیر آرام کیا پھر حرم میں حاضری ہوئی پھر عصر میں حاضر ہو کر حسب سابق عشا تک وہیں رہے۔

۱۹ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ جمعۃ المبارک ۲۹ جنوری ۲۰۱۶ء

حسب سابق فجر سے پہلے حرم پہنچے اشراق کے بعد واپسی ہوئی، اشراق کے نوافل ادا کرنے سے قبل مولوی سجاد حسین سلمہ نے احقر کے نام کا لیٹر پیڈ دیا کہ اس پر مولوی حبیب اللہ سلمہ کیلئے اجازت بیعت کو تحریر کر دیا جائے احقر نے مولوی سجاد حسین اور مولوی حبیب اللہ سلمہ دونوں کیلئے الگ الگ تحریر لکھ دی اور انہیں دے دی اللہ تعالیٰ برکت عطا فرمائے آمین، پھر منزل پر آ کر سب نے ناشتہ کیا۔

آج چونکہ جمعۃ المبارک کا دن ہے حرم میں معمول سے زیادہ رش تھا اس لئے احقر اور مولوی سجاد حسین سلمہ نو بجے حرم پہنچ گئے معمولات پورے کئے اذان جمعہ پر سنتیں ادا کیں، جناب فضیلۃ الشیخ امام حرم حفظہ اللہ نے بیس منٹ بعد سلام کیا پھر اذان ثانی ہوئی اس کے بعد انہوں نے بڑا فصیح بلغ بالکل صاف اور واضح خطبہ دیا پورا خطبہ علماء کرام کی فضیلت اور ان کے آداب پر تھا حضرت الخطیب حفظہ اللہ نے اپنے موقف کو قرآن و حدیث سے مبرہن کیا اور عوام کو علماء کرام کے احترام اور عزت کے خوب تاکید کی آخر میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کا نام بڑی عظمت اور ادب سے لے

کر کہا کہ اگر عالم حق تعالیٰ کا ولی نہیں تو پھر کوئی بھی اللہ تعالیٰ کا ولی نہیں ہے جمعہ کے بعد ہم منزل پر آگئے مختصر سا کھانا اور مجلس رہی پھر عصر میں حرم پہنچ گئے اور حسب سابق عشا تک رہے پھر عصر کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور ریاض الجنتہ میں بھی حاضری دی پھر عشا تک نور الانوار کا سبق چلتا رہا علامہ نووی کی اربعین کی پانچ احادیث بھی ہوئیں، عشا کے بعد ہم منزل پر آگئے، آج قاری عبید اللہ ساجد صاحب سے فون پر بات ہوئی اور گھر سے بھی فون آیا سب کی خیریت کا علم ہوا، عشا کے بعد سب احباب کھانے میں شریک تھے کہ اچانک مولوی حبیب اللہ سلمہ کی طبیعت خراب ہوگئی دل کی دھڑکن بہت زیادہ ہونے سے سب کو پریشانی ہوئی فوراً ہسپتال لے جایا گیا بچہ اللہ وہاں جا کر فوری علاج سے طبیعت سنبھل گئی اور آدھ گھنٹہ میں منزل واپس آگئے، فللہ الحمد ولہ الشکر۔

۲۰ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ۳۰ جنوری ۲۰۱۶ء

صبح جلدی حرم میں حاضری ہوئی نوافل ادا کئے پھر اذان کے بعد سنتیں اور نماز ادا کی، آج زیارات پر جانے کا مولوی عثمان کے ساتھ طے تھا چنانچہ ساڑھے سات بجے وہ حرم پہنچ گئے پھر ہم سب مل کر پہلے احد گئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور دیگر شہدا کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں حاضری دی پھر مسجد قبلتین میں نوافل ادا کئے اس کے بعد مساجد سبعہ اور پھر مسجد قبا حاضر ہوئے راستہ میں کعب بن اشرف کا قلعہ دیکھا اور قصر حضرت عروہ بن زبیر بھی دیکھا واپسی میں پاکستانی ہوٹل سے ناشتہ کرتے ہوئے منزل پر آ کر آرام کیا اور ظہر حرم میں ادا کی۔

مغرب عشا حسب معمول حرم میں ادا کی عصر کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور پھر امام نووی کی ”اربعین“ سے احادیث پڑھیں گئیں پھر مغرب کے بعد ”نور الانوار“ کا سبق ہوا عشا کے بعد عزیز حذیفہ سلمہ آگئے مولوی عبد اللہ سلمہ اجازت لے کر چلے گئے اور ہم کچھ دیر بعد منزل میں آگئے۔

۲۱ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ بروز اتوار ۳۱ جنوری ۲۰۱۶ء

نماز صبح حرم میں ادا کی اشراق کے بعد واپسی ہوئی ناشتہ کے بعد کچھ دیر آرام کیا اور پھر اس کے بعد حرم میں حاضر ہوئے ظہر کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کیا اور پھر منزل پر آگئے، عصر کے بعد پہنچے عشا تک وہیں رہے مغرب سے قبل عبداللہ سلمہ نے حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی ”اربعین“ سے آخری حدیث اور خاتمہ پڑھا اور دعا پر مجلس ختم ہوئی مغرب کے بعد ہم ریاض الجنتہ چلے گئے کئی دن سے خواہش تھی کہ وہاں نوافل ادا ہوں جمعہ کو اگرچہ حاضری دی تھی لیکن وہ نوافل کا وقت نہیں تھا بجز اللہ تعالیٰ آج حق تعالیٰ نے موقع عطا فرمادیا عشا کی نماز بھی یہیں ادا کی نوافل بھی پڑھنے کی توفیق ہوگئی فللہ الحمد، دعائیں بھی کی گئیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ اسطوانہ توبہ اور اسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر نوافل پڑھنے کی سعادت بھی مل گئی عشا کے بعد صلوٰۃ و سلام عرض کر کے اپنی جگہ واپسی ہوئی اور پھر منزل پر آگئے وہاں سے چلنے سے پہلے عزیز حذیفہ اور عزیز عبداللہ سے ملاقات کی اور واپسی ہوئی کھانے کے بعد احباب سے آج کافی دیر تک محفل رہی بارہ بجے کے بعد جا کر اپنے بستر پر لیٹ گئے۔

۲۲ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ یکم فروری ۲۰۱۶ء سوموار

اذان کے وقت حرم میں پہنچے نماز کے بعد تلاوت اور پھر دیگر معمولات پورے کر کے صلوٰۃ و سلام عرض کرنے کیلئے بارگاہ سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضری ہوئی سلام عرض کرنے سے قبل اشراق اور توبہ کے نوافل ادا کئے اور دعائیں کیں پھر خدمت اقدس میں حاضری ہوئی صلوٰۃ و سلام عرض کیا شیخین مکرمین رضی اللہ عنہما کو سلام عرض کرتے ہوئے باہر آ کر دعائیں کیں بظاہر براہ راست خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سلام عرض کرنے کا اس مرتبہ کی حاضری میں یہ آخری موقع معلوم ہوتا ہے کیونکہ آج ہی ظہر پڑھتے ہی مکہ معظمہ روانگی ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہاں کی اس حاضری کی کوتاہیوں اور بے

توجہیوں کو معاف فرمائیں اور محض فضل و کرم فرماویں ہم سے راضی ہو جائیں اور حضور اکرم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم بھی راضی ہوں اور یہ آخری حاضری نہ ہو بلکہ بار بار یہ سعادت ملتی رہے آمین ثم آمین۔

ظہر کی نماز کیلئے حق تعالیٰ نے پھر حرم میں حاضری کی توفیق عطا فرمادی نماز کے بعد عزیزان حذیفہ اور عبداللہ سلمہما سے ملاقات ہوگئی ان سے مل کر آخری مرتبہ سلام عقیدت پیش کیا اور ڈیڑھ بجے مسجد سے باہر آئے گاڑی تیار تھی سامان رکھا اور اس میں بیٹھ گئے سوار یوں کے پورے ہونے میں کافی دیر ہوگئی اس لئے گاڑی ۲ بجے روانہ ہوئی ہم مکہ معظمہ کی طرف دو بجے کے بعد روانہ ہوئے ۳ بجے مسجد میقات میں نفل ادا کئے نیت کی تبلیہ پڑھا احرام مکمل ہوا اللہ تعالیٰ آسانی فرماویں اور قبول کریں، راستہ میں عصر اور مغرب کی نماز ادا کی گئی اور آٹھ دس پر تبلیہ پڑھتے ہوئے بخیر و عافیت مکہ معظمہ میں داخل ہوئے چونکہ نماز عشا کا وقت تھا اس لئے بلڈنگ تک پہنچنے میں کافی وقت لگ گیا تقریباً ساڑھے نو بجے سامان بلڈنگ میں منتقل ہوا اور کمروں کی تعیین میں مزید وقت لگا حتیٰ کی دس بج گئے کمروں میں سامان رکھا اور سب حضرات کھانے کیلئے روانہ ہوئے آس ہوٹل میں کھانا کھا کر واپس ہوئے سب تھکے ہوئے تھے اس لئے طے ہوا کہ سب آرام کر لیں صبح نماز کے بعد ناشتہ کے وقت عمرہ ادا کریں گے فلہذا سب آرام کیلئے اپنے اپنے بستروں پر روانہ ہوئے سب کو خوب نیند آئی۔

۲۳ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ منگل ۲ فروری ۲۰۱۶ء

صبح اذان تہجد کے وقت بیدار ہوئے پھر نماز فجر ادا کی بعض حضرات اس وقت عمرہ کیلئے تیار تھے لیکن بعض کا خیال تھا کہ آرام سے ناشتہ سے فارغ ہو کر بلکہ اس کے بھی بعد عمرہ ادا کیا جائے چنانچہ نو بجے ناشتہ ہوا اور پھر تیاری کر کے حرم میں حاضر ہوئے پہلی نظر پڑتے ہی خوب دعائیں کیں پھر دوسری منزل پر طواف کیا اضطباع کے بعد پہلے تین

چکروں میں رمل بھی کیا سات چکر پورے کر کے پانی پیا اور نواں استلام کر کے صفا کی طرف روانہ ہوئے اور سعی شروع کی طواف پون گھنٹہ میں جبکہ سعی صرف آدھ گھنٹہ میں مکمل ہوئی مولوی حبیب اللہ سلمہ نے سعی میں رفتار خوب تیز رکھی اور بلا کسی توقف کے سات چکر پورے کئے حق تعالیٰ نے توفیق دی کہ بہت جلد سعی کا عمل مکمل ہوا، فلله الحمد ولله الشکر۔

عمرہ کے تمام ارکان مکمل ہوئے اب صرف حلق کا مسئلہ تھا اذان ظہر ہو گئی ظہر کے بعد نماز سے فارغ ہو کر سب نے حلق کرایا اور کھانے کے بعد منزل پر پہنچے غسل کے بعد کپڑے تبدیل کئے اور عمرہ کی تکمیل پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

احقر سعی کے آخری چکر میں تھا کہ گھر سے فون آ گیا احقر نے تھوڑی دیر بعد کرنے کو کہا نماز سے فارغ ہوئے تو ابھی مسجد الحرام ہی میں تھے کہ دوبارہ فون آیا اور بات ہوئی سب کی خیریت کا علم ہوا، مسجد الحرام میں داخل ہوئے اور دعائیں کر رہے تھے کہ لاہور سے جناب محمد اکرم صاحب کا بھی فون آیا انہوں نے دعاؤں کیلئے کہا مسجد الحرام سے باہر آئے عزیز مولوی محمد شکیل سلمہ چنیوٹی نے بھی فون کیا اور دعاؤں کیلئے کہا، قاری عبید اللہ ساجد اور دیگر احباب نے بھی پیغام بھیجے اور دعاؤں کیلئے کہا سب کیلئے دعائیں کی گئیں اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، جدہ سے حاجی اصغر صاحب نے بھی فون پر رابطہ اور ملاقات کی خواہش ظاہر کی احقر نے کل عشا کے بعد کا وقت بتا دیا ہے، عصر کے بعد پھر حرم میں حاضری ہوئی پھر عشا تک یہیں رہے اپنے معمولات پورے کرتے رہے عشا کے بعد حاجی اصغر صاحب جدہ سے کھانا لے کر آ گئے سب نے کھانا کھایا اور پھر ان سے کچھ دیر نشست رہی۔

۲۴ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ بدھ ۳ فروری ۲۰۱۶ء

نوافل ادا کر کے حرم میں پہنچے فجر کی نماز جماعت سے ادا کی بعد میں چائے کا دور چلا اور طے پایا کہ طواف کرتے چلیں چنانچہ نیچے مطاف میں رش کم تھا اس لئے نیچے ہی

طواف کیا پھر حق تعالیٰ نے ملتزم پر حاضری کا موقع عطا فرمایا اگرچہ ریش بہت تھاتا تھا مگر باری آگئی اور کاہنی دیر دعائیں کرتا رہا پھر طواف کی رکعتیں پڑھ کر ہم منزل پر آگئے یہاں احباب سے مجلس رہی قاری شرافت اللہ صاحب کا فون بھی آیا خیریت معلوم ہوئی اس کے بعد ظہر تک آرام کیا پھر ظہر ادا کی اور عصر سے قبل حرم میں پہنچے نماز کے بعد عزیز محفوظ سلمہ سے فون پر بات ہوئی، عصر کے بعد جناب قاری محمد رفیق صاحب مدظلہ نے فون کیا اور جدہ آنے کے بارہ میں بات کی۔ مغرب کے بعد حرم میں بارش ہوئی موسم میں فرق آیا بعض احباب نے اسی حالت میں طواف کیا عشا کے بعد ہم منزل پر واپس ہوئے قاری رفیق اور عزیز اسامہ سلمہ نے فون کیا اور محفوظ سے بھی فون پر تفصیلی بات ہوئی، عبدالملک سلمہ نے فون کر کے خیریت دریافت کی اور واپسی کا پروگرام معلوم کیا۔

۲۵ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ جمعرات ۴ فروری ۲۰۱۶ھ

صبح حرم میں پہنچے سنتیں وہیں ادا کیں اور جماعت سے نماز ادا کی کچھ دیر حرم میں ٹھہر کر واپسی ہوئی مولوی محمد امجد سلمہ کے ایک ہمسایہ سب احباب کا ناشتہ لے کر منزل پر پہنچ گئے جب ہم پہنچے تو وہ انتظار میں تھے ہمارے ساتھ منزل پر آئے سب احباب نے مل کر ناشتہ کیا ناشتہ میں چنے پراٹھے خمز اور دہی شامل تھی آخر میں سب نے چائے پی اور کچھ دیر تک ان سے حرم کی باتیں پوچھتے رہے وہ شعبہ النظافت حرم میں ہی ملازم ہیں، آج احباب کا پروگرام زیارات پر جانے کا تھا احقر نہیں گیا بلکہ منزل پر ہی آرام کیا دیگر سب احباب ناشتہ سے فارغ ہو کر زیارات کیلئے چلے گئے، احقر نے آج خوب آرام کیا دو بجے کے بعد اٹھ تیاری کی اور حرم پہنچ گیا، عصر میں حرم جا کر نماز ادا کی اور بعد میں ایک طواف کیا طواف دوسرے پل پر ہوا اس میں چالیس منٹ لگے پھر نماز مغرب کے بعد رکعتیں طواف بعدہ سنتیں ادا کیں اور اپنی جگہ آگئے وہاں مولوی محمد ابوبکر سلمہ ساکن لاہور مل گئے احقر کی تلاش میں تھے، صبح سے ان سے رابطہ تھا وہ اپنی اہلیہ اور بیٹی ریحان، حمدان اور ریان سلمہ کے

ساتھ عمرہ پر آئے ہوئے ہیں بڑے دونوں بیٹوں نے حفظ مکمل کیا تھا اس خوشی میں انہیں عمرہ پر لائے ہیں دونوں بچوں سے احقر نے قرآن کریم سنا اور پھر ان کو سورہ علق کی ابتدائی پانچ آیات کہلوائیں یہ آیتیں احقر کو حضرت والد صاحب رحمہ اللہ کی درخواست پر حضرت امام القراء قاری فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہلوائیں تھیں عشا تک مولوی ابو بکر احقر کے ساتھ رہے اور بعض مسائل بھی دریافت کئے عشا کے بعد ہم سب حرم سے باہر آ گئے جناب حضرت قاری محمد رفیق صاحب مدظلہم نے فون پر رابطہ کیا انہیں اپنی رہائش بتائی اور ہم منزل پر پہنچ گئے کچھ دیر کے بعد وہ بھی تشریف لے آئے اور کافی دیر تک ان سے مجلس رہی۔

”تذکرۃ الرشید“ ان کے پاس تھا فرما رہے تھے کہ ایک صاحب نے حضرت مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب رحمہ اللہ پر مضمون لکھا اس میں انہوں نے تذکرہ کیا کہ حضرت حاجی صاحب مہاجر کی رحمہ اللہ کی وفات کے بعد حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے بدعتی ماموں سے بیعت کر لی تھی پھر حضرت اقدس گنگوہی رحمہ اللہ کے سمجھانے پر رجوع کیا جب ان صاحب سے اس کا حوالہ پوچھا تو انہوں نے ”تذکرۃ الرشید“ کا حوالہ دیا احقر نے عرض کیا کہ حضرت اقدس حکیم الامت تھانوی قدس سرہ پر ایک مرتبہ باطنی طور پر قبض کی حالت طاری ہو گئی تھی اس میں انہوں نے پاس ہونے کی وجہ سے اپنے ماموں سے رجوع کیا تھا اور پھر حضرت گنگوہی بلکہ خود حضرت حاجی صاحب کے فرمانے پر ان سے تعلق ختم کر دیا تھا۔ یہ واقعہ حضرت اقدس حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی کی حیات کا ہے ان کی وفات کے بعد کا نہیں ہے، کیونکہ حضرت گنگوہی سے خط و کتابت کا واقعہ ۱۳۱۲ھ کا ہے اور حضرت حاجی صاحب کی وفات ۱۳۱۷ھ میں ہے۔

پھر احقر نے انہیں ”تذکرۃ الرشید“ سے بھی یہ سب کچھ پڑھ کر سنایا اور ”اشرف السوانح“ حصہ دوم کا حوالہ بھی دیا، حضرت قاری صاحب مدظلہم کا خیال تھا کہ اس قسم کے واقعات کا ذکر بزرگوں سے متعلق عام نہیں ہونا چاہیے کیونکہ پڑھنے والے ہر قسم کے ہوتے

ہیں اس لئے اچھا تاثر نہیں ملتا، رہا ”تذکرۃ الرشید“ میں اس کا آجانا تو وہ ایک ضرورت اور علمی فائدہ کیلئے تھا اور حضرت مولانا میرٹھی نے جس انداز سے اس کا ذکر فرمایا ہے اس سے کسی کی تنقیص نہیں نکلتی بلکہ اس سے حضرت تھانوی کی تعریف معلوم ہوتی ہے خود حضرت تھانوی نے بھی حضرت گنگوہی پر اپنے مضمون ”یادیا راں“ میں حضرت گنگوہی کے اس احسان کا ذکر فرمایا ہے حضرت قاری صاحب نے بعض اور واقعات حالات بھی سنائے جن سے اکابر کی یاد تازہ ہوئی اور پھر وہ تشریف لے گئے اور ہم بھی لیٹ گئے۔

۲۶ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ جمعہ ۵ فروری ۲۰۱۶ء

آج سنتیں منزل پر ادا کیں اور نماز فجر حرم میں، آج جمعہ کی وجہ سے حضرت الامام حفظہ اللہ نے سورۃ حم سجدہ تلاوت کی آیت سجدہ پر جب سجدہ میں گئے بہت سے حضرات رکوع میں چلے گئے اور عجیب صورت حال پیدا ہو گئی، عوام میں اکثریت ناواقف حضرات کی ہے اس لئے ان کی نماز فاسد ہو جاتی ہے یہاں کے ذمہ دار حضرات اس کا خیال نہیں فرماتے، حالانکہ ایسی سورتوں کی تلاوت ضروری نہیں ہے اگر سنت سے ثابت ہو تب بھی مجمع کا لحاظ کرنا اور عوام کی نماز کو فساد سے بچانا کہیں زیادہ اہم ہے والی اللہ المشتکی۔

بہر حال فجر کے بعد جہدہ سے عزیز محفوظ سلمہ پہنچ گئے وہ رات دیر سے آئے اس لئے ان سے اب ملاقات ہوئی انہوں نے ناشتہ کا اہتمام کیا سب نے منزل پر ناشتہ کیا اور کچھ دیر آرام کیا اور تیاری کر کے حرم میں پہنچے آج رش بہت زیادہ تھا ہمیں بھی باب ملک عبداللہ کے اوپر کی منزل میں جگہ ملی خطبہ سے قبل ہم نے اپنے معمولات پورے کئے پھر اذان اول ہوئی وقفہ کے بعد دوسری اذان ہوئی اور حضرت الامام قاری عبدالرحمن السدیس حفظہ اللہ تعالیٰ نے زبردست خطبہ دیا لیکن اسپیکر کا نظام صحیح نہ ہونے کی وجہ سے آواز صاف اور واضح نہ تھی جس کا بڑا افسوس ہوا نماز جمعہ میں انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری میں سورۃ الغاشیہ پڑھی نماز سے فارغ ہو کر ہم منزل پر آگئے عزیزان عبداللہی اور

آصف کھانا لے کر پہنچ گئے سب نے کھانا کھایا اور پھر مجلس کا سلسلہ رہا جو طویل ہو گیا حتیٰ کہ عصر پڑھ کر حرم میں حاضری ہوئی پھر عشا کے بعد تک حرم میں ہی رہے عصر کے بعد عزیز عبداللہ الحسنی سلمہ حرم میں پہنچ گئے وہ جمعہ کے وقت مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہنچے تھے انہوں نے پہلے عمرہ کیا اور پھر احقر سے رابطہ کر کے ”نور الانوار“ پڑھنے کیلئے وقت لیا چنانچہ عشا تک وہ ”نور الانوار“ پڑھتے رہے عشا کے بعد واپس ہوئے، نماز کے بعد مولوی ابو بکر اپنے برخورداران کے ساتھ ہمارے پاس پہنچ گئے اور کچھ مسائل پوچھتے رہے صبح کو انہوں نے مدینہ منورہ جانا ہے ہم حرم سے منزل پر آ گئے آج دعوت جناب محترم اللہ دتہ صاحب کی طرف سے تھی ان کے بھانجے ندیم سلمہ کھانا لے کر پہنچے سب نے کھانا کھایا گیارہ بجے کے بعد اللہ دتہ صاحب بھی آ گئے ان سے ملاقات کر کے جانین کو خوشی ہوئی تھوڑی دیر بعد وہ واپس ہوئے قاری رفیق صاحب قاری اسامہ قاری شرافت اللہ صاحب اور گھر سے فون پر رابطہ رہا خیریت و حالات کا علم ہوا۔

۲۷ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ ہفتہ ۶ فروری ۲۰۱۶ء

صبح سنتیں منزل پر ادا کی اور نماز حرم میں پھر اشراق سے قبل صحن المطاف میں طواف کیا رکعتین کے بعد اشراق ادا کئے اور منزل پر پہنچ کر ناشتہ کیا چونکہ رات دیر سے لیٹے تھے اس لئے نیند پوری نہیں ہوئی تھی احقر نے مناسب سمجھا کہ لیٹ جائے گیارہ بجے تک آرام کیا اور پھر تیاری کر کے ظہر کیلئے حرم پہنچا، ظہر سے قبل جناب خالد قدوائی صاحب اور ظہر کے بعد قاری محمد رفیق صاحب کا تفصیلی فون آیا قاری اسامہ رفیق نے بھی فون کیا ہم ظہر کے بعد حرم سے واپس منزل پر آ گئے اور کھانا کھا کر کچھ دیر گفتگو کا سلسلہ رہا کہ پھر تیاری کی اور حرم میں پہنچے عشا تک حرم میں ہی رہے مغرب کے بعد قاری اسامہ رفیق بھی ہمارے پاس پہنچ گئے عشا تک وہیں رہے عشا کے بعد وہ واپس ہوئے اور ہم منزل پر آ گئے، جناب خواجہ ہمایوں صاحب سرگودھوی کی طرف سے پر تکلف دعوت تھی سب نے سیر ہو کر کھائی۔

۲۸ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ اتوار ۷ فروری ۲۰۱۶ء

صبح حرم میں نماز ادا کی اور اشراق کے بعد طواف کی سعادت حاصل ہوئی پھر ملتزم پر حاضری ہوئی اور بیت اللہ کی چوکھٹ پر بھی دعاؤں کی توفیق ہوگئی اس کے بعد حطیم میں دو گانہ ادا ہوا سب جگہ دعائیں کی گئیں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور پھر مقبول حاضری نصیب فرماویں آمین، ساڑھے دس کے قریب منزل پر پہنچے اور ناشتہ کیا ظہر کے وقت پھر حرم میں حاضری ہوئی سنتیں ادا کیں اور ظہر کی نماز جماعت سے ادا کی حطیم کے سامنے جگہ ملی نماز سے فارغ ہو کر خوب دعائیں کیں اللہ تعالیٰ قبول فرماویں پھر آخری زیارت کرتے ہوئے حسرت و ندامت کے ساتھ باہر آئے منزل پر پہنچے تو گاڑی تیار تھی اور احباب سب سامان رکھ کر سیٹیں بک کر چکے تھے بعض احباب کے تیار ہونے میں تاخیر ہوئی اس لئے ڈھائی بجے مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے اور چار بجے کے قریب جدہ ائر پورٹ پر پہنچے نماز عصر ادا کی اور اس کے بعد سامان بک کر آیا اللہ تعالیٰ نے تمام مراحل بسہولت ادا کر دیئے اور ہم بخیریت مغرب سے قبل لاؤنج میں پہنچ گئے اور یہاں مغرب کی نماز جماعت سے ادا کی اب سوا سات ہو چکے ہیں جہاز کی روانگی کا وقت ۵:۵۵ پر ہے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جہاز بروقت ہی روانہ ہوگا، آج ظہر سے قبل عبدالعظیم سلمہ نے لاہور سے فون کیا گھر سے بھی ایک بجے فون آیا جب ظہر کی اذان حرم میں ہوئی اس وقت تسنیم سلمہ نے فون کیا جدہ ائر پورٹ پر پہنچے عصر کے بعد عبدالباسط سلمہ نے فون کیا مغرب کے بعد عبدالعظیم سلمہ نے فون پر دوبارہ بات کی احقر یہ سطور جدہ ائر پورٹ پر سپرد قلم کر رہا ہے اب سب عشا اور پھر اس کے بعد جہاز میں سوار ہونے کے انتظار میں ہیں اللہ تعالیٰ بخیریت سب کو کامیابی کے ساتھ گھر پہنچائیں آمین ثم آمین، سب نے عشا کا وقت ہونے پر جماعت سے نماز ادا کی اور پھر جہاز میں سوار ہونے کیلئے انتظار میں بیٹھ گئے اس دوران قاری محمد رفیق صاحب عزیز محفوظ سلمہ جدہ سے اور پاکستان سے عبدالعظیم سلمہ اور اہل خانہ نے فون پر رابطہ کیا احقر

نے ان کو بتایا کہ بظاہر جہاز بروقت روانہ ہوگا پھر جب جہاز میں سوار ہونے کیلئے قطار کا سلسلہ شروع ہوا تب بھی فون پر رابطہ ہوا، جہاز میں سوار ہونے کے بعد بھی جہاز کے اڑنے میں کافی دیر لگی اس دوران قاری شرافت اللہ صاحب پانی پتی اور برخوردار عبدالبر سلمہ نے پاکستان سے فون کر کے حال معلوم کیا جہاز مقررہ وقت سے کچھ لیٹ ہوا دس بجے کے بجائے سعودیہ کے ٹائم کے مطابق ساڑھے دس بجے روانہ ہوا اڑنے سے پہلے باقاعدہ مسنون دعائیں پڑھی گئیں اس کے بعد ۱۰:۳۳ پر جہاز نے زمین کو چھوڑ دیا اور وہ سات سو کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنی منزل مقصود کی طرف رواں دواں ہوا اب پورا ایک گھنٹہ ہو چکا ہے کہ جہاز رواں دواں ہے سب مسافر اپنی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں اور بڑا آرام دہ سفر ہے زمین سے ہزاروں فٹ بلندی پر یہ پرواز مسافروں کو لے کر جدہ سے لاہور جا رہی ہے اللہ تعالیٰ سب کو بخیریت و بعافیت منزل مقصود تک پہنچائے آمین ثم آمین۔

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۳۷ھ سوموار ۸ فروری ۲۰۱۶ء

جہاز پاکستانی وقت کے مطابق چار بج کر چالیس منٹ پر زمین پر اتر اجمد اللہ تعالیٰ سب مسافر بخیر و عافیت لاہور پہنچ گئے جدہ سے اتر کر سب حضرات سامان کے چکر میں پڑ گئے چونکہ تہجد کا وقت تھا اس لئے خیال آیا کہ چند نوافل ادا کر لئے جائیں چنانچہ ہم نے تہجد کے نوافل ادا کئے اور پھر سامان تلاش کیا سب احباب کا سامان اور زمزم مل گیا پھر ہم نے جماعت سے نماز فجر ادا کی، اتر پورٹ پر لینے کیلئے عبدالعظیم سلمہ اور عبدالباسط مع عزیز محمد لائق سلمہ موجود تھے سامان لے کر جوں ہی باہر نکلے تو یہ حضرات مل گئے بعض دیگر احباب سے بھی ملاقات ہوئی پھر مختصر دعا کے بعد ہم اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے ہمارے ساتھ مولوی حبیب اللہ سلمہ اور عزیز گلزار بھی تھے عبدالعظیم سلمہ سب کو اپنے گھر لے گئے وہاں پہلے سے برادر م جناب سید محمد صدیق شاہ صاحب اور عبدالودود سلمہ موجود تھے سب نے ناشتہ کیا چائے پی کر سفر شروع ہوا عبدالودود سلمہ بذریعہ بس اور ہم سب وی پی میں

روانہ ہوئے ادھر برادر م مولانا اشرف علی صاحب نے سرگودھا سے رابطہ کیا کہ وہ کل عمرہ پر جا رہے ہیں لہذا سرگودھا سے گذرتے ہوئے انہیں مل کر جائیں اس لئے ہم سرگودھا پہنچے تو وہ قینچی موڑ پر استقبال کیلئے کھڑے تھے ان سے اور ان کے بچوں سے ملاقات ہوئی مدرسہ کا استقبال اور دارالافتاء تعمیر ہو رہا تھا اس کیلئے دعا کی گئی پھر عبدالبر سلمہ کے گھر پہنچے وہاں چائے وغیرہ کا انتظام پہلے سے تھا چائے پی کر اور بچوں سے مل کر ہم باہر نکلے تو برادر م جناب قاری شرافت اللہ صاحب مع عزیز حفاظت اللہ سلمہ پہنچ گئے، سب مل کر مدرسہ مدینۃ العلوم گئے وہاں احباب سے اور طلبہ و اساتذہ سے ملاقات ہوئی جناب عبدالصمد صاحب بھی وہیں پہنچ گئے دعا کے بعد ساہیوال کیلئے روانہ ہوئے ڈیڑھ بجے بخیریت ساہیوال پہنچے، برادر م عبدالغفور صاحب، تسنیم، فہیم، عبداللہ سلمہم وغیرہم سب سے ملاقاتیں ہوئیں اور گھر پہنچے سب کو مسرور پایا ہم نے حق تعالیٰ کا شکر ادا کیا سب نے کھانا کھایا پھر نماز ادا کی بعدہ عزیز لائق سلمہ مولوی حبیب اللہ سلمہ کو چوہال پہنچا آئے احقر جامعہ آگیا اساتذہ کرام اور طلبہ سے ملاقات ہوئی اور یوں یہ مبارک سفر مکمل ہوا، فلولہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور پھر بھی یہ سعادت عطا فرمائیں، آمین۔

احقر عبدالقدوس ۸ فروری ۲۰۱۶ء

سید محمد فہیم ترمذی حفظہ اللہ

مسجد نبوی اور روضہ اطہر کا تاریخی مطالعہ (قسط ۱)

مسجد نبوی ﷺ کے فضائل

تین مسجدیں دنیا کی تمام مساجد سے افضل ہیں، مسجد حرام، مسجد نبوی شریف اور مسجد اقصیٰ۔ بھلا اس مسجد کی رفعت و عظمت کے کیا کہنے، جس نے آپ ﷺ کی زندگی کی دس بہاریں دیکھیں۔ اور جس کے بارے میں خود حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا کہ اس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ ارشادِ بانی ہے:

للمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ ، فیہ رجال

یحبون ان یتطہروا واللہ یحب المطہرین۔ (التوبہ: ۱۰۸)

ترجمہ: پہلے روز سے ہی جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے اس کا زیادہ حق ہے کہ آپ اس میں قیام کریں، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں، اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں وارد دیگر احادیث نبویہ و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے معلوم ہوتا ہے کہ مسجد قباء اور مسجد نبوی دونوں اس آیت کا مصداق ہیں۔

مسجد نبوی میں تعلیم کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

”جو میری مسجد میں نیکی کی تعلیم دینے یا لینے آئے اور اس کا اس کے سوا کوئی اور مقصد نہ ہو تو اس کا مقام اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے برابر ہوگا“۔ (مسند احمد)

مسجد نبوی میں نماز کی فضیلت

مسجد نبوی شریف میں ایک نماز پڑھنے کا ثواب پچاس ہزار نمازوں کے برابر

ہے۔ (ابن ماجہ)

دیگر روایات کے مطابق عام مساجد میں نماز ادا کرنے کا جتنا ثواب ہے مسجد میں اس سے ایک ہزار گنا زیادہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

نبی اکرم ﷺ کے بعد جتنی بھی توسیعات ہوئی ہیں ان میں نماز کی ادائیگی کا وہی ثواب ہوگا جو آپ ﷺ کے مبارک دور کی مسجد میں تھا۔
مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی

مسجد نبوی میں چالیس نمازوں کی ادائیگی اگرچہ حج و عمرہ کا رکن نہیں ہے، مگر احادیث مبارکہ کی روشنی میں مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا حق تبارک و تعالیٰ کا بہت بڑا احسان اور بڑی فضیلت کی چیز ہے۔۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس سے کوئی نماز نہ چھوٹے تو اس کے لیے آگ سے براءت، عذاب سے نجات اور نفاق سے دوری لازم کر دی جائے گی۔“ (مجمع الزوائد)

مسجد میں داخلے کا مسنون طریقہ

مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھے اور کہے:

بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله اللهم افتح لي ابواب رحمتك۔ (ابوداؤد)

لیکن مسجد سے نکلتے وقت پہلے بائیں پاؤں باہر رکھے اور پھر یہ دعا پڑھے:

بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله اللهم اني اسألك من فضلك۔ (ابوداؤد)

علامہ طیبی فرماتے ہیں کہ:

”داخل ہوتے وقت طلب رحمت اور نکلتے وقت طلب فضل میں یہ راز ہے کہ داخل ہو کر چونکہ حصول ثواب میں مشغول ہونا ہوتا ہے اس لیے رحمت الہیہ کا طلب کرنا

مناسب ہے اور مسجد سے نکل کر چونکہ کاروبار زندگی میں مشغول ہونا ہوتا ہے، اس لیے اسے فضل خداوندی (رزق طیب کی فراوانی) کی طلب کرنی چاہئے۔ (مرقاۃ المفاتیح) بلند آواز کی ممانعت

مسجد نبوی شریف کے ہر حصہ میں عموماً درمزار نبوی کے آس پاس خصوصاً بلند آوازی جائز نہیں خواہ صلاۃ و سلام کی صورت میں ہو یا ذکر و تلاوت کی شکل میں۔ نیز صلاۃ و سلام کے وقت آپ ﷺ کا نام مبارک لے کر خطاب کرنا انتہائی خلاف ادب اور عام اخلاقیات سے گری ہوئی حرکت ہے۔

سورۃ نور میں حق تبارک و تعالیٰ نے: لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعض بعضاً (النور: ۶۳) فرما کر یہ ادب سکھایا کہ جیسے تم ایک دوسرے کو نام لے کر مخاطب کرتے ہو، نبی کریم ﷺ کو اس طرح یا محمد اور یا احمد کہہ کر مخاطب نہ کرو بلکہ ادب و احترام کا تقاضا ہے کہ پست اور نرم آواز سے عمدہ سے عمدہ القاب کے ساتھ خطاب کرو۔ چنانچہ زائر کے لیے ضروری ہے کہ صلاۃ و سلام عرض کرتے وقت یہ ادب ملحوظ خاطر رہے اور:

السلام عليك يا رسول الله، السلام عليك يا نبي الله، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا نبي الرحمة السلام عليك يا شفيع الامة السلام عليك يا بالقاسم السلام عليك يا سيد الانبياء والمرسلين السلام عليك يا خاتم النبيين وغيره القاب سے نہایت عجز و انکساری اور عشق و محبت کے ساتھ سلام عرض کیا جائے۔

تاریخ مسجد نبوی

رسول اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری سے پہلے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ مہاجرین و انصار کو مسجد نبوی کی جگہ پر نماز پڑھایا کرتے تھے، جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے بھی یہیں نماز ادا فرمائی اور اس جگہ کو مسجد شریف کی تعمیر کے لیے منتخب فرمایا۔

ابن سعد نے زہری سے روایت کی ہے کہ:

”مسجد نبوی کی جگہ پر نبی اکرم ﷺ کی اوٹنی بیٹھ گئی تھی، یہیں مسلمان نماز ادا کرتے تھے ان دنوں یہ جگہ دو انصاری یتیموں سہل و سہیل کی ملکیت تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دونوں کو بلا کر اس جگہ کی قیمت پوچھی تاکہ مسجد تعمیر کی جائے، انہوں نے آپ ﷺ کو بلا کسی قیمت پیش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا لیکن آپ ﷺ نے انکار کر دیا اور دس دینار میں معاملہ طے کر کے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قیمت ادا کرنے کا حکم فرمایا۔“ (اخبار مدینۃ الرسول)

اس جگہ چند مشرکوں کی قبریں، کھنڈر اور کھجوروں کے درخت تھے۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو قبروں کو اکھاڑ دیا گیا اور کھنڈر کو برابر کر کے کھجوروں کو کاٹ دیا گیا۔

سب لوگ پتھر لے جا رہے تھے رسول اکرم ﷺ بھی ساتھ تھے، سب کی زبان پر دعا کی صورت میں یہ شعر جاری تھا۔

اللهم لا خیر الا خیر الآخرة فانصر الانصار والمہاجرة

(اے اللہ! اصل بھلائی تو آخرت ہی کی ہے، پس آپ انصار و مہاجرین کی مدد فرمائے۔)

رسول اکرم ﷺ کی مدنیہ طیبہ تشریف آوری کے بعد ماہ ربیع الاول سن ۱ھ مطابق ۶۲۳ء کو آپ ﷺ کے دست مبارک سے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔ جس کا رقبہ ساڑھے دس سومربع میٹر تھا، چھت کی بلندی پانچ ہاتھ تھی، بنیادیں پتھر کی اور دیواریں کچی اینٹوں کی تھیں، ستون کھجور کے تنوں کے اور چھت کھجور کی شاخوں کی بنائی گئی۔ (دلائل النبوة)

مسجد کے تین دروازے رکھے گئے، ان میں سے ایک مسجد کی جنوبی طرف تھا۔ تحویل قبلہ کے بعد اس دروازے کو بند کر دیا گیا اور ایک دروازہ اس کے بالمقابل شمالی سمت میں بنادیا گیا، دوسرے دو دروازوں میں سے ایک ”باب الرحمة“ اور دوسرا ”باب جبریل“ تھا۔

پہلی توسیع

غزوہ خیبر کے بعد مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو جانے پر آپ ﷺ نے ۷ھ میں

مسجد کی توسیع فرمائی۔ جس کا رقبہ ۲۵۰۰ مربع میٹر ہو گیا۔

دور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”رسول اکرم ﷺ کے زمانہ میں مسجد کے ستون کھجور کے تنوں کے تھے اور وہ ستون

اور چھت حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت تک بوسیدگی کا شکار ہو چکے تھے، لہذا آپ

نے انہیں تبدیل کرادیا۔ (دلائل النبوة)

دور حضرت عمر فارق رضی اللہ عنہ

۷ھ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پختہ پتھر سے بنیادیں رکھیں اور دیواریں

قد آدم کے برابر استوار کیں۔

آپ نے قبلہ کی طرف پانچ میٹر تک توسیع کر دی اور شمال کی طرف پندرہ میٹر تک

اور مغرب کی جانب دو ستون زیادہ کر دیے اور مشرق کی جانب کوئی توسیع نہ کی۔ اس طرح

شمال سے جنوب کی طرف لمبائی ستر میٹر اور چوڑائی ساٹھ میٹر ہو گئی، چھت گیارہ ہاتھ بلند

کر دی گئی اور مغربی دیوار کے شروع میں جنوب کی جانب ایک دروازہ ”باب السلام“

بڑھا دیا گیا اور مشرقی دیوار میں عورتوں کے لیے علیحدہ دروازہ بنا دیا گیا۔

چونکہ مسجد نبوی میں بالخصوص بلند آوازی اور دنیاوی باتیں ممنوع اور خلاف ادب

ہیں، اس لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کی توسیع کی، تو مسجد کے باہر ایک تھلہ بنا دیا،

یعنی ایک طرف ایک جگہ متعین کر دی، جسے بطیحاء کہا جاتا تھا اور فرمایا:

”جسے شور کرنا اور کہیں ہانپنی ہوں یا شعر کہنے ہوں وہ مسجد کی بجائے یہاں بیٹھا

کرے“۔ (وفاء الوفاء)

دور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں قبلہ، شمال اور مغرب

کی طرف مسجد نبوی کی توسیع کی۔ قبلہ کی طرف ستونوں کی ایک رو بڑھا کر دیوار قبلہ تعمیر کی۔ واضح رہے کہ آج تک قبلہ کی دیوار وہیں ہے جہاں آپ ﷺ کے دور میں تعمیر کی گئی تھی اور اس طرف پھر کوئی توسیع نہیں کی گئی۔ دور عثمانی میں ساری عمارت منقش پتھروں اور چوڑے سے تعمیر کی گئی اور چھت کی تعمیر میں ساگوان کی اعلیٰ لکڑی استعمال کی گئی۔ (تحقیق النصرة)

دور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

خلیفہ چہارم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چند سال قبل خلافت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانہ کی شاندار توسیعات کے بعد اپنے دور خلافت میں کسی مزید توسیع کی ضرورت محسوس نہ کی اور دور عثمانی کی توسیع کو ہی کافی جانتے ہوئے اس پر اکتفا کیا۔

دور ولید بن عبد الملک

عمر بن عبد العزیز مدینہ طیبہ کے گورنر تھے، انہوں نے خلیفہ وقت کے حکم سے مسجد کی تعمیر و توسیع شروع کی جو ۸۸ھ سے ۹۱ھ/۷۱۰ء تک جاری رہی۔

اس تعمیر و توسیع کی خاصیت یہ ہے کہ اس میں امہات المؤمنین کے حجروں کو بھی مسجد شریف میں شامل کر لیا گیا۔ (اخبار مدینۃ الرسول)

پانچویں توسیع

عباسی خلیفہ مہدی نے مسجد نبوی کی حالت دیکھ کر اسز نو تعمیر اور توسیع کا حکم دیا۔ ۱۶۱ھ میں یہ تعمیر شروع ہوئی اور ۱۶۵ھ میں تکمیل کو پہنچی۔ اس چار سالہ تعمیر کے بعد ۸۸۶ھ تک کسی قسم کی توسیع نہ کی گئی۔ (وفاء الوفاء)

چھٹی توسیع

۶۵۶ھ میں جب خلافت عباسی کا سورج غروب ہوا تو مدینہ منورہ کے معاملات شاہان مصر کے قبضہ میں آ گئے، چنانچہ مسجد نبوی شریف کی تعمیر و دیکھ بھال کا اہتمام و انتظام و انصرام کے جملہ معاملات کا اعزاز مصر کے بادشاہوں کے حصہ میں آیا۔ ۸۸۶ھ میں

مسجد نبوی آسمانی بجلی گرنے سے نذر آتش ہو گئی، تو سلطان اشرف قایتبائی نے ۸۸۸ھ میں مسجد کو از سر نو تعمیر کیا۔ (خلاصۃ الوفاء)

تعمیر مجددی

۹۲۳ھ میں شاہان مصر کے اقتدار کے خاتمہ کے بعد عثمانی خلفاء نے مسجد نبوی کی طرف توجہ دی۔ بعض دیواروں اور ستونوں پر پتھر لگایا۔ بعض دروازوں اور دیواروں کی تجدید کی۔ گنبد خضراء کی تعمیر اور دیگر مفید اصلاحات کیں۔ (مرآۃ الحرمین الشریفین)

حکومت سعودیہ کی پہلی توسیع

حکومت سعودیہ روز اول سے ہی حرمین شریفین کی ترقی و توسیع، حفاظت، صفائی اور حجاج و معتمرین کو آسائش و راحت پہنچانے کے لیے خصوصی دلچسپی لیتی چلی آئی ہے۔

ملک عبدالعزیز آل سعود مسجد نبوی کی زیارت اور بارگاہ نبوت میں سلام عرض کرنے لیے آئے تو مسجد شریف کی زیارت کے بعد اس میں توسیع کی ضرورت محسوس کی۔ اور ۱۳۶۱ھ میں شاہ عبدالعزیز نے مسجد میں توسیع کا اعلان کر دیا۔

۱۳۷۲ھ کو ولی عہد امیر سعود بن عبدالعزیز نے اپنے والد کی وفات کے بعد ان کی نیابت کرتے ہوئے مسجد نبوی کی توسیع کا سنگ بنیاد رکھا۔ مختلف اسلامی ممالک کے سفراء اس مجلس میں موجود تھے۔

تعمیر کی ابتداء حکومت کے زیر سایہ مشہور تعمیراتی کمپنی ”بن لادن“ کے ماہرین نے شروع کی۔ مدینہ منورہ کے قریب ”ذوالحلیفہ“ کے علاقہ میں سنگ تراشی کا ایک کارخانہ بنایا گیا۔ باقی سامان لکڑی، لوہا سیمنٹ وغیرہ بحری جہاز ”بنج“ کی بندرگاہ پر لاتے اور وہاں سے بڑے بڑے ٹرالوں پر مدینہ طیبہ پہنچایا جاتا۔ تیس سے زیادہ بحری جہاز اس خدمت پر مامور تھے۔ اور تیس ہزار ٹن سامان بندرگاہ پر اتارا گیا۔

شاہ سعود ربیع الاول ۱۳۷۳ھ میں مدینہ طیبہ آئے اور ساری عمارت کو بڑے غور

وخوض سے دیکھا اور توسیع کی مغربی دیوار میں اپنے ہاتھ سے چار پتھر نصب کیے جن کے اندر تاریخی تحریریں نقشے اور سونے چاندی کے سکے رکھے۔ یہ چاروں سفیدی مائل پتھر ”باب الملک سعود“ قدیم میں داخل ہوتے ہوئے دائیں طرف نصب ہیں جن پر یہ عبارت لکھی ہے:

بنی بیدہ هذه الاحجار الاربعة جلالة الملك سعود تاسيا بالنبي صلى

الله عليه وسلم وذلك في شهر ربيع الاول سنة ١٣٧٣ هـ۔

یہ عظیم الشان تعمیرات ۱۳۷۵ھ میں پایہ تکمیل کو پہنچیں۔

مسجد نبوی کے مینار

مسجد نبوی کے پانچ مینار تھے جن میں سے تین مینار منہدم کر دئے گئے تھے، ایک ”باب الرحمة“ کے پاس والا دوسرا مینارہ سلمانہ اور مینارہ مجیدہ جو مسجد کے شمالی جانب تھے۔ ان کی بجائے اب دو مینار نئے بنا دیے گئے۔ شمالی جانب کے مشرقی اور مغربی کونوں پر دونوں کی بلندی ۷۲ میٹر ہے۔ اب مسجد کے چار مینار ہو گئے۔

دوسری سعودی توسیع

شاہ عبدالعزیز آل سعود کے دور سے ہی مسجد شریف کی توسیع کا سلسلہ جاری رہا اور شاہ فہد نے جو توسیع کا کام کیا ہے یہ اسی کا مسلسل عمل ہے۔

بروز جمعہ ۹ صفر ۱۴۰۵ھ کو شاہ فہد بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اس توسیع کا سنگ بنیاد رکھا جس پر بسم اللہ کے الفاظ کندہ ہیں۔ جو اس وقت ”باب السلام“ کے دائیں طرف اور مقصورہ کے مغربی دروازہ کے قریب نصب ہے اس کے ساتھ ایک پتھر کے تختہ پر یہ الفاظ کندہ ہیں:

بسم الله الرحمن الرحيم ”فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیہا اسمہ

یسبح له فیہا بالغدو والأصال“۔ صدق الله العظيم بفضل الله تعالیٰ تشرف

خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود حفظه الله بوضع

حجر الأساس لمشروع توسعة وعمارة المسجد النبوی الشریف۔ (التوسعة

السعودية الثانية) في يوم الجمعة ١٤٠٥/٢/٩ هـ الموافق ١٩٨٤/١١/٢ م۔
تعمیر کی ابتداء اور تکمیل

باقاعدہ کام محرم الحرام ۱۴۰۶ھ میں شروع ہو کر ۱۴۱۴ھ میں اختتام پذیر ہوا، جبکہ خادم الحرمين الشريفین نے عمارت کی آخری اینٹ نصب کی جو اس وقت ”باب النساء“ کے متصل اڑتیس نمبر دروازہ ”باب بلال“ اور ”باب نساء“ کے درمیان نصب ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ ہے:

بسم الله وعلى بركة الله وتاسيا برسول الله سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم قام خادم الحرمين الشريفين الملك فهد بن عبدالعزيز آل سعود بوضع آخر لبنة يوم الجمعة ١٤١٤/١١/٤ هـ الموافق ١٩٩٤/٤/١٥ م في توسعة مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم خدمة للاسلام والمسلمين والحمد لله رب العلمين۔

اس توسیع میں چھ جدید بلند و بالا عظیم الشان میناروں کا اضافہ کر دیا گیا۔ اور اس توسیعی عمارت میں متعدد ضروری انتظامی سلسلے موجود ہیں مثلاً نگرانی کے لیے ٹیلی ویژن کیمرے، بجلی کا نظام دائمی و احتیاطی، جدید قسم کا آگ بجھانے کا نظام، پینے کے صاف پانی کے ذخیرے اور لائٹیں اور نکاسی آب کا نظام، امام کی آواز کو مسجد ہر حصہ میں ایک جیسا پہنچانے کا نظام جس کے لیے چھوٹے چھوٹے سپیکر ایک جیسے فاصلہ میں فٹ ہیں اور صاف آواز پہنچانے کے ضامن ہیں، ان میں آواز ایک دوسرے سے ٹکراتی نہیں اور سماعت میں کسی قسم کی الجھن پیش نہیں آتی۔

مسجد نبوی شریف کی سب سے بڑی توسیع

پہلی حکومت سعودیہ کی توسیع میں ۲۸۰۰۰ ہزار نمازیوں کی گنجائش تھی۔

دوسری توسیع میں دو لاکھ اڑسٹھ ہزار (۲۶۸۰۰۰) نمازی سجدہ ریز ہو سکتے ہیں۔

یعنی پہلی توسیع میں جتنے نمازیوں کی گنجائش تھی اس سے نو گنا نمازیوں کے لیے مزید گنجائش میسر آگئی۔ اس طرح یہ تاریخ کی سب سے بڑی عظیم الشان توسیع ہے۔

مسجد نبوی کے ارد گرد ٹھنڈے فرش کا صحن ہے، جس میں چار لاکھ تیس ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں، اس طرح مسجد اور اس کے متعلقات میں قریباً سات لاکھ نمازیوں کے لیے گنجائش مہیا ہوگئی ہے۔ (توسیعة و عمارت الحرمین الشریفین) ریاض الجنة

ریاض الجنة سے مراد وہ جگہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کی قبر شریف اور منبر نبوی کے درمیان ہے، اس جگہ کی فضیلت احادیث میں مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”میرے گھر اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن حوض (کوثر) پر ہوگا“۔ (بخاری و مسلم) علامہ سمہودی نے لکھا ہے کہ:

”میں نے رسی سے ناپا ہے، حجرہ شریفہ کے قبلہ کی طرف سے منبر کے قبلہ کی جانب تک ۵۳ ذراع کا فاصلہ ہے“۔ (وفاء الوفاء)

آج کل ریاض الجنة کا کچھ حصہ پیتل کی جالیوں کے اندر آ گیا ہے جس کی وجہ سے لمبائی ۲۲ میٹر رہ گئی ہے اور چوڑائی ۱۵ میٹر ہے۔

منبر شریف

نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور مسجد میں کھڑے ایک تنے کا سہارا لیتے۔ جب کھڑا ہونا آپ ﷺ کے لیے تکلیف دہ ہوا تو آپ ﷺ کے لیے منبر بنادیا گیا اور اسے آپ ﷺ کے مصلے کی مغربی جانب رکھ دیا گیا۔ اور منبر آج تک اسی جگہ پر ہی ہے خواہ مسجد میں کتنی ہی توسیع یا تبدیلی کی جاتی رہی۔

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ:

”نبی اکرم ﷺ جمعہ کے روز ایک درخت یا کھجور کے تنے کے پاس کھڑے ہوتے تھے تو انصار میں سے کسی نے عرض کی ”کیا ہم آپ کے لیے منبر نہ بنادیں؟“ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جیسے تمہاری مرضی“ تو انہوں نے بنادیا۔ جب جمعہ کا دن ہوا تو آپ ﷺ اس پر چڑھے تو تنے نے بچے کی طرح چلانا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے منبر سے اتر کر اسے اپنے سے لپٹا لیا تو اس تنے نے چپ ہونے والے بچے کی طرح ہچکیاں لینا شروع کر دیں۔“ (بخاری)

منبر نبوی کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میرے گھر اور منبر کا درمیانی حصہ جنت کا ایک باغیچہ ہے اور قیامت کے دن میرا منبر حوض (کوثر) پر ہوگا۔“

منبر نبوی کی تاریخ

۸ھ میں مقام غابہ (خلیل) کے جھاؤ سے تین سیڑھیوں کا منبر بنایا گیا۔ اوپر کے حصہ پر نبی کریم ﷺ تشریف رکھتے اور قدم مبارک دوسری سیڑھی پر رکھتے۔ خلیفہ اول حضرت ابوبکر اپنے دور خلافت میں خود دوسری سیڑھی پر تشریف فرما ہوتے اور پاؤں مبارک پہلی سیڑھی پر رکھتے اور خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق اپنے دور خلافت میں تیسری سیڑھی پر بیٹھتے اور پاؤں مبارک زمین پر رکھتے۔ خلیفہ سوم حضرت عثمان غنی جب خلیفہ بنائے گئے تو وہ بھی چھ سال تک حضرت عمر فاروق کی طرح کرتے رہے بعد میں انہوں نے جگہ بیٹھنا شروع کر دیا جہاں نبی اکرم ﷺ تشریف فرما ہوتے تھے۔ حضرت امیر معاویہ نے جب حج کیا تو کمال بصیرت اور حد درجہ دوراندیشی سے کام لیتے ہوئے منبر شریف نو سیڑھیوں والا بنادیا، تاکہ اس کی پہلی اور تیسری سیڑھی پر بیٹھنے کی بنا پر آئندہ کسی اختلاف کو ہوا نہ ملے، اس کے بعد سے امراء ساتویں سیڑھی پر بیٹھتے چلے آئے اور منبر کی یہی شکل برقرار رہی۔ پھر اہل مدینہ

نے اینٹوں کا منبر تعمیر کیا جس پر سفید چوڑے کا پلستر کیا گیا۔ ۸۸۸ھ ۱۴۸۳ء میں شاہ اشرف قایتبائی نے سفید پتھر کا منبر بھیجا جسے بعد میں مسجد قباء منتقل کر دیا گیا اور اس کی جگہ ۹۹۸ھ میں سلطان مراد سوم عثمانی کی طرف سے بھیجا ہوا منبر استوار کر دیا گیا۔ یہ منبر انتہائی حسین و جمیل سنگ مرمر کا بنا ہوا ہے، اس پر سونا کاری اور اعلیٰ نقش و نگار کیے گئے ہیں اوپر کی جانب ایک چھوٹا سا بڑا خوبصورت گنبد ہے جو سنگ مرمر کے نازک ترین پاؤں پر استوار ہے اس کے دروازے پر کنگرے ہیں جن پر سونا لگا ہوا ہے اس کی چمک دمک دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اس پر خالص سونے کی پالش کی گئی ہے۔ یہ منبر اسی جگہ نصب ہے جہاں نبی کریم ﷺ کا منبر شریف ہوا کرتا تھا۔ اس منبر کی بارہ سیڑھیاں ہیں۔ تین دروازے سے باہر اور نو اندر، آج تک یہی منبر مسجد نبوی کی زینت و وقار کو چار چاند لگائے ہوئے ہے۔ (اخبار مدینہ الرسول)

ستون حنانہ

یہ ستون کھجور کے اس مبارک تنے کی جگہ پر ہے، جس کے پاس رسول اکرم ﷺ نماز ادا کیا کرتے تھے اور منبر بنائے جانے سے پہلے خطبہ دیتے ہوئے اس کا سہارا لیتے تھے۔ یہ تنہ رسول اللہ ﷺ کے مصلے کے قریب گاڑا گیا تھا۔ ابن جوزی نے ابن بریدہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام طویل ہو جاتا جو آپ کے لیے تکلیف دہ ہوتا اس لیے ایک تنالاکر زمین کھود کر گاڑ دیا گیا، جب آپ خطبہ ارشاد فرماتے تو اس کا سہارا لے لیتے۔

جب منبر شریف بنایا گیا تو جمعہ کے روز جب آپ ﷺ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے منبر شریف پر تشریف فرما ہوئے تو تنے نے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی کی طرح چلانا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے منبر شریف سے نیچے تشریف لا کر اس تنے پر اپنا دست مبارک پھیرا جس سے اس کی ڈھارس بندھی اور سکون حاصل ہوا۔ پھر آپ ﷺ منبر مبارک پر تشریف فرما ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ لیکن اس کے بعد بھی نبی کریم ﷺ ہمیشہ اسی تنے کے

پاس ہی نماز ادا فرماتے تھے۔ (بخاری شریف)

یہ ستون اسی جگہ واقع ہے جہاں منبر شریف بننے سے پہلے نبی کریم ﷺ کھجور کے تنے سے تکیہ لگاتے تھے، اور اس کے قریب نماز ادا فرماتے تھے۔ یہ ستون محراب نبوی سے متصل ہے اور اس پر ہذہ اسطوانة المخلقة لکھا ہوا ہے۔ اسے مخلقہ اس لیے کہتے ہیں کہ اس پر مخلوق کی خوشبو لگائی جاتی تھی۔ (وفاء الوفاء)

ستون عائشہ

یہ عجیب اتفاق ہے کہ یہ ستون منبر شریف، قبر اطہر، اور جہت قبلہ تینوں جانب سے تیسرے نمبر پر واقع ہے، اسے ستون قرعہ اور ستون مہاجرین بھی کہا جاتا ہے، اس پر اسطوانة عائشة لکھا ہوا ہے۔

اسے ستون قرعہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ حدیث مبارک میں آتا ہے کہ مسجد شریف میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو اس کی فضیلت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز کی ادائیگی کے لیے آپس میں قرعہ ڈالیں گے۔ اور ستون عائشہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ نے اس جگہ کی نشاندہی کرتے ہوئے حدیث کی مراد واضح کی تھی۔ اور اسطوانہ مہاجرین اس لیے کہتے ہیں کہ قریشی مہاجرین عام طور پر یہاں بیٹھا کرتے تھے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ)

ستون ابولبابہ

یہ منبر شریف سے چوتھا، قبر مبارک سے دوسرا اور جہت قبلہ سے تیسرا ستون ہے۔ اسے ستون ابولبابہ اس لیے کہتے ہیں کہ حضرت ابولبابہ نے اپنی توبہ قبول ہونے تک خود کو یہاں باندھے رکھا تھا۔ یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے قبولیت توبہ کے بعد انہیں اپنے دست مبارک سے آزاد فرمایا۔ اسے اسطوانہ توبہ بھی کہا جاتا ہے۔ (مجمع الزوائد)

ستون سریر

یہ ستون، ستون توبہ کے مشرق میں روضہ مبارک کی جالی سے ملحق ہے اس پر ہذہ

اسطوانة السریر لکھا ہوا ہے، آپ ﷺ یہاں اعتکاف فرمایا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عمر کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھتے تو اسطوانہ توبہ کی کچھلی طرف (یعنی ستون سریر کی جگہ) آپ ﷺ کا فرش مبارک لگا دیا جاتا تھا۔

ستون حرس

یہ ستون بھی روضہ مبارک کی جالی سے ملحق ستون سریر کی جانب شمال واقع ہے اور اس پر لکھا ہوا ہے ہذہ اسطوانة الحرس یہاں وہ صحابہ بیٹھتے جو آپ ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے۔ اسے اسطوانة علی مرتضیٰ بھی کہتے ہیں، اس لیے کہ وہ یہاں نماز بھی ادا فرماتے تھے، اور حفاظت پر بھی مامور تھے۔ (مستدرک حاکم)

ستون وفود

یہ ستون بھی روضہ مبارک کی جالی سے ملحق اسطوانہ حرس کے شمال کی جانب واقع ہے۔ اس پر ہذہ اسطوانة الوفود لکھا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ اس جگہ عرب کے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔ اسے مجلس فلاة بھی کہا جاتا تھا اس لیے کہ بڑے بڑے اجل صحابہ تشریف فرما ہوتے تھے۔

ستون سریر، محرس اور وفود، یہ تینوں ستون دراصل روضہ مبارک کی جالی کے اندر ہیں جن کی نشاندہی کے لیے ان سے متصل نصف نصف ستون جالیوں سے باہر بنا دیے گئے ہیں جو اشرف قایتبائی کے زمانہ میں ۸۸۸ھ ۱۴۴۳ء میں جالیاں نصب کرتے وقت تعمیر کیے گئے۔

ستون مربعۃ القبر

یہ ستون اسطوانہ وفود کی مشرقی جانب حجرہ شریفہ کی اس دیوار کے برابر واقع ہے جسے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تعمیر کیا۔ یہ ستون حجرہ شریفہ سے ملحق مغربی شمالی کونے میں واقع ہے، اس جگہ کو مقام جبریل بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرت جبریل کے نزول کا مقام ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

جاری.....

مولوی محمد نعمان حماد حفظہ اللہ

وہ چل بے جنہیں عادت تھی مسکرانے کی

استاد مکرم و محترم حضرت مولانا محمد ظفر اللہ صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ
 راقم ۲۰۱۴ء ۱۸ شوال بروز سوموار کو تعلیمی سلسلہ کے لیے گھر سے نکلا اور درجہ
 خامسہ میں داخلے کے لیے جامعہ حقانیہ پہنچا، رات گزاری اور صبح ایک ایسی شخصیت ملی جسے
 دیکھتے ہی یوں لگا کہ برسوں سے ان کو میں جانتا ہوں، ان سے سلام دعا ہوئی اور آنے کا
 مقصد بتایا تو بڑے خوش ہوئے اور راقم کو داخلہ عنایت فرمایا۔ یہ باغ و بہار اور شگفتہ شخصیت
 حضرت مولانا محمد ظفر اللہ صاحب رحمہ اللہ تھے۔

استاد جی ایک نہایت ملنسار اور خوش طبع آدمی تھے، آپ جس مجلس یا محفل میں
 جاتے اسے لوٹ لیتے تھے، آپ کے آنے سے سب کے چہرے خوشی سے جھوم اٹھتے تھے،
 طالب علموں کے ساتھ انتہائی درجہ کی شفقت اور محبت رکھتے تھے، بڑا ہونے کے باوجود کبھی
 غرور اور تکبر نہیں دیکھا، ہمیشہ سادگی سے رہتے تھے، مدرسہ ہذا کے اندر یا کوئی باہر کا مسئلہ
 ہوتا تو بڑی خوش اسلوبی سے نمٹاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی صلاحیتوں سے
 نوازا ہوا تھا، آپ بلند مرتبہ خطیب اور بہت لائق و قابل مدرس تھے، مشکل سے مشکل کتابیں
 بغیر کسی پریشانی کے پڑھا دیتے تھے۔

استاد جی حضرت شاہ صاحب سے انتہائی محبت رکھتے تھے، گویا کہ آپ حضرت شاہ
 جی کے رفیق سفر تھے، ہر پروگرام میں حضرت کے ساتھ ہوتے تھے اور ہر معاملہ میں حضرت
 شاہ جی کے معاون تھے۔

اسی طرح زندگی کا پہیہ گھومتا رہا کہ ایک دن آپ ہمیشہ کے لیے صاحب فراش
 ہو گئے، کافی عرصہ سے آپ شوگر اور پیپٹائٹس بی کے مریض بھی تھے، اور آخر وقت میں

جگرنے بھی کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ بڑی پابندی کے ساتھ فیصل آباد اور لاہور کا علاج ہوا، درمیان میں کچھ افاقہ بھی ہوا لیکن ان کا وقت موعود آ گیا تھا اس لیے کوئی علاج کارگر نہ ہوا۔

ع وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا

استاد جی بیماری میں زیادہ تر جامعہ اور آخر میں اپنے گھر منتقل ہو گئے تھے، راقم کا استاد جی سے برابر رابطہ رہا، استاد جی سے آخری مرتبہ اس وقت بات ہوئی جب میں نے استاد جی کو ان کے استاد حضرت مولانا محمد صدیق صاحب کی وفات کی اطلاع دی تھی اس کے بعد دوبارہ بات نہ ہو سکی۔

۵ مارچ ۲۰۱۶ء بروز اتوار رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے اسباق سے فارغ ہونے کے بعد سونے کی تیاری کر رہا تھا کہ مفتی سجاد صاحب زید مجدہ مدرس جامعہ حقانیہ کا میسج موصول ہوا کہ: حضرت استاد جی مولانا ظفر اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا ہے، ان اللہ وانا الیہ راجعون۔ اس خبر سے طبیعت پر بہت اثر ہوا اور آنکھوں کے آگے اندھیرا سا چھا گیا۔

میں ملتان میں تھا نماز فجر کے بعد جنازہ میں شرکت کے لیے روانہ ہوا لیکن تاخیر کی وجہ سے جنازہ میں شرکت سے محرومی رہی البتہ تدفین میں شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔ تدفین کے عمل میں طلباء علماء اور عوام الناس کا ایک جم غفیر تھا۔ نماز جنازہ حضرت مفتی سید عبدالقدوس ترمذی مدظلہم نے پڑھائی۔ استاد جی نے سوگواروں میں ایک بیوہ، تین بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑی۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ حضرت استاد جی کی کامل مغفرت فرمائیں، ان کی قبر کو جنت کا باغ بنائیں اور آپ کے درجات بلند فرمائیں، اور پسماندگان کو صبر و اجر سے نوازیں، آمین ثم آمین۔

ڈاکٹر قاری خلیل احمد تھانوی مدظلہم

توارخ وفات

محترم مولانا ظفر اللہ صاحب صدر مدرس جامعہ حقانیہ ساہیوال

- (۱) مولانا ظفر اللہ جان داد
 ۱۲۸ + ۱۲۴۶ + ۶۳ = ۱۲۳۷ھ
- (۲) ظفر اللہ مدرس جامعہ حقانیہ کیا جلد چل بسے
 ۱۲۴۶ + ۵۹۷ + ۱۷۳ = ۲۰۱۶ھ
- (۳) رحیل شاگرد مولانا عبداللہ و محمد صدیق
 ۲۴۸ + ۵۲۵ + ۶۶۴ = ۱۴۳۷ھ
- (۴) شاگرد نیک دل مولانا منظور احمد
 ۶۳۹ + ۱۳۷۷ = ۲۰۱۶ھ
- (۵) ظفر اللہ نیک امام جامع مسجد فاروق
 ۱۲۴۶ + ۱۶۲ + ۶۰۸ = ۲۰۱۶ھ
- (۶) امام دانا مولانا ظفر اللہ امام عید گاہ فارو کہ
 ۱۳۸ + ۱۳۷۴ + ۵۰۴ = ۲۰۱۶ھ
- (۷) دم واپسین ظفر اللہ مدرس جامعہ حقانیہ
 ۱۷۳ + ۱۲۴۶ + ۵۹۷ = ۲۰۱۶ھ
- (۸) انما قال جل کلامه ومن یتق اللہ یجعل له مخرجاً
 ۳۵۲ + ۱۶۶۴ = ۲۰۱۶ھ
- (۹) وانما قال اللہ جل اسمہ، فهو فی عیشة راضیة
 ۴۳۴ + ۱۵۸۲ = ۲۰۱۶ھ
- (۱۰) لقد قال اللہ جل علمه، حسنت مستقراً ومقاماً
 ۵۰۹ + ۱۵۰۷ = ۲۰۱۶ھ

ع۔ن ت

تعارف کتب

نام کتاب: مکتوبات حقانی مرتب: مولانا اورنگزیب اعوان

ناشر: ادارہ تالیفات اسلامیہ ہری پور (ہزارہ) صفحات: ۱۱۹

نامور شخصیات کے مکاتیب ہر دور میں مدون ہوتے رہے ہیں۔ دور حاضر میں سید الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اور خلفاء راشدین کے مکاتیب گرامی بھی طبع ہو چکے ہیں۔ بہت سے اکابر و مشائخ اور علماء کے مکاتیب بھی کتابی شکل میں یا ان کی سوانح میں مستقل باب کی حیثیت سے شائع ہو چکے ہیں یہ تمام مکاتیب ہماری زندگی کا نہایت اہم اور تاریخی ریکارڈ ہیں۔ زیر نظر رسالہ میں حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب مدظلہم کے ان دینی اصلاحی اور ادبی مکاتیب کو شائع کیا گیا ہے جو انہوں نے مولانا اورنگزیب اعوان کے نام تحریر فرمائے ہیں، مکاتیب کا یہ مجموعہ اہل ذوق کے لیے خاصے کی چیز ہے امید ہے قدر فرمائیں گے۔

نام کتاب: انوار حق افادات: حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم العالی

ناشر: القاسم اکیڈمی خالق آباد نوشہرہ صفحات: ۳۰۴

زیر نظر کتاب حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہم نائب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ان بیانات کا مجموعہ ہے جو انہوں نے دارالعلوم حقانیہ کی مسجد میں خطبہ جمعہ کے طور پر ارشاد فرمائے۔ یہ خطبات درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہیں:

توبہ اور اس کے فضائل۔ ایمان اور عمل صالح کا تلازم۔ دنیا کی حقیقت اور مال واولاد کا فتنہ۔ رزق کی حلال کی فضیلت و اہمیت۔ عفو و درگزر۔ تواضع و عبدیت۔ زبان کی حفاظت۔ دعوت و تبلیغ کی فضیلت و اہمیت اور تقاضے۔ اصلاح معاشرہ اور حقوق العباد۔ انفاق فی سبیل اللہ کی برکات۔ فکر آخرت۔ وقوع قیامت اور اس کی نشانیاں۔ کمالات

ومحاسن خیر الامم صلی اللہ علیہ وسلم۔ اولیاء اور علماء کی مصاحبت کے برکات۔ دینی مدارس علوم نبوت اور نفاذ شریعت کی ایک تحریک۔ محبت الہی کے دعوے اور تقاضے۔ اتباع سنت مشعل راہ۔ اطاعت رسول۔ محبت رسول احتساب اعمال اور محاسبہ نفس۔

یہ بیانات یقیناً مواعظ حسنہ اور روح پرور و ایمان افروز مضامین پر مشتمل اور طبقہ کے لیے یکساں مفید ہیں۔

نام کتاب: اصلاحی گزارشات تالیف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہم مرتب: مولانا سید محمد زین العابدین زید مجدہ ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی صفحات: ۲۱۶ شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم کی علمی شخصیت اور ان کی گرانقدر دینی، تدریسی اور تصنیفی خدمات محتاج تعارف نہیں۔

اس کتاب میں حضرت مدظلہم کے مختلف مواقع پر تحریر فرمودہ منتشر مضامین و مقالات کو بہت عمدہ پیرایہ اور بڑی احسن ترتیب کے ساتھ یکجا کر دیا گیا ہے۔ مختلف اخبارات و رسائل میں بکھرے ہونے کی وجہ سے ان مضامین سے استفادہ دشوار تھا۔ اس لیے مرتب زید مجدہ نے افادہ عام کے لیے بڑی محنت کے ساتھ انہیں اکٹھا کر کے قارئین کے لیے ایک گلدستہ کی صورت میں پیش کر دیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس سعی کو مشکور فرمائیں، آمین۔

کتاب کا ٹائٹل دیدہ زیب، کاغذ عمدہ اور طباعت معیاری ہے۔ امید ہے کہ قارئین اس سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

نام کتاب: تحفظ مدارس اور علماء و طلباء سے چند باتیں تالیف: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہم

مرتب: مولانا سید محمد زین العابدین ناشر: مکتبۃ الایمان کراچی صفحات: ۲۱۶ زیر نظر کتاب مخدوم و مکرم حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب مدظلہم کے

ان مقالات و مضامین اور بیانات کا مجموعہ ہے جو مختلف رسائل یا جرائد میں شائع ہو چکے ہیں۔ ان تحریروں کے مخاطب دینی مدارس اور اس میں پڑھنے، پڑھانے والے علماء و طلباء ہیں۔ مرتب زید مجدہ مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے وقت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ان متفرق مضامین کو یکجا کر دیا ہے، جن میں دینی مدارس کی اہمیت و افادیت کو بھی بیان کیا گیا ہے اور مدارس اور اہل مدارس کے اندر پائی جانے والی خامیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔

ہماری رائے میں دینی مدارس سے وابستہ ہر شخص کو اس کا بغور مطالعہ کرنا چاہئے، اور کتاب ہذا میں دی گئی ہدایات کی روشنی میں اصلاح احوال کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔ نام کتاب: آباء کے دیس میں تالیف: حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم ناشر: مکتبہ رشیدیہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد ضلع ملتان صفحات: ۲۲۲

اپریل ۲۰۱۴ء میں پاکستانی علماء کرام کے ایک وفد نے اکابر علماء کرام کی سرپرستی میں ہندوستان کے علمی مراکز دیوبند، سہارنپور، نانوتہ، گنگوہ اور رائے پور وغیرہ کا دورہ کیا۔ سفر سے واپسی پر کئی حضرات نے اپنے تاثرات، مشاہدات اور اس سفر کے دلچسپ اور بصیرت افروز واقعات کو تحریر فرمایا۔

صاحب کتاب حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہم مہتمم جامعہ فاروقیہ شجاع آباد بھی اس وفد کا حصہ تھے، آپ نے بھی اس سفر کی روداد قلم بند کی، جو جامعہ فاروقیہ شجاع آباد کے ترجمان ماہنامہ ”صدائے فاروقیہ“ میں شائع ہوئی جسے بہت پسند کیا گیا۔

زیر نظر کتاب اسی سفر نامہ کا دوسرا ڈیٹیشن ہے جس میں بہت سی نئی معلومات، تاریخی حوالہ جات اور تصاویر کا اضافہ کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ سفر نامہ ایک تاریخی دستاویز کی شکل اختیار کر گیا ہے۔

کتاب کا ٹائٹل خوبصورت، اور کاغذ و طباعت معیاری ہے۔ امید ہے قارئین اس کتاب سے بھرپور استفادہ کریں گے۔

سید عبدالقدیر ترمذی حفظہ اللہ

کارروائی سالانہ جلسہ تقسیم اسناد جامعہ حقانیہ

حسب سابق اس سال بھی جامعہ حقانیہ ساہیوال کا باسٹھواں سالانہ جلسہ اپنی روایتی آب و تاب کے ساتھ ۶/۵ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ ۲۰۱۶ء کو منعقد ہوا۔ جس میں ملک کے اطراف و جوانب سے کبار علماء و صلحاء نے شرکت فرما کر رونق بخشی اور اپنے خطبات سے شاد کام کیا۔

جلسہ کی پہلی نشست کا آغاز جمعہ کے موقع پر شہر کی مرکزی جامع مسجد حقانیہ میں حضرت اقدس عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم کے بیان سے ہوا۔ جس میں حضرت نے اصلاح احوال کے حوالہ سے دل افروز خطاب فرمایا۔ خطبہ اور نماز جمعہ کی امامت جامعہ خیر المدارس ملتان سے تشریف لائے ہوئے ہمارے مخدوم بزرگ حضرت مولانا قاری محمود احمد صاحب مدظلہم نے فرمائی۔

دوسری نشست کا انعقاد جامع مسجد ترمذی میں حقانیہ ٹاؤن فروکہ روڈ پر بعد نماز عصر حضرت اقدس عارف باللہ مولانا مشرف علی تھانوی مدظلہم کے بیان سے ہوا۔ موسم کی خرابی اور باد و باران کے باعث حضرت اقدس کا بیان زیر تعمیر جامع مسجد ترمذی کے تہہ خانہ میں ہوا۔ جس سے اس کا افتتاح بھی ہو گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسجد اور مدرسہ کو دن دو گنی اور رات چو گنی ترقی سے نوازیں اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے بہرہ ور فرمائیں، آمین۔

تیسری نشست کا آغاز ۶ شعبان المعظم بروز ہفتہ بعد نماز ظہر فیصل آباد سے تشریف لائے ہوئے مخدوم بزرگ مولانا مفتی محمد طیب صاحب مہتمم جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے بیان سے ہوا۔

ان کے بعد استاذ العلماء حضرت مولانا ظفر احمد قاسم صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ

خالد بن ولیدؓ کی ضلع و ہاڑی کا بیان ہوا۔ جس میں حضرت نے بزرگوں کے باہمی تعلقات کے حوالہ سے نہایت علمی بیان فرمایا۔

آپ کے بعد مناظر اسلام حضرت مولانا علامہ محمد عبدالغفار تونسوی صاحب مدظلہم کا روایتی انداز میں تفصیلی اور جامع بیان ہوا، جس کے لیے سامعین کی ایک بڑی تعداد نے شہر کے قرب و جوار سے شرکت کی۔

چوتھی اور آخری نشست کا آغاز عشا کی نماز کے متصل بعد جامعہ کے طالب علم مولوی حماد اللہ حفظہ اللہ کی تلاوت سے ہوا۔ بعد ازاں لاہور سے تشریف لائے ہوئے مخدوم بزرگ فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا عبدالرحمن الکوثر المدنی مدظلہم کا بیان ہوا۔ ان کے بعد حضرت مولانا مفتی طاہر مسعود صاحب مدظلہم مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھانے مختصر بیان کے بعد جامعہ حقانیہ کا تعارف پیش فرمایا۔ پھر بزرگوں کے دست مبارک سے درجہ تخصص، دورہ حدیث شریف، درجہ کتب اور درجہ حفظ کے طلباء کو تقسیم اسناد کے ساتھ ساتھ فارغ ہونے والے طلبہ کی دستار بندی کی گئی اور انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ اور حفاظ کرام کو رومال دیا گیا۔

اس کے بعد صدر جامعہ مدظلہم نے معزز علماء کرام کا شکریہ ادا کیا اور عوام الناس کو اپنی اولاد کے دین پڑھانے پر زور دیا اور ان سے دینی تعلیم پڑھانے کا وعدہ بھی لیا۔ پھر آخر میں ناظم پنجاب وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاضی عبدالرشید صاحب مدظلہم نے مدارس دینیہ کے حوالہ سے پراثر اور مفصل بیان فرمایا اور حضرت قاضی صاحب کی دعا پر ہی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس گلشن کو ہمیشہ یونہی لہلاتا اور آباد رکھیں، اور اس کے فیوض و انوارات کو عام اور تمام فرمائیں، آمین۔

اعلان داخلہ درجہ تخصص فی الافتاء

جامعہ حقانیہ (ساہیوال سرگودھا) میں درجہ تخصص کے داخلوں کی درخواستیں ان شاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۹/شوال ۱۴۳۷ھ تا ۱۳/شوال ۱۴۳۷ھ وصول کی جائیں گی۔ بعد ازاں تقریری اور تحریری امتحانات لیے جائیں گے، جن میں کامیاب ہونے والے طلبہ میں سے دس طلبہ کامیابی کی ترتیب سے داخلہ کے لیے منتخب کیے جائیں گے۔ امیدوار حضرات سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل امور ذہن نشین فرمائیں:

(۱) صرف وہ طلبہ داخلے کے لیے تشریف لائیں جو وفاق المدارس یا کسی مستند دینی درس گاہ سے دورہ حدیث کے امتحان میں جید درجہ میں کامیاب ہوئے ہوں۔ اور کشف الدرجات اور قومی شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی ہمراہ لائیں۔

(۲) صاف ستھری اردو اور عربی کتابت پر دسترس ہونا بھی داخلے کے لیے ضروری ہے۔

(۳) داخلہ کے لیے ضروری ہے کہ امیدوار کی وضع قطع شریعت کے مطابق ہو۔

(۴) امتحان داخلہ درجہ ذیل کتب سے لیا جائے گا:

مشکاۃ المصابیح، نور الانوار، ہدایہ کامل، سراجی، شرح العقائد۔

(۵) تقریری امتحان میں عقائد و نظریات اور عبارت کی درستگی کو خاص طور پر

ملاحظہ رکھا جائے گا۔ اور تحریری امتحان میں خوش خطی اور طرز تحریر کو مدنظر رکھا جائے گا۔

برائے رابطہ 048-6786999/0300-2940198/0336-7510521